اقرار کرنا اور بہ زبان سے اور دلمین تصدیق کرنا اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی معبود
مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کے بہیجے ہوے اللہ صاحب کے ہین واسطی راہ بتانے امت کے آئی تہے
اور برحق جاننا سب رسولون اللہ کا کہ بہیجے ہوسے اللہ کے تہے اور کتابون اوتاری ہوئی اللہ
کا جیسے کہ توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف ہی اور فرشتونکا کہ پیدا کئی بندی
اللہ کے ہین اور یقین کرنا اوپر قیامت آنی والی کے کہ اوس دن سبکو روبروی اللہ جلشانہ
کے حاضر ہوکر سارا حساب وکتاب دینا ہوگا کہ ایک ذرہ کے برابر برائی اور بہلائی
کسی نفس کی اوس سے پوشیدہ نہین ہی بلکہ عمل نیک وبد سبکی پہلی ہی بیچ دفتر ازل کے
لکہہ چکا ہی اور جاننا چاہئی کہ ستون اسلام کا نماز ہی جیسا کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی الفرق بین العبد المومن وبین الکفر ترک الصلوۃ یعنی فرق درمیان مسلمان اور کفر کے
ترک کرنا نماز کا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو پہنچاتا ہی چنانچہ
یہہ کمترین ترجمہ اس حدیث کا منیۃ المصلی سے روبروی سامعین کے ایکروز بیان کرتا تہا
کہ برادر عزیز حافظ ولی اللہ نی کہا اگر ترجمہ ساری کتاب منیۃ المصلی کا اردو زبان
مین لکہا جاوی تو بہت لوگونکو مسایل نماز کے خوب یاد ہوجاوینگی اور بیچ نماز پڑہنی
کے اونکی قصور نماز نہوگا اسواسطی کہ اکثر لوگونکو سہو اور بہول نماز مین واقع ہوتی ہی
اور بسبب نہ دریافت ہونی مسایل کے بہت سی قصور اور خطائین نماز مین کرتی ہین
ہرچند کہ بعضی بزرگون نی کئی کتابین مثل مفتاح الجنت اور راہ نجات وغیرہ اردو زبان
مین لکہی ہین اور اوس سے عوام کو بہت فیض ہوتا ہی لیکن بہت سی صورتین بہول اور
سہو کی ایسی بیچ نماز کے واقع ہوتی ہین کہ اُن کتابون ذکر کی گئی ہے وہ مسلی پائے
نہین جاتے اسواسطے اس کمترین اضعف العباد حافظ عبد الرحمن بن حافظ
حسام الدین نی ترجمہ منیۃ المصلی کا اردو زبان مین کیا اور بہت سی مسایل حیض اور
نفاس اور استحاضہ کے اور اکثر مسایل متفرق فتاوی عالمگیری سے نکال کر اردو زبان مین
شامل اس کتاب کے کئی اور اسمین اکثا لیس فصلین ترتیب دیکر ساتہہ نام صلوۃ الرحمان کے

موسوم کیا کہ عوام الناس کو واسطی دریافت کرنی مسایل نماز کی آسانی ہو امید نظر
بزرگون صالحین سے یہہ ہی کہ اگر کوئی سہو اور خطا بشریت سی نظر خاطر مبارک کی گذری
تو اوسکو مقتضای بشریت جانکر دریغ اصلاح نفرماوین کہ عند اللہ خالی اجر سی نہ ہوگا پس جانو
ای مسلمانو کہ فرضیت نماز کی ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی اسطرح پر کہ فرمایا
حقتعالی نے سورہ بقر مین حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ
یعنی نگہبانی کرو تم اوپر سب نمازونکی خصوصاً بیچ کی نماز پر اور کہڑی ہو تم واسطی اللہ کے عاجزی
او خلوص اور ادب سی اور فرمایا اوسی سورۃ مین اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی ادا کرو تم نماز کو
اور فرمایا سورہ نساء مین اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
یعنی نماز ہی اوپر جمیع مسلمانونکی وقت مقرر کی گئی ہوئی اور فرمایا حقتعالی نے سورہ روم
مین فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
یعنی پاک اللہ کی یاد ہی جب شام کرو تم اور صبح کرو تم اور اوسیکی خوبی ہی آسمان اور زمین مین
اور پچھلی وقت اور جب دوپہر ہو پس اس آیت سی فرضیت نماز پانچ وقت کی ثابت ہی
اسطور پر کہ تمسون سے مراد ہی نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سی مراد ہی نماز فجر کی
اور عشیا سی مراد نماز عصر کی ہی اور تظہرون سی ثابت ہی نماز ظہر کی اور حدیث سی
یون ثابت ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا معنی اس حدیث کی یہہ ہین
کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیز کے ایک تو یہہ کہ گواہی دینا کہ نہین کوئی معبود سوای
اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑہنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور رکہنا روزہ
رمضان کا اور حج کرنا خانہ کعبہ کا جسکو کہ مقدور ہو یعنی خرچ راہ کا سوای خرچ اہل وعیال کے
اسقدر کہ حج کرسکے یہہ آدمی اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِيْمَانِ
الصَّلٰوةُ یعنی واسطی ہر چیز کے علامت ہی اور علامت ایمان کی نماز ہی اور فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ تَرَکَ الدِّیْنَ معنے اسکی یہہ ہین کہ نماز ستون دین کا ہی جسنے قایم کیا پس مضبوط کیا دین کو اور جسنے نہ قایم کیا نماز کو پس ڈہا دیا دین کو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خَمْسُ الصَّلَوَاتِ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْعِبَادِ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَسُجُوْدَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ لَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ

معنی اسکی یہہ ہین کہ پانچ نمازین فرض کی ہین اللہ نی اوپر بندونکی جس بندہ نی اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑہی وقت پر اچھی طرح رکوع کیا اور سجدہ کیا اور عاجزی کی پس واسطی اوسکے اوپر اللہ کے ذمہ ہی بخشش کا اور جس بندہ نی نہ کیا یعنی اچھی طرح پیرا دا نکیا پس نہین ہی واسطی اوسکے ذمہ چاہی بخشی اور چاہے عذاب کری اللہ تعالی کو اختیار ہی اور فرمایا پیغمبر نے اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی فرق ہی درمیان بندہ مومن اور کفر کے ترک کرنا نماز کا یعنے ترک نماز کفر کو پہنچاتا ہی اور اجماع امت اسطور پر ہی کہ زمانہ پیغمبر خدا سی آجتک اوپر فرض ہونے نماز کے کسی نے انکار نکیا یعنی اسکی فرضیت پر متفق رہی اسیکو اجماع امت کہتی ہین اور اجماع امت کی بڑی قوی دلیل ہے بعد قرآن اور حدیث کے اسواسطی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یعنی نہین جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کے بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ واسطی نماز کے شرطین ہین پہلے پڑہنے نماز کے اور فرض ہین اور رکن اور واجب اور سنتین اور مستحب ہین اور منا ہی اور مکروہ اب جانو کہ شرطین چہہ ہین اول طہارۃ حدث سے دوسری طہارت شئی سے تیسری سترعورت چوتھی استقبال قبلہ پانچوین وقت نماز چھٹی نیت نماز اب ہر ایک کی تفصیل سنو کہ طہارت حدث کی حاصل ہوتی ہی وضو اور غسل سے جب میسر آوی پانی اور قدرت پانی پر و جب قدرت نہو دو نو پر تو تیمم کری اور تیمم اور وضو کی واسطی فرض ہین اور سنتین اور مستحب اور منا ہی

فصل اول بیچ فرضون وضو فرض وضو کے چار ہین جیسا فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین
آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی
یعنی ایمان والو جب ارادہ کرو تم نماز کا پس موذہو اور ہات کہنی تک اور مسح کرو سر کا
اور پیر ہو ٹخنون تک پس کہنیان اور ٹخنی فرضیت وضو مین داخل ہین اور وہ جگہہ جو درمیان گالون
اور کانون کے ہی وہ بہی فرضیت وضو مین داخل ہی اور فرضیت مسح کی بقدر ناصیہ کے ہی
اور اندازہ اوسکا چوتہائی سر کا ہی دلیل اسپر یہہ ہی کہ مغیرہ بیٹی شعبہ کے فرماتی ہین کہ حضرت
تشریف لائی ایک جگہہ کوڑی پر اور پیشاب کیا پہر وضو فرمایا تو مسح کیا پیشانی اور موزوں پر

فصل دوسری بیچ سنتون وضو کی سنت یہہ ہی کہ پہلی دونو ہاتہہ دہوی تین بار
پہر برتن مین ہاتہہ ڈالے اسواسطے کہ حضرت نی فرمایا کہ جب سوتی اوٹہو تو ہاتہہ نہ ڈالو برتن
مین جبتک تین دفعہ نہ دہو لو کیونکہ تم نہین جانتی کہ کہان رہا ہی ہاتہہ سوتی مین اور بسم اللہ پڑہی
دو مرتبہ ایک دفعہ تو جب استنجا کرنی بیٹہے لیکن ستر کہولنی سے پہلی اور دوسری دفعہ
بعد ستر ڈہانکنی کے اور کلمہ شہادت پڑہی وقت ابتدای دہونی ہر عضو کی اور کلی کری
اور ناک مین پانی دیوی لیکن جدا جدا پانی لیوی اور مسواک کری اور پہونچاوی پانی بیچ
بہون اور موچہونکی اور مسح کرے ڈاڑہی لٹکی ہوئی کا اور ساری سر کا اسطرح پر کہ
دونو ہاتہہ تر کرے پہر ملاوی انگلیونکو اور رکہی تین تین انگلیان دونو ہاتونکی اگلی جانب
سر پر اور الگ رکہی انگوٹہی اور کلمہ کی انگلی کو اور پہلاوی دونو ہاتونکو اور کہینچی گدی تک
پہر رکہی دونو ہات دونو جانب سر کی اور کہینچی دونو ہاتونکو اگلی جانب سر تک پہیر مسح کری
اوپر کے جانب کانونکی اندر کی جانب انگوٹہونسی اور اندر کی جانب کانونکا کلمہ کی انگلی سے
اور مسح کرے گردنکا جدا پانی لیکر اور بعضونکی نزدیک یہہ مستحب ہی اور خلال کری انگلیونکا اور تین
تین دفعہ دہوی ہر عضو کو اور نیت کری وضو کی اور ترتیب سے وضو کری جیسا آیت شریف
مین مذکور ہی اور ملی اعضای وضو کو اور پی در پی دہوی **فصل تیسری بیچ بیان مستحبات**
وضو کی مستحب ہی کہ طیاری کری نماز کی پہلی وقت سی اور استنجی کیواسطے بیٹہے داہنی طرف

قبلہ کی یا باہین اور پانونکو فراخ کرکر بیٹھی مگر روزی مین بہت فراخ نکری اور دہووی مخرج نجاست
کو اگر نہ زیادہ ہو نجاست اپنی مخرج سی اور اگر بڑہگئی ہو نجاست اپنی مخرج سے اور بقدر درہم کے
نہو تو دہونا اوسکا سنت ہی اور اگر درہم برابر ہو تو دہونا اوسکا واجب ہی اور جو درہم سی بہی
زیادہ ہو تو دہونا اوسکا فرض ہی اور اسقدر دہوی کہ خوب صاف ہوجاوی کچھہ گنتی اسمین مسنون
نہین ہی اور ڈہیلون کے لینی مین بہی کچھہ گنتی مسنون نہین ہی بلکہ پونچھی یہانتک کہ خوب
صاف ہوجاوی پہر بعد طہارت کی کپڑی سے پونچھے اوسکی بعد کہڑا ہووی اور اگر کپڑا
نہو تو ہات سی خوب پونچھے پہر شرم گاہ کو ڈہانپ لے اور وضو کرنے مین کسی سی مدد
نہ چاہے بلکہ آپ وضو کری اور قبلہ رو ہوکر وضو کری اور کلام دنیا کا وضو مین نکری اور ہر
عضو کے دہونی مین کلمہ شہادت پڑہی اور جو دعائین کہ حدیث شریف مین آئین ہین یا سلف
صالحین سی منقول ہین انکو پڑہی اور کلی کری اور ناک مین پانی ڈالے تو داہنی ہاتہہ سے کری اور
سنکے تو بائین ہاتہہ سے سنکے اور کلی واسطی پانی جدا لیوی اور ناک مین پانی دینی کیواسطی جدا لیوی
اور مسواک کری اگر موجود ہو نہین انگلی ہی پہیرلے اور کلی کرنیمین مبالغہ کری بعضی کہتی ہین کہ مبالغہ
غرارہ کرنیکو کہتی ہین کہا صدر شہید نے مبالغہ کہتی ہین اسکو کہ پہرجاوی منہ پانی سے اور ناک مین
پانی دینی کا مبالغہ یہہ ہی کہ پہونچی پانی انتہای نتہنون تک اور داخل کری انگلی سوراخون کانونمین
وقت مسح کی اور پانونکی اونگلیونکا خلال کری داہنی ہات کی چہنگلی سے اور اگر ہاتہہ مین انگوٹھی ہو تو
اوسکو ہلاوی بلکہ اگر تنگ ہو تو اوتار ڈالی وقت وضو کے یہہ محیط مین ہی اور اسراف پانی مین
نکری اگرچہ نہر جاری پر وضو کرتا ہو اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کہ بیچ وضو کی
بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہی تو اوپر نہر جاری کی اور کمی بہی نکری پانی کے خرچ کرنی مین
حد مسنون سی اور پہر بہرکہی برتن وضو کا دوسری وضو کی واسطی اور پڑہی درمیان وضو
کے یا بعد وضو کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور پڑہی بعد وضو کی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ

وَاَتُوبُ اِلَیکَ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُکَ وَرَسُولُکَ اور سبحانک اللہم سے پڑہتی وقت نظر آسمان کی طرف رکہی بعد اسکے انا انزلنا تین مرتبہ پڑہی اور بچا ہوا پانی وضو کا کہڑے ہوکر پیوی اور یہ پڑہی اَللّٰہُمَّ اشفِنِی بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِی بِدَوَائِکَ وَعَافِنِی مِن بَلَائِکَ وَعَجِّلْ وَآخِر مِنَ الاَہوَالِ وَالاَمرَاضِ وَالاَوجَاعِ مسئلہ مکروہ ہی کہڑے ہوکر پینا پانی کا سوای زمزم اور بچے ہوی پانی وضو کے فصل چوتہی بیچ منہیات وضو کی منہیات وضو کے سو ایک یہہ کہ قبلہ رو ہوکر استنجا نکری اور کسی کے سامنی ستر نہ کہولے وقت استنجے کے اگر ایسی جگہہ میسر آوی کہ پردہ ہو تو پانی سے استنجا بہتر ہی نہین تو ڈہیلا کافی ہی اور ستر نکہولے جب تک کہ نجاست درہم برابر ہو اور اگر درہم سی زیادہ ہوجاوی تو ضروری ہی کہولنا ستر کا خواہ پردہ میسر آوی یا نہ آوی اور استنجا دو قسم پر ہی لغوی اور شرعی لغوی تو فقط طلب کرنے پاکی کو کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک دور کرنے نجاست کو کہتے ہین اور شرعی دور کرنا نجاست کا عضو خاص سی ساتہہ پانی یا مٹی یا پتہر کے اور چاہئے کہ نہ استنجا کرے داہنی ہاتہہ سے اور نہ کہانے کی چیز سے اور نہ گوبر سی اور نہ ہیکر سی اور نہ اینٹ پختہ سے اور نہ نمک سے اور نہ کوئلہ سے اور نہ ہڈی سی اور نہ چارے جانورون کے سے اور نہ ملک غیر سے اور نہ ریشہ ڈالی اور نہ تہوکے پانی مین اور نہ تین دفعہ سے زیادہ دہووی اعضای وضو کو اور نہ بڑہی دہونی مین حد اعضا سے مثلاً حد ہاتہہ کی کہنی تک ہی اور پاؤن ٹخنون تک کوئی شخص دہونے لگے ہاتہہ بازو تک یا پاؤن پنڈلی تک تو یہ نہ چاہئے اور جس کپڑی سے پونچہا ہی استنجے کی جگہہ کو اوس سی نہ پونچہی اعضای وضو کو اور زور سی نہ ماری پانی موہنہ پر اور نہ پہونکی پانی مین اور نہ زور سی بند کری آنکہین اور ہونٹ کہ اسمین اندیشہ ہی کہ خشک نہ رہجاوی کہین سی ہونٹ یا پلکین اگر خشک رہجاویگا تو وضو درست نہوگا یہہ طہارت صغری ہی اور طہارت کبری غسل کو کہتی ہین سو اوسکو اب بیان کرتی ہین

فصل پانچوین بیچ بیان غسل کے سبب غسل کا نکلنا منی کا ہی ساتھ شہوت کی تو ذکر
سب کے نزدیک مگر جدا ہونا منی کا اپنی جگہہ سی ساتھ شہوۃ کی اسمین اختلاف ہے کہ غسل
کی حاجت والے اگر پکڑا ذکر کو اور نکلی منی بعد جانے رہنے شہوت کی تو واجب
ہی غسل کرنا اوپر اوسکے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے اور نہین واجب ہے
غسل نزدیک ابو یوسف کے اسیطرح غسل واجب ہوتا ہی بیچ داخل کرنے دونو
سوراخون آگے اور پیچھے مرد کے ہو یا عورت کے جسوقت کہ اندر ہووے سپاری
ذکر کے انزال ہو یا نہ ہو واجب ہی غسل کرنے والے اور کروانی والے پر لیکن کرنا
بیچ قبل یا دبر جانور اور مردہ انسان اور ایسی لڑکی کے کہ نہین کی جاتی مثل اوسکی
نہین واجب ہی غسل جبتک کہ انزال نہ ہو اگر انزال ہو تو واجب ہے غسل کرنا اور
ذکر کیا ہی بیچ کتاب ابتغای کے کہ اگر جماع کرے لڑکی سے تو واجب ہے
غسل کرنا اور اسیطرح ...... لڑکا نابالغ جماع کرے عورت بالغہ سے تو نہین
واجب ہے غسل کرنا لڑکے پہ لیکن حکم کیا جاوی اوسکے تئین واسطے خو پکڑنے
غسل کے اور واجب ہوگا اوپر عورت بالغہ کے اور اگر جماع کیا بالغ نے نابالغ
لڑکی سے واجب ہوگا غسل اوپر مرد کے اور نہین واجب ہوگا اوپر عورت نابالغہ کے
اور اسیطرح حکم ہے بیچ حیض اور نفاس کے مسئلہ جو شخص کہ جاگا اور پایا
اوسنی اوپر بچھونے اپنے کے یا ران اپنی کے تری اور یاد ہی اوسکو احتلام
پھر اگر یقین ہوا اوسکو کہ منی ہی یا مذی ہی تو ان تینون صورتون مین واجب ہی
غسل اوسپر اور اگر نہین یاد ہے اوسکو احتلام پس اگر یقین ہی اوسکو کہ
منی ہی یا شک ہی کہ منی ہی یا مذی ہی تو بھی غسل واجب ہی اور اگر یقین ہو
اوسکو کہ مذی ہے پس نہین ہی غسل اوپر اوسکے مسئلہ اگر ایک شخص
جاگا اور پایا اوسنی بیچ سوراخ ذکر کے تری اور نہین یاد ہی اوسکو
احتلام اگر ذکر اوسکا کھڑا تہا پہلی سونے سے تو نہین ہی غسل اوپر اوسکے اور اگر تہا ذکر ٹہرا ہوا پس اوپر اوسکے

[illegible]

غسل ہے واسطی احتیاط کی ساتھہ اسکی فتوی دیا ہی بعضی مشایخ نی یہہ اوس وقت ہی کہ مرد لیٹا
ہوکر سویا یا بیٹھی ہوئی لیکن جس وقت سویا ہو پہلو پر یا یقین ہو اوسکو کہ منی ہی پس اوپر اوسکی
واجب ہی غسل کرنا ذکر کیا گیا ہی یہہ مسئلہ بیچ کتاب محیط اور ذخیرہ کی اور کہا شمس الائمہ حلوانی نی
کہ اکثر واقع ہوتا ہی یہہ اور لوگ اس سی غافل ہین **مسئلہ** اگر احتلام ہوا اور نہ نکلی کوئی چیز
پس نہین ہی اوپر اوسکی غسل اور اگر احتلام ہووی عورت کو اور نہ نکلی اوس سی کوئی چیز تو نہین
ہی اوپر اوسکی غسل اور کہا امام محمد نی اوپر اوس عورت کے ہی غسل واسطی احتیاط کی اور
فتوے دیا ہی ساتھہ اسکی بعضی مشایخ نی **مسئلہ** اگر جماع کیا یا احتلام ہوا پس غسل
کیا پہلی اس سی کہ پیشاب کیا یا سویا یا رستہ چلا پہر بقیہ نکلا منی کا تو واجب ہوا اوپر اوسکی
غسل کرنا دوسری مرتبہ نزدیک ابوحنیفہ اور محمد کے لیکن خلاف ہی ابو یوسف کی اور اگر
نکلی منی بعد اسکے کہ پیشاب کیا یا سویا نہین واجب ہی غسل دوبارہ سب کے نزدیک **مسئلہ**
اگر ایک عورت نی جماع کروا کر غسل کیا اور پھر اوسکی فرج سی منی مرد کی باہر آئی نہین
غسل اوپر اوس عورت کی نزدیک سبکی **مسئلہ** اگر ایک شخص نشہ والا حالت نشہ سی ہوش
مین آیا اور دیکہا منی کو پس اوپر اوسکے غسل ہی اور اگر پایا اوسنی مذی کو پس نہین
اوپر اوسکے غسل اور یہی حکم بیہوش کا ہی **مسئلہ** اگر مرد اور عورت ساتھہ سوتی تہی اور بعد
جاگنے کے اوپر بستر کی پائی منی اور یاد نہین اون دونو کو احتلام اپنا پس واجب ہی اوپر اون
دونون کے غسل کرنا واسطی احتیاط کے اور لکہا بعضی علما نی کہ اگر ہی منی پٹی ہوئی پہیلی ہوئی
پر دراز جیسے [illegible] رہتی ہی پس واسطی مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر ہی منی گول پس
واسطی عورت کی ہی غسل کرنا اور کہا بعضون نے کہ دیکہی گاڑہا پن منی کا او پتلا پن منی کا اگر ہی
گاڑہی منی تو واسطی مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر ہی پتلی منی تو واسطی عورت کی ہی غسل کرنا اور
کہا بعضون نی اگر ہی سفید اور گاڑہی تو مرد کو غسل واجب ہی اور اگر زرد اور پتلی منی ہی تو
عورت کو غسل واجب ہی **فصل چہٹی بیچ بیان اون خونون کی کہ آتی**
ہین رحم عورتون بالغہ سی اور وہ تین قسم ہین حیض اور نفاس اور استحاضہ اور بیچ اس

باب کی چار فصلین ہین فصل اول بیچ بیان حیض کے فتح القدیر مین لکھا ہی کہ اگر دیکھی عورت
خون کو دُبر سے پس وہ حیض نہین ہی اور مستحب یہہ ہی کہ غسل کری بعد بند ہونی خون سے
مسئلہ خلاصہ مین لکھا ہی کہ ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر کئی بات کے از انجملہ ایک وقت ہی
کہ ابتدا اوسکی نو برس کی عمر سی سن ایاس تک ہے یعنی اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون دیکھی تو وہ
حیض نہین ہی بلکہ بیماری ہی اور جو خون کہ رحم سی نہو دمی مرض کے سبب سے درد ہو کر آوی
وہ بھی حیض نہین ہی اوسیطرح بیچ بدایع کی ہی کہ اندازہ ایاس کا پچپن برس تک ہی اور اوپر
اسیکے فتوی ہی اور اسیطرح بیچ خلاصہ کے ہی کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایاس کی یا پہلی نو برس
کی عمر سی تو حیض نہین ہوگا موافق ظاہر مذہب کی اور ذکر کیا گیا ہی کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایاس کے
بہت سرخ تو داخل حیض کے ہوگا اسیطرح بیچ شرح مجمع کی ہی کہ وہ تصنیف ابن مالک کی ہی
دوسرا سبب ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر اوسکی کہ پہنچی خون فرج خارج تک اگرچہ نکلی خون
بسبب کرنی کرسف کی اور کرسف اوسکو کہتی ہین کہ عورتین تھوڑا سا کپڑا البیت کر بیچ فرج
داخل کے رکھہ کر اوپر اوسکی گدی باندہتی ہین واسطی احتیاط بہنی خون کی اور فرج داخل سوراخ
فرج کو کہتے ہین اور فرج خارج اوس مقام کو کہتی ہین کہ جو فرج داخل کی باہر کا مقام ہی پس اگر ہی
کرسف حایل درمیان خون اور فرج خارج کے یعنی بسبب ہونے کرسف کی خون باہر نہین آیا فرج خارج
تک تو بھی حیض کا حکم نہین ہوگا مسئلہ اگر عورت پاک نی دیکھا خون اوپر کرسف کی پس
حکم کیا جاویگا حیض کا اوسکو وقت دور کرنی کے فرج سی کرسف کو مسئلہ حیض والی
عورت جب پاوی اثر خون کا اوپر کرسف کی تو حکم کیا جاویگا اوسکو ساتھہ منقطع ہونی حیض کے
جسوقت سی رکھہ رکہا ہی کرسف اوپر فرج کی اسیطرح بیچ شرح وقایہ کی ہی اور بہنا خون کا کچھہ
شرط نہین ہی اسیطرح بیچ خلاصہ کی ہی تیسرا سبب ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر چہہ رنگون
کے ایک سیاہ دوسرا سرخ تیسرا زرد چوتھا سبز پانچوان گدلا چھٹی میلا مسئلہ بیچ کتاب نہایہ
کے لکھا ہی کہ اگر دیکھی عورت سفیدی خالص اوپر گدی کی جب تک کہ تر ہی پس جبکہ خشک ہوی تو زرد
ہوی پس حکم اوسکا حکم سفیدی کا ہی مسئلہ اگر دیکھی سرخی یا زردی تر لیکن خشک ہونی سے

سفید ہوجاوی پس اعتبار کیاجاویگا اوسکا اوسوقت کہ نکلی یعنی وقت نکلنی سے کہ سرخ
تہی یا زرد تہی اور نہیں اعتبار کیاجاویگا غیر اوسکی کا یہہ مضمون تجنیس کا ہی چوتہا
سبب حیض موقوف ہی اوپر مدت حیض کے اور کمتر مدت حیض کے تین دن اور تین رات ہین بیچ
ظاہر روایت کی اور اسیطرح بیچ تبیین کے ہی اور نہایت مدت حیض کے دس دن اور
دس راتین ہین اسیطرح بیچ خلاصہ کے ہی پانچوان سبب موقوف ہی حیض کا کہ فارغ
ہو رحم اوسکا حمل سے اور نہو وہ خون بیچ مدت طہر کے یہہ بیچ سراج الوہاج کے ہی
اور کمتر مدت طہر کی پندرہ دن ہین اور زیادہ مدت طہر کی حد نہین اور طہر اوسکو کہتی ہین
کہ بعد بند ہونی حیض کے پاک رہی دوسری حیض تک مسئلہ اگر حیض والی عورت طہر دیکہی
بیچ مدت حیض کے پس وہ داخل حیض کے ہی مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی چہ روز
ہین اور اوسنی دو روز خون دیکہا اور تین روز پاک رہی پہر تیسری خون دیکہا اور ایک روز پاک
رہی پس یہہ چار روز کہ بیچ دونون عادت حیض کے جو پاک رہی یہہ دن بہی داخل حیض
کے ہین اسواسطی کہ عادت حیض اسکے کی نو روز تہی اور اوسکو طہر متخلل کہتے ہین
پس یہہ روایت امام محمد کی ہی ابی حنیفہ سے کہ طہر متخلل درمیان دو خونہای کے اگرچہ
کم پندرہ دن سے ہی تو نہ جدا کیا جاویگا جیسے کہ ایک عورت کو خون حیض کا آکے
دن موقوف ہوا اور پہر چودہ دن کے بعد خون آیا تو وہ داخل طہر کے ہوگا اسواسطے کہ کمتر
مدت طہر کی پندرہ دن ہین یا ایک عورت کی عادت حیض آنی کے چہہ دن کی تہی اور
اوسکو بارہ دن تک خون آیا تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ یہہ چہہ روز حیض کی رکہی اور چہہ روز
استحاضہ کے رکہی اور اگر چہہ روز کی عادت والی کو دس روز خون آکر موقوف ہوجاوی
تو وہ دس دن داخل حیض کے ہونگے مسئلہ ابتدائی حیض والی کو بارہ دن تک خون آوے
تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ دس دن حیض کے رکہی اور دو دن داخل استحاضہ کے ہی اسواسطی
کہ نہایت مدت حیض کی دس دن ہین اور اکثر متاخرین نی فتوی دیا ہی ساتہ روایت
ابو یوسف کے اسواسطی یہہ سہل ہے اوپر فتوی دینی والی اور فتوی لینی والی کے اسیطرح بیچ تنویر کے

اور زاہد کی ہی اور ساتھہ اسکی خوبی دیا گیا ہی اور بیچ کتاب محیط کی لکہا ہی کہ اگر نہ تجاوز
کری اوس دس سی پس طہر اور خون دونو داخل حیض کی ہین برابر ہی کہ ہووی ابتدای حیض والی
یا عادت حیض والی اگر دی خون بیچ دونون حیض کی تو داخل حیض کی ہوگا اگر ہی بیچ دونون
طہر کے تو داخل طہر کے ہوگا اسیطرح بیچ سراج الوہاج کی ہی پس حیض کے دنونمین نماز نہ پڑہی
اور روزہ نہ رکہے مگر جبکہ حیض کی مدت سی فراغت ہووی تو نماز کو قضا نکری اور روزہ
جسقدر کہ حالت حیض مین کہائی ہون اونکی قضا رکہی اوسکا سبب یہہ ہی کہ پہلی جبکہ حضرت
حوا رضی اللہ عنہا کو بیچ نماز کی حیض آئی تو اونہون نی حضرت آدم علیہ السلام سی پوچہا کہ نماز
ادا کرون یا نہین چنانچہ حضرت آدم نی مہتر جبرائیل علیہ السلام سے اور انہون نی حقتعالی
سی عرض کی حکم ہوا کہ نماز نہ پڑہی بیچ مدت حیض کے پہر بعد چند روز کے حضرت حوا کو
خون حیض کا آیا تو اونہون نے حضرت آدم علیہ السلام سی واسطی روزہ کی پوچہا حضرت
آدم نے اوسی قیاس پر روزہ کو بہی منع فرمایا پس جب کہ حضرت حوا حیض سی پاک
ہوئین تب حکم جناب باری تعالی کا واسطی قضا رکہنی روزہ کے آیا پہر حضرت
آدم نی جناب باری سی عرض کی کہ واسطی قضا کرنی نماز کے تو حکم ہوا جواب آیا کہ نماز کو
بیچ حالت حیض کی ہمنی منع کیا تہا اسواسطی اوسکی قضا کا بہی حکم نہین اور روزہ
کو تو نی اپنے طرف سی منع کیا اسواسطی اوسکی قضا کا حکم ہوا مسئلہ اگر کوئی عورت
بسبب ہمیشہ جاری رہنی خونکی یا بسبب موقوف ہونی خون کی کسی علت رشتہ سی گنتی حیض کے بہول جاوی
یعنی یہہ یاد نرہی اوسکو کہ خون حیض کا کتنی دن آتا تہا لیکن یہہ یاد ہی اوسکو کہ ہر مہینے مین ایکمرتبہ
حائض ہوتی تہی تو اس صورت مین چاہی اوسکو کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک بیچ دنون
شروع ہونی اوس خونکی کہ ہمیشہ جاری ہی اسواسطی کہ بیچ تین دن شروع کی یقین حیض کا ہی
اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز وقتی کی غسل کیا کری بسبب شک واقع ہونی درمیان
حیض اور طہر اور خروج حیض کے پہر بعد اوسکی بیس روز تک ہر نماز کو وضو سی پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ ان
بیس روزنکی یقین طہر کا ہی یہہ مضمون بحر الرائق سی لکہا ہی مسئلہ اوسیطرح بیچ بحر الرائق کے لکہا ہے

مسئلہ اگر بھول جاوی کوئی عورت گنتی حیض کی اور طہر کی یعنی یہہ یاد نہین اوسکو خون حیض کا کتنی
دن آتا تہا اور کتنی دن پاک رہتی تہی تو اسصورت مین بہی چاہیی کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک
ابتدای شروع ہونی اوسی خون سے کہ جو ہمیشہ جاری ہی بسبب یقین ہونی حیض کے اور بعد اوسکی
سات روز تک غسل کیا کری واسطی ہر نماز کی بسبب شک کی درمیان حیض اور طہر اور خروج
حیض کے پہر بعد اوسکی گیارہ روز تک ہر نماز کو وضو کرکے پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ آٹہہ روز
کے یقین طہر کا ہی اور بیچ تین روز کی شک حیض اور طہر کا واقع ہی پس بیچ اون آٹہہ دنکی جماع
بہی نماز کو درست ہی اسواسطی یہہ کہ آٹہہ دن یقین طہر کی ہین اور بیچ تین دنکی فرض نماز پڑہی اور
جماع درست نہین اسواسطی کہ احتمال حیض کا ہی بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کیا کری مسئلہ
اگر عورت بسبب ہمیشہ جاری رہنی خون استحاضہ کے گنتی حیض کے دنون کی بہول گئی ہو مگر یہہ یاد ہو
اوسکو کہ طہر کی میری پندرہ دن ہین تو چاہیی اوسکو کہ موقوف کری نماز تین دن واسطی یقین ہونی
حیض کے اور بعد اوسکے سات روز تک واسطے ہر نماز کی غسل کری اسواسطی کہ شک ہی درمیان حیض
اور طہر اور خروج حیض کے پہر بعد اوسکے پندرہ دن تک واسطے ہر نماز کی وضو کیا کری اسواسطی
کہ بیچ ان پندرہ دنکی آٹہہ روز یقین طہر کا ہی اور بیچ تین دنکی شک حیض اور طہر کا ہی پہر
ایک روز یقین طہر کا اور پہر تین دن شک حیض اور طہر کی ہین بعد اوسکے واسطی ہر نماز کی غسل کری
جبتک کہ یہہ عارضہ باقی رہی اسواسطی کہ اب کوئی ایسا وقت نہین رہا کہ جسمین شک نہو درمیان حیض
اور طہر اور خروج حیض کے خلاصہ یہہ ہی کہ اگر شک ہو درمیان حیض اور طہر کے یا یقین طہر کا ہو تو ان
دونو صورتونمین وضو کرکے نماز پڑہی اور اگر یقین ہو حیض کا تو موقوف کری نماز کو قطعی اور اگر
شک ہو درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض کے یعنی یہہ شک ہی کہ یہہ دن حیض کی ہین یا طہر کی ہین
یا یہہ وقت خارج ہونی حیض کا ہی تو اسصورتمین ہر نماز غسل سے پڑہی یہہ مضمون بحر الرائق کا ہی
مسئلہ اگر جانتی ہی کہ حیض کے دن تین یا چار ہین اور طہر کے دن یاد نہین کہ کتنی روز طہر رہتا
تہا تو اس صورت مین چاہیی کہ موقوف کری نماز تین روز یا چار روز تک ابتدای شروع اوس
خون سے کہ جو جاری ہی ہمیشہ بسبب یقین ہونی حیض کے پہر نماز پڑہی پندرہ روز تک ہر وقت نماز

وضو کے سبب یقین ہونی طہر کے اور پھر تین روز نماز پڑہی ساتہہ وضو کی بسبب تردد
ہونی بیچ حیض اور طہر کے پہر بعد اوسکی ہمیشہ غسل واسطی ہر نماز کے کیا کری اسواسطی
کہ اب شک واقع ہی بیچ خارج ہونی حیض کے ہر وقت اب اور کوئی وقت ایسا نہین رہا کہ شک
سے خالی ہو مسئلہ اگر جانتی ہی ایک عورت کہ حیض مجھکو ہر مہینی مین ایک مرتبہ آتا تہا اور یہہ
یاد نہین کہ اول مہینی مین یا آخر مہینی مین آتا تہا اور گنتی حیض کی بہی یاد نہو تو اسصورت مین چاہئے
اوسکو کہ تین روز ابتدای شروع خون کی ساتہہ وضو کی نماز پڑہی اسواسطی کہ یہان شک ہی
اوسکو بیچ کہ طہر کے دن ہین یا حیض کے دن پھر سات روز تک واسطی ہر نماز کے غسل کرے بسبب
شک ہونی حیض اور طہر اور خروج حیض کے اور پہر وضو کیا کری واسطی ہر نماز کے آخر ہر مہینے تک
اور غسل کرے ایک مرتبہ وقت تمام ہونی مہینے کے واسطی خارج ہونی حیض کے اسواسطی کہ حیض
بیشک عشرہ اول اور عشرہ آخر مین ہی نہ بیچ عشرہ درمیان کے یہہ مضمون بحر الرائق کا ہی
مسئلہ بیچ بحر الرائق کے لکہا ہی کہ اگر عورت جانتی ہو کہ حیض کی میری چار دن
ہین یا پانچ دن اور یہہ نہ جانتی ہو کہ شروع حیض کب سے ہوتا تہا تو اسصورت مین پڑہی نماز
تین روز ابتدای مہینی مین ساتہہ وضو کے ہر وقت اسواسطی کہ شک ہی اوسکو درمیان حیض
اور طہر کے اور بعد اوسکی غسل کری واسطی ہر نماز کے ستائیس روز تک اسواسطی کہ یہان
شک ہی بیچ ہر ساعت کے تمام ہونی حیض کا مسئلہ اور بیچ بحر الرائق کی لکہا ہی
کہ جو عورت بہول گئی ہو گنتی حیض کی اور موضع حیض کا یعنی یہہ یاد نہین کہ حیض کتنے دن رہتا تہا
اور کب سی شروع ہوتا تہا بسبب جاری ہونی خون استحاضہ کی تو اس صورت مین چاہی اوسکو
کہ اٹکل کرے درمیان حیض اور استحاضہ کے اور موجب اٹکل کے بیچ دنون حیض کی نماز
موقوف کری اور بعد تمام ہونی دنون حیض کی غسل کری اور پہر نماز ساتہہ وضو کی پڑہا کری
اور اگر اٹکل مین حیض اور استحاضہ کی دن مقرر نہو سکین تو اسصورت مین واسطی ہر نماز کے غسل
کری ہمیشہ اور پڑہی اوس غسل سے فرض اور واجب لیکن نہ پڑہی سنت اور نفل اور نہ پڑہی
قرآن شریف یا ہر نماز اور نہ ہاتہہ لگاوی قرآن شریف کو اور نہ داخل ہووے بیچ مسجد کی حکم

روزہ کا واسطی اوسکی یون ہی کہ روزہ رکھی بیچ ساری مہینی رمضان کی سبب گمان پاک
ہونی ہر دن کے یعنی ہر روز گمان پاک ہونی کا ہی اور بعد رمضان کی قضا کری بتیس روزہ
اور نزدیک بعضون کے بائیس روزہ قضا کری اور احتیاط اسمین ہی مگر یہہ حکم واسطی اوس
عورت کی ہی کہ آتا ہو اوسکو حیض بیچ ہر مہینی کے ایک دفعہ اور جو عورت کو بیچ ہر مہینے کے
دو دفعہ حیض آتا ہو یعنی بیچ اول مہینے کے اور آخر مہینے کی تو وہ عورت قضا کری
بعد رمضان کے بتیس روزہ اور نزدیک بعضون کی چھتیس روزہ اور احتیاط اسمین ہے فصل

ساتوین بیچ بیان نفاس کے نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کے اگر پیدا
ہو بچہ اور نہ آوی خون تو نہین واجب ہی غسل نزدیک ابی یوسف کی اور یہہ روایت
محمد سے بھی اور بیچ مفید کے لکہا ہی کہ یہہ صحیح ہی لاکن واجب ہے اوپر اوسکی وضو کرنا بسبب نکلنے
نجاست کی ہمراہ بچہ کے اسیطرح بیچ تبئین کے ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے واجب
ہی غسل کرنا اور اکثر مشایخ نی قول ابی حنیفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر شہید نی ساتہہ قول ابی حنیفہ کے
فتوی دیا ہی اسیطرح بیچ محیط کے ہی اور کہا ابو علی دقاق نی کہ اختیار کیا ہمنی اسیطرح ہی کہا بیچ
مضمرات کی اور بیچ فتاوی کے ہی کہ صحیح یون ہے ہی اسیطرح ہی جوہرہ نیرہ مین تو

مسئلہ اگر نکلے بچہ زیادہ آدہی سی پس وہ ہو گئی نفاس والی اور
اگر نکلا بچہ کم آدہی سی تو نہین ہوئی نفاس والی **مسئلہ** اگر کاٹا جاوی بچہ
بعد نکلنی کے زیادہ آدہی سے تو وہ نفاس والی ہوئی اور اگر کاٹا گیا بعد نکلنے کے
کم آدہی سی تو نہین ہوئی نفاس والی **مسئلہ** اور اگر اسقاط ہووی حمل اور صورت بعضی
عضو اوسکی مثل ہاتہ یا پانون یا انگلی کے بنی ہوئی نکلی پس وہ ہو گئی نفاس
والی یہہ مشمول تبئین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز جیسے اوس بچہ سی مثل انگلی یا
ناخون یا بال کے یعنی ابہی لوتہڑا گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہین ہوئی نفاس
والی **مسئلہ** اگر دیکہی خون قبل اسقاط حمل کے اور بعد اسقاط کی جبکہ ظاہر ہی اوس خون سی کوئی
عضو بچہ سی تو جو خون کہ آیا ہی پہلی اسقاط سی نہین ہوگا حیض اور جو آیا ہی بعد اسقاط اوس ہو وہ نفاس

یا ناخون یا بال کی یعنی اہی تو تہہڑا گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہیں ہوئی نفاس والی مسئلہ
اگر دیکہی خون قبل اسقاط حمل کے اور بعد اسقاط کی پس اگر ظاہر ہی اوس میں کوئی عضو بچہ سی تو جو خون کہ
آیا ہی پہلی اسقاط سی نہیں ہوگا حیض اور جو آیا ہی بعد اسقاط کی اوس سی ہوگئی نفاس والی اور اگر ظاہر نہیں
ہی اوس میں کوئی چیز پیدائش بچہ سی بلکہ نرا خون ہی تو وہ خون کہ دیکہا ہی قبل اسقاط کی وہ حیض ہی اگر رنگ
اوسکا رنگوں مقررہ حیض کا ہوگا مثل سرخ مثلا زرد وغیرہ کی نہ سفیدی تنہا لیس مسئلہ اگر پہٹی جا اوپر
ناف عورت حمل والی کے اور نکلا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم سی بچہ پس حکم اوس عورت کا صاحب زخم بہنی والی
کی ہی اور نہیں ہوئی نفاس والی اسیطرح سے طہیرہ اور تبیین کی ہی مگر جسوقت کہ نکلی فرج سی خون بعد نکلنے
بچہ کے ناف سی پس ہوگئی نفاس والی مسئلہ اگر ہیں بیچ ایک شکم کی دو بچہ اور ظاہر ہوا جیسی ایک بچہ تو ہوگئی
وہ نفاس والی مسئلہ نفاس جڑواں بچہ کا پیدا ہونی بچہ پہلی سے ہی اسیطرح سے کافی کی ہی اور بشرط
جوڑواں کی یہہ ہی کہ فاصلہ بیچ پیدا ہونی دونوں بچہ کی کم ہو چہہ مہینی اور اگر فاصلہ ہو چہہ مہینی یا زیادہ چہہ
مہینے سے پس حکم کیا جاویگا اوس عورت کا ساتہہ دو حمل اور دو نفاس کے اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین
بچہ اور فاصلہ درمیان بچہ اول اور دوسری کم ہی چہہ مہینی سے اور اسیطرح درمیان دوسرے اور تیسری کے
لیکن درمیان اول اور تیسری کی زیادہ ہی چہہ مہینی سے تو بہی حکم نفاس کا کرینگی روایت اصح میں اسیطرح ہی بیچ
تبیین کے مسئلہ کمتر مدت نفاس کی وہ ہی کہ جو پائی جاوی خشکی اگرچہ ایک لمحہ ہوا اور اوپر اسکی
فتوی ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہیں نزدیک علما ہماری کے اسیطرح سے بیچ سراجیہ کے
ہی اور اگر زیادہ ہو خون اوپر چالیس روز کے پس چالیس دن ہیں واسطی ابتدای والی کے اور عادت
والی اوپر عادت اپنی کے رجوع کری اسیطرح سے بیچ محیط کی ہی اور جسقدر درمیان چالیس دنکی طہر ہو
وہ داخل ہے بیچ نفاس کے اگرچہ طہر پندرہ دن ہو یا زیادہ پندرہ دن سی ہوا اور اوپر اسکی
فتوی ہی فصل آٹھویں بیچ بیان استحاضہ کے اگر دیکہی خون ایک عورت ابتدا والی
بعد دس دن حیض کے یا بعد چالیس دن نفاس کے یا دیکہی خون عورت عادت والی بعد عادت
اپنی کی یا دیکہی خون کم تین دن حیض سے یا دیکہی بعد سن ایاس کی یا دیکہی پہلی نو برس کے
یا دیکہی حمل والی عورت درمیان حمل کے یا پہلی پیدا ہونی بچہ کے پس یہہ سب خون استحاضہ کی ہیں

فصل نوین بیچ بیان احکام حیض اور نفاس اور استحاضہ کی نہین ثابت ہوتا حکم حیض اور نفاس
اور استحاضہ کا مگر ساتھہ ظاہر ہونے خون کی یہہ ظاہر مذہب علما ہمارے کا ہی اور اوپر اسیکے
فتوے ہی اسیطرح بیچ محیط کے ہی پس حیض اور نفاس بیچ اٹھہ حکم کے شریک ہین
ایک یہہ ساقط ہوتی ہی نماز ذمہ حیض اور نفاس والیسے کہ نہین قضا اوسکی اوپر اوسکی اسیطرح
بیچ کفایہ کے ہی مسئلہ جسوقت دیکھی عورت خون ترک کری نماز کو اوسیوقت سی جسوقت اوپر آیا ہو
ہو خون کہا فقیہہ نے اسیکو اختیار کیا ہمنے اسیطرح بیچ تاتارخانیہ کی نوازل سی ہی اور یہی
صحیح ہی اسیطرح ہی بیچ منیہ کے مسئلہ جسوقت کہ حیض یا نفاس والی عورت ہووی بیچ وقت
نماز کے پس ساقط ہوا فرض نماز کا ذمہ اوسیکی سے اسیطرح ہی بیچ ذخیرہ کی مسئلہ
اگر شروع کی نماز بیچ آخر وقت کے اور ہوی درمیان نماز کی حیض والی پس نہین لازم ہوی
اوپر اوسکے نماز اوس وقت کی لیکن درمیان نماز نفل کے حیض آوین تو قضا اوسکی واجب
ہوگی اسیطرح بیچ خلاصہ کے ہی اور مستحب ہے واسطی حیض والی کے کہ جسوقت آوی نماز
کا وقت بیچ دنون حیض کے پس وضو کرے اور بیٹھے اوپر جگہہ نماز کے اور تسبیح کری
اسقدر کہ ادا کرتی تہی نماز اسیطرح بیچ سراجیہ کے ہی فائدہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو عورت حیض والی ہر نماز کیوقت مین ستر دفعہ استغفر اللہ کہے تو حق تعالی ہزار رکعت
کا ثواب دیوی اور ستر گناہ اوسکے بخشے اور ستر درجہ بہشت مین دیوی اور استغفار کے
ہر حرف کے بدلے مین ایک نور دیوے اور جتنی بال کہ اوسکے بدنین مین ہین ہر بال کے
شمار کی موافق ثواب حج اور عمرہ کا لکھے یہہ عبارت مفتاح الجنت کی ہی اور بیچ غرا
ئب کے لکہا ہی کہ اگر سنی عورت حیض والی آیت سجدہ کی پس نہین واجب ہے سجدہ اوپر
اوسکے اسیطرح بیچ تاتارخانیہ کی ہی دوسرے حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی روزہ
رکہنا لیکن قضا کری روزہ کی اسیطرح بیچ کفایہ کی ہی مسئلہ جسوقت کہ بیچ روزہ کی حیض
آوی تو لازم ہی اوپر اوسکی قضا روزہ کو واسطی احتیاط کی اسیطرح ہی بیچ ظہیریہ کی تیسرے
حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی اور جنبی کے داخل ہونا بیچ مسجد کے خواہ واسطے ٹہرنے کے

خواہ واسطے راہ پانیکے مسئلہ بیچ تہذیب کی ہی کہ نہ داخل ہو حیض والی بیچ
مسجد جماعت کی اور بیچ حجت کی یہہ ہی کہ اگر ہی بیچ مسجد کے پانی اور نہیں ملتا پانی سوای
مسجد کے تو درست ہی جانا بیچ مسجد کے واسطے لینے پانیکے اور اسیطرح حکم ہی جسوقت کہ خوف
ہو حیض والی یا جنبی کو چور یا درندہ یا جاڑیکا پس نہیں مضایقہ ہی واسطے اوسکے مقام
کرنا بیچ مسجد کے اور بہتر یہہ ہی کہ پہلے تیمم کرے واسطے تعظیم مسجد کے اسیطرح بیچ
تاتارخانیکے ہی اور سقف مسجد کی بہی حکم مسجد کا رکہتی ہی واسطے جنبی اور حیض والیکے
اسیطرح بیچ جوہرہ نیرہ کی ہی مسئلہ اور نہیں مضایقہ ہی واسطے حیض والی و جنبی کے
زیارت کرنا قبرونکا اسیطرح بیچ سراجیہ کے ہی چوتہی حرام ہی طواف کرنا حیض اور نفاس والیکو
اور اگر طواف کرین خارج مسجد کے تو درست ہی اسیطرح ہی بیچ کفایہ کی اور حرام ہی جنبی
کو طواف کرنا یہہ مضمون بیچ تبین کے ہی پانچوین حرام ہی پڑہنا قرآن کا حیض اور نفاس
والی اور جنبی کو اگرچہ کم آیت سی ہو بیچ صحیح مذہب کے مگر واسطے شکر کرنے کے کہے
الحمد للہ یا کہانے وقت کہی بسم اللہ تو درست ہی اسطرح ہی بیچ جوہرہ نیرہ کے اور نہیں
حرام ہی پڑہنا آیت چہوٹیکا کہ جاری ہووے وقت کلام کرنیکے زبان سے جیسے کہ
کہے ثم نظر یا کہے ولم یولد یہہ مضمون بیچ خلاصہ کے ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطے حیض
اور نفاس والے اور جنبی کے پڑہنا توریت اور انجیل اور زبور کا یہہ بیچ تبین کے
ہی مسئلہ جسوقت کہ حیض آوے سبق پڑہانیوالی عورت کو پس لائق ہی اوسکو کہ تعلیم
کرے بچونکو ایک ایک کلمہ اور قطع کرے درمیان دو کلمہ کے جیسے کہ کہی الحمد اور پہر کہی للہ
اور پہر کہے رب العالمین اور نہیں مکروہ ہی پڑہنا دعاء قنوتکا بیچ ظاہر روایت
کے اسطرح بیچ تبین کے لکہا ہی اور اوپر اسکے فتوی ہی اور اسطرح بیچ تجنیس اور ظہیریۃ
کے ہی اور جایز ہی واسطے جنبی اور حیض اور نفاس والیکے پڑہنا دعا کا اور جواب اذان
کا اور مثل اوسکے یہہ مضمون بیچ سراجیہ کے ہی چہٹی حرام ہی چہونا قرآن کا واسطے حیض اور
نفاس والی اور بے وضو اور ناپاک کی مگر ساتہہ غلاف قرآن کی درست ہی اور منع ہی

ساتھ لگانا ساتھ جولی قرآن کی اور اگر جلد قرآن کی علحدہ ہو یا تہ لیسکے ہو تو درست ہی اور یہی صحیح ہی
اور اسیطرح ہی بیچ ہدایا اور جوہرہ نیرہ کی ہی اور اوپر اسکی فتوی ہی اور بیچ تبیین کے لکہا ہی کہ منع
کیا جاوی واسطی ہاتہہ لگانی حاشیہ قرآن کی اور اوس سفیدی کی کہ درمیان سطروں کی ہی اور اختلاف کیا ہی
بیچ چہونے قرآن کی سوا اعضا طہارت کی جیسے کہنی اور پاینڈلی وغیرہ سے اور ساتھ اون اعضاوںکی
کہ دہوئی جاتی ہین وضو مین پہلی تمام ہونی وضو کی صحیح یہہ ہی کہ نہ چہووی اسیطرح ہی بیچ زاہدی کے
مسئلہ اور نہین جائز ہی واسطے حیض اور نفاس والی اور جنب اور بی وضو کو چہونا قرآن کا اوس
کپڑی سی کہ پہنی ہوئی ہین اور مکروہ ہی واسطی حیض اور نفاس والی اور غسل کے حاجت والی اور بی وضو
کو چہونا کتابوں تفسیر اور حدیث اور فقہہ کا اور نہین مضائقہ ہی چہونا کتابوں کو ساتھ آستین اور
دامن کے اسیطرح ہی بیچ تبیین کی ہی کہ نہین جائز ہی چہونا اوس چیز کا کہ لکہا ہی بیچ اوسکی کچہہ ایک
آیت قرآن سے اسیطرح ہی بیچ جوہرہ نیرہ کی ہی اور لکہنا قرآن کا ساتھ زبان فارسی کے مکروہ ہی واسطی
حیض اور نفاس اور غسل والی اور بی وضو کی نزدیک ابو حنیفہ اور صاحبین کے یہہ مضمون خلاصہ کا ہی
مسئلہ چہونا اوس چیز کا کہ ذکر ہی بیچ اوسکی اللہ کا سوای قرآن کی جیسا کہ کچہہ تعریف اللہ
کی لکہی ہو جایز ہی بیچ در المختار کی لکہا ہی مسئلہ اور نہین مکروہ ہی حیض اور نفاس اور غسل
والیکو نظر کرنا قرآن کا آنکہو سی یہہ بیچ جوہرہ نیرہ کی ہی مسئلہ اور مکروہ ہی واسطی حیض اور نفاس
اور غسل والیکی لکہنا اوس کتاب کا کہ بیچ اوسکی بعضی سطرین ہوں آیتین قرآن کی اگرچہ لکہنی والا
نہ پڑہی آیت قرآن کو اور اوس آیت قرآن کو لکہنی سے چہوڑ دیوی اور غسل کی حاجت والی لکہہ
قرآنکو اگرچہ رکہا ہی اوپر زمین کی اور نہ لگاوی ہاتہہ اگرچہ ٹکڑا ہو ایک آیت لکہی ہوئی مگر واسطی لڑکی
نابالغ کی دینا قرآن کا کچہہ مضائقہ نہین اگرچہ وہ لڑکا بی وضو ہو اسیطرح ہی بیچ سراج الوہاج کی ہی ساتہہ
بیچ کتاب نہایہ اور کفایہ کی لکہا ہی کہ حرام ہی جماع کرنا حیض اور نفاس والی عورتسی مگر بوسہ لینا اور نفع لینے
تمام بدن عورت حیض اور نفاس والیکا سوای ناف سے گہٹنی تک درست ہی نزدیک ابو حنیفہ اور ابی یوسف کے
اسیطرح ہی بیچ سراج الوہاج کی ہی اور اگر جماع کیا حیض اور نفاس والیسی اور وہ جانتا ہی کہ یہہ حرام ہی پس نہین
واجب ہی اوسکی کچہہ مگر توبہ و استغفار کرنے اور مستحب یہہ ہی کہ صدقہ دیوی ایک دینار یا آدہا اسیطرح ہی

بیچ محیط کی ہی اور سرخسی کی اور اگر حلال جانا مگر کری بیچ حیض کے یا بیچ دبر کے تو کافر ہوگا اسیطرح
بیچ ہوا مجتبی کے ہی اور کہا بعضون نے کہ دونو صورتون مین کافر نہین ہوتا ہی بیچ در المختار مین خلاصہ سی نقل
کیا ہی مسئلہ اگر جب عورتکا خون موقوف ہوا حیض اور نفاس کے بڑی مدت کی بعد یعنی حیض دس روز کی
بعد اور نفاس چالیس روز کی بعد تو اوس عورتسی غسل سی پہلے جماع درست ہی اور جو عورت کہ دس روز سی کم
مین حیض سی اور چالیس روز سی کم مین نفاس سی صاف ہوجاوی تو اوس عورت سی پہلی غسل کے جماع درست نہین
مگر جب اسقدر وقت گذرجاوی کہ اوسمین غسل کرسکی اور تحریمہ نماز کا باندہ سکی تو اتنی دیر کے بعد جماع درست ہی
اگرچہ غسل نکیا ہووی مگر نماز بے غسل کی درست نہین اور اگر عادت حیض والی عادت سی کم پر ختم ہووی تو
جماع مکروہ اگرچہ غسل کرلیا ہو جبتک کہ پوری ہو عادت اوسکی اور واجب ہی نماز روزہ واسطی
احتیاط کے اسیطرح بیچ تبیین کے لکہا ہی **فصل دسوین بیچ بیان فرائض غسل کے**
فرض ہی بیچ غسل کے کلی کرنا اور ناک مین پانی پہنچانا اور دہونا تمام بدنکا اور پہنچانا پانی کا
بالونکی جڑمین اگرچہ بال گہن دار ہوون نزدیک سبکی اور اسیطرح پہنچانا پانی کا اندر ڈاڑہی کے
اور بالون کی اور عورتکا غسل بہی مثل غسل مرد کی ہی لیکن گوندہی ہوئی چوٹی کا کہولنا اور دہونا
کچہہ ضرور نہین جب پہنچی پانی بالونکی جڑمین بخلاف مرد کی کہ اوسکی چوٹین اگر ہووی اور گوندہی
ہووی بالونکو بہی دہونا واجب ہی ذکر کیا اسکو بیچ غنیۃ الفقہا اور محیط کی **سوال** مرد نی خصوصا
کہ گوندہا بالونکو جیسا کہ گوندہتی ہین علوی لوگ یا ترک لوگ کیا واجب ہے پہنچانا پانی کا نیچی بالونکی
جواب دیا فتاوی نی کہ امام ابو حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت سی ثابت ہی کہ پہنچاوی پانی کو
اور دوسری روایت سی ثابت ہی کہ نہ پہنچاوی اور کہا صدر شہید نی کہ واجب ہی پہنچانا پانیکا
بیچ جڑ بالونکی **سوال** عورت غسل کرتی وقت کیا تکلف سی پہنچاوی پانی بیچ سوراخون
کانونکی یا نہین **جواب** دیا امام محمد نی کہ تکلف کری پانی پہنچانی مین بیچ سوراخون کے
جیسا کہ حکم کیا ہی بیچ پہرانی انگوٹہی تنگ کے **مسئلہ** ایک عورت نی غسل کیا اور پہرا ہی بیچ
ناخنون اوسکی آٹا خشک پس نہین جائز ہی غسل اوسکا واسطی کہ خشک [illegible]
اندر اگر ہی بیچ ناخنون اوسکے میل [illegible] اوسکا [illegible]

سوال ایک شخص بغیر ختنہ کئی ہوئی نے غسل کیا اور نہ پہنچایا پانی چمڑہ ختنہ کے جواب دیا
بعضون نے کہ غسل اوسکا جائز ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ نہین جائز غسل اوسکا اور بیچ درالمختار
کے مستحب لکہا ہی بغیر ختنہ والیکو داخل کرنا پانیکا واسطی حرج کے اور اوسکو اصح کر کے
لکہا ہی مسئلہ ایک شخص نے پیشاب کیا اور چمڑہ ختنہ سے باہر نہین آیا پس وضو اوسکا
نہین رہا سبکی نزدیک اگرچہ باہر نہین آیا مسئلہ ایک شخص نے غسل کیا اور باقی
رہا بیچ دانتون اوسکے لقمہ کہانیکا پس کہا گیا ہی کہ نہین جائز ہی غسل اوسکا اور کہا بعضون
نے کہ اگر زیادہ چنے سے ہی پس نہین جائز ہی غسل اوسکا اور اگر برابر چنے کے ہی یا کم
چنے سے پس جائز ہی اور کہا بعضون نے اگر پہنسا ہی کہانا سخت بیچ دانتون کے
کہ اثر پانی کا بیچ اوسکے نہین ہوتا پس نہین جائز ہی غسل اگرچہ تہوڑا سا ہو یا بہت
سا ہو ذکر کیا اسکو بیچ ذخیرہ کے اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ اگر ہی اوپر ظاہر بدن کے
جہلی مچہلی کی یا آٹا سخت اور غسل کے وقت ملا بدن کو اور خشک رہا بدن اوسکا نیچی جہلی یا
آٹے کے پس نہین جائز ہی غسل اور وضو اوسکا اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کے کہ اگر مہندی
لگائی یا میل مٹی ہی ناخونمین جائز ہی غسل اور وضو اوسکا اور اوپر اسیکی فتوی ہے
اور اگر ہی بیچ پانون مصلی کے بیوائی یعنی شگاف ہی اور لگائی اوپر اوسکی چربی [illegible]
اور نہ پہنچا پانی بیچ اوسکے اور پہنچنا پانی کا نقصان نہین کرتا تو نہین جائز ہی وضو
کہ نہ پہنچا وی بیچ اوسکے پانی اور اگر نقصان کرتا ہی تو جائز ہی اور اسیطرح پہنچانا
پانی کا بیچ ناک کے غسل کے فرض ہی اور اسیطرح فرض ہی دہونا شرمگاہ کو وقت
غسل کے اگرچہ نہ ہو اوپر اوسکے نجاست اور خلال کرنا انگلیون کا بیچ غسل کے
اور وضو کے فرض ہی اگر انگلیان ملی ہووین اور اگر کہلی ہووین تو خلال کرنا سنت
ہی اور پاک کرنا چمڑہ کا اور تر کرنا بالون کا فرض ہی اسواسطے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اَلا فَبُلّوا الشَعرَ وَانقُوا البَشَرَة معنے اسکے یہہ ہین کہ تر کرو تم بالون کو اور پاک کرو تم جلد کو
اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے تحت کل شعرة جنابة معنے اسکے یہہ ہین کہ نیچ

ہر بال کے ناپاکی ہی اگر باقی رہے کوئی جگہہ کہ نہ پہنچی پانی بیچ اوسکے نہین جائز ہی غسل اوسکا اگرچہ تہوڑی رہی جگہہ خشک مسئلہ پانی پینا قایم مقام کلی کے ہوتا ہی اگر پہنچے پانی ساری موہنہ مین اگر بہول گیا کلی کرنا پہر جب کہ یاد آوے تو کلی کرے اور نہ دوبارہ کرے غسل کو مگر دوبارہ ادا کری نماز فرض اگر پڑہی ہو اور نہ دوبارہ پڑہی اور ادا کری نماز نفل کو فصل گیارہوین بیچ بیان سنت غسل کے سنت یون ہی کہ پہلی ہات دہووی اور دور کری نجاست بدن سے اور وضو کرے مگر پانون کو نہ دہووے اور جاری کری پانی کو اوپر تمام بدن کی تین مرتبہ اور مکان غسل سے ہٹ کر پانون دہووی اور اگر ہووی پتہر یا چوکی یا مثل اوسکے کہ پانی مستعمل غسل کا اوپر اوسکے نہ جمع ہوتا ہو تو وہین پانون کو دہووے اور نہ اسراف کری پانی کو بیچ غسل کے اور نہ کمی کری اور نہ ٹپکا دوی پانی غسل کو بیچ برتن کے کہ جسمین پانی ہو اور نہ موہنہ کرے برہنہ طرف قبلہ کی وقت غسل کے اور ملے ہر عضو کو پہلی مرتبہ اور نہاوی ایسی جگہہ کہ نہ دیکہی کوئی ستر اوسکو اور نہ کلام کری کسی طور کا فصل بارہوین بیچ بیان مستحبات غسل کے مستحب یون ہی کہ پونچہی بدن کو چادر سے بعد غسل کے اور دہووی پانون کو بعد پہنے کپڑون کے اور پڑہی دو رکعت نفل مسئلہ نیت فرض نہین بیچ غسل اور وضو کے یہان تک کہ غوطہ مارا ایک شخص نے بیچ پانی جاری یا حوض بڑی کے یا تر ہوا تمام بدن اوسکا بیچ بارش کے اور کلی کری اور ناکمین پانی دیا تو پاک ہوا غسل سے مسئلہ جاننا چاہیے کہ غسل گیارہ قسم ہین اوسمین پانچ قسم فرض ہین ایک بعد حیض کے دوسرا بعد نفاس کے تیسرا بعد ملنے عورت اور مرد کے ساتہہ ڈوبنے سر ذکر کے چوتہی بعد نکلنے منی کے کود کر ساتہہ شہوت کے پانچوین بعد احتلام یعنے دیکہنے خواب کے اگر نکلی منی یا مذی اور چار غسل بطریق سنت ہین ایک جمعہ کا دوسرا عیدین کا تیسرا عرفہ کا چوتہا احرام کا اور ایک غسل مستحب ہے اور وہ غسل کافر کا ہی

جب کہ مسلمان ہو وہی ایک غسل واجب ہی وہ غسل میت کا ہی جاننا کہ نہین جائز ہی
نماز میت کی قبل غسل میت کی یا پہلی تیمم کے وقت نہ قادر ہونی پانی کے اور اسطرح ذکر کیا ہی
اسکو شمس الائمہ سرخسی نے بیچ شرح اپنی کے اور ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب محیط کے کہ کافر جنبی یعنی
حاجت ناپاکی پر جب کہ مسلمان ہو صحیح یہہ ہی کہ واجب ہی غسل اوپر اوسکی مسئلہ نہین جائز
ہی حیض اور نفاس والی اور جنبی مرد اور عورت کو پڑہنا قرآن شریف کا بقدر ایک آیت کی اور اگر
پڑہی کم ایک آیت سی یا پڑہی الحمد ساری ساتہہ نیت دعا کی یا پڑہی ساری آیت کہ وہ مشتمل
دعا کی ہی ساتہہ نیت دعا کی جیسا کہ ربنا آتنا فی الدنیا ساری آیت تو جائز ہی اور کہا
بعضون نی کہ مکروہ ہی اور کہا بعضون نی کہ نہین مکروہ ہی اور یہی صحیح ہی اور پڑہنا دعا
قنوت کا نہین مکروہ ہی بیچ ظاہر مذہب یاروں ہماری کے اور کہا امام محمد نی کہ مکروہ
ہی اور نہین مکروہ ہی جدا جدا پڑہنا قرآن کا اور تعلیم کرنا لڑکون کا جدی جدی حرفون کو اور
نہین جائز ہی واسطی جنبی اور حیض اور نفاس والی کو لکہنا قرآن شریف کا اور ذکر کیا بیچ جامع صغیر
قاضی خان نے کہ نہین مضائقہ جنبی کو یہہ کہ لکہی قرآن شریف یا توریت یا انجیل یا زبور جسطرح
سے کہ لکہی اوپر زمین کے اور نہ ہاتہ لگاوی اوسکو نزدیک ابو یوسف کے اور
نہین جائز ہی حیض اور نفاس والی اور جنبی کو چہونا قرآن شریف کا مگر ساتہہ
غلاف قرآن کے درست ہی اور نہین جائز ہی چہونا اوس [illegible] کا کہ جسمین
آیت قرآن شریف لکہی ہو مگر ساتہہ ہمیانی کے اور نہین جائز ہی ہاتہہ
لگانا اوراق اون کا کہ جسمین کہ لکہا ہو آیت قرآن شریف سے
اور نہین جائز ہی واسطی بے وضو کے ہاتہہ لگانا قرآن شریف
کا ساتہہ جولی قرآن شریف کی مگر جائز ہی ساتہہ غلاف قرآن کے
اور ورقون کو ساتہہ تہیلی کے اور چہونا ساتہہ آستین کے بہی درست
ہی نزدیک امام محمد کے اور مکروہ ہی نزدیک بعضی مشائخ کے اور یہہ ہی صحیح

اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کے کہ نہیں مضایقہ ہی ہاتھ لگانا قرآن اور جنبی
کا طرف لڑکون کی سبب وضو کے مگر جنب پر بہی کہ ہاتھ نہ لگاوی مگر ساتھ آستین کے
مسئلہ مکروہ ہی ہاتھ لگانا تفسیر قرآن اور کتاب فقہ کا مگر تفسیر
اور فقہ [illegible] واسطے کو ساتھ آستین کے ہاتھ لگانا جائز ہی اور مکروہ
نہیں ہی پڑہنا قرآن کا بی وضو کو بیچ ظاہر روایت کے مسئلہ جنبی نے
جس وقت کہ دہویا منہہ کو اور ہاتھ کو نہیں جائز ہی ہاتھ لگانا اور پڑہنا قرآن کا
کا سبب باقی رہنی ناپاکی کے اور مکروہ ہی پڑہنا توریت اور انجیل کا اور زبور کا
واسطی جنبی کے اور جس وقت کہ ارادہ کری کہانی اور پینی کا چاہی کہ ہاتھ اور منہہ
دہووے پہر کہاوی اور پیوی اور مکروہ ہی لکہنا قرآن کا اور نام اللہ کا اور
مکروہ ہی جانا بیچ جای ضرور کے اوس شخص کو کہ بیچ انگلی اوسکی کے انگوٹھی ہی کہ لکہی ہی
اوسمین کچہ آیات قرآن سی بسبب کہ ہوتی تعظیم کے مسئلہ نہیں جائز ہی جنبی کو اور حیض والی
نفاس والی کو کہ جاوی بیچ مسجد کے واسطی عبادت کی ہو یا واسطی جانی راہ کے
اور کہا امام شافعی نے کہ جائز ہی واسطی چلنے راہ کے مسئلہ اگر احتلام
ہوا بیچ مسجد کے تیمم کری اور نکل آوی اور اگر خوف ہو کسی دشمن کا
تو جائز ہی کہ بیٹہا رہی لیکن نماز اور قرآن نہ پڑہی فصل ستروین بیچ
بیان ارکان تیمم کے تیمم میں رکن ہیں اور شرطیں ہیں رکن یہہ ہین
کہ دونو ہاتہوں کو زمین پاک پر مارے ایکبار اور مسح کرے تمام منہہ کو
بال جمنے کی جگہہ سی ٹہوڑی کے نیچی تک اور کان کی لو سی دوسرے
کان کی لو تک پہر دوبارہ دونو ہاتہوں کو کہنیوں تک اسطرح پر کہ پہلی بائین
ہاتہہ سی داہنی ہاتہہ کو پہر داہنے ہاتہہ سی بائین ہاتہہ کو مسح کری اور
اگر ذرہ بہی کوئی عضو مسح سی باقی رہے تو تیمم درست نہوگا اس
مضمون کو روایت کیا ہی کرخی نے بعض علماء ہمارے سی اور یہہ [illegible]

کر ناہنون کو مسح کرے کہ پہلی بائین ہاتہہ کی چہنگلی اور پاس والی دو انگلیون سے اوپر ہونٹہ کی
سے ہتیلی ست داہنی ہاتہہ کی پیٹہہ کو اونگلیون کی سرسی کہنیون تک مسح کرے تب داہنے ہاتہہ
کی پیٹ کو انگوٹہی اور پاس والی اونگلی اور باقی ہتیلی سے مسح کرے اونگلیون کے سر تک
اور اسیطرح داہنی ہاتہہ سے بائین ہاتہہ کو مسح کرے یہہ مضمون محیط کا ہی اور روایت کیا ہی
حسن بن زیاد نی علما ہماری سے کہ ہین واجب ہے مسح کرنا تمام عضو کا یہانتک کہ اگر
خشک رہا عضو کم جو تہائی سے تو جائز ہی تیمم اوسکا پس موافق روایت حسن بیٹے
زیاد کے پہرانا انگوٹہی کا اور کنگن کا او خلال کرنا اونگلیونکا نہین واجب ہی اور موافق
روایت کرخی کے واجب ہی اور بہتر یہہ ہی کہ احتیاط کرے اور روایت ہی امام محمد سے
کہ اگر نہ مسح کیا پشت ہتیلی کو تو نہین جائز ہی اور جس شخص کے ہات کٹے ہوئے ہون مسح
کرے جگہہ کٹے ہوئے کو **فصل چودہوین بیچ بیان شرطون تیمم کے**
شرط تیمم کی نیت ہی پس نہین جائز ہی تیمم بغیر نیت کے اور اسیطرح کہ شرط
ہی طلب کرنا پانی کا جبوقت کہ غالب ہو گمان کہ یہان ہی پانی یا ہی وہ شخص بیچ
آبادی کے یا خبر دی اوسکو کوئی شخص پانی کے کہ یہان ہی تو واجب ہے طلب کرنا
پانی کا اوسکے نزدیک اور اختلاف اوس وقت مین ہی کہ نہین غالب ہے بیچ گمان اوسکی
کے کہ یہان پانی ہی یا نہ خبر دی اوسکو کسی نے کہ یہان ہی پانی یا وہ شخص جنگل مین
ہی نزدیک علما ہماری کے نہین واجب ہے وضو اوسکو بخلاف امام شافعی کے
اور اگر خبر دی اوسکو کسی آدمی نے کہ نہین ہی یہان پانی تو جائز ہی نزدیک شافعی
کے بہی اور شرطون تیمم سے یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال کرنے پانی سے بسبب بیماری
کے کہ خوف ہی بڑہ جانی مرض کا تو جائز ہی تیمم کرنا اوسکو مسئلہ ذکر کیا اسبیجابی
نے بیچ شرح اپنی کے کہ ایک شخص جنبی ہے اور اوپر تمام بدن اوسکی کے
یا اوپر اکثر بدن اوسکے کے زخم ہین یا دانہ چیچک کے ہین پس تیمم کرے اور نہین واجب
ہی اوس جگہہ کا دہونا کہ زخم اوپر اوسکی ہے اور یہہ ہی حکم ہی بیچ وضو کی جبوقت

که تمام اعضاء وضو یا اکثر اعضاء وضو کی زخمی هون تو تیمم کرے اور اگر هین کم اعضاء
وضو کے زخمی اور اکثر اعضا اچھے پس دہووے اچھے اعضاؤن کو اور مسح کرے
زخمی اعضا کو اگر نقصان نکرے مسح اور اگر نقصان کرے مسح اعضاء زخم کو تو پٹی
باندہی اور اوپر پٹی کے مسح کرے اور اگر نقصان نکرے دہونا زخم اعضا کو تو
نه مسح کرے بلکه دہوے ہی مسئله تندرست آدمی جسوقت که خوف کرے بیچ شہر کے
یہه که اگر نہاویگا جاڑا یا بیماری ڈالیگا اس صورت مین تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفه کی اور
اگر ہی جنگل مین تو تیمم کرے سبکی نزدیک مسئله ایک شخص نکلا واسطی مسافری کے
یا لکڑیان سمیٹنے یا گیا ایک گانون سے طرف گانون دوسرے کی جائز ہی واسطے
اوسکے تیمم جب که ہو پانی اوس سے دور بفاصله ایک میل کے اور میل کہتی هین
تین تہائی ایک فرسخ کو برابر ہی که نکلا ہو حاجت غسل مین یا بعد نکلنے کے ناپاک ہوا
اور اگر ہی اوس شخص کے پاس پانی پہر بہول گیا اوسکو اور تیمم کیا اور نماز پڑہی
پہر یاد آیا اوسکو پانی اور وقت نماز کا باقی ہے تو وہ دوباره نه پڑہی نزدیک امام
ابوحنیفه اور محمد کے اور امام ابویوسف کے نزدیک دوباره پڑہی لیکن اگر یاد آوی
بعد وقت کی تو دوباره نه پڑہی سبکی نزدیک اور اگر تیمم کیا اور نماز پڑہی اور پانی قریب
تہا اور اوسکو معلوم نه تہا اور نه اوسکو گمان تہا اس صورت مین تیمم جایز ہی اور اگر
اوسکی دوست کی پاس پانی موجود ہی تو نہین جائز ہی تیمم جب تک که اوس سے
طلب نکرے مگر جب که گمان غالب ہے که مانگی سے دیگا اور اگر گمان غالب ہے که مانگی سے
ندیگا نه مانگی اور تیمم کرکے نماز پڑہی اور نماز پڑہنے کے بعد اوس سے مانگا
اور اوسنے دیا اس صورت مین دوباره نماز پڑہی اور اگر نه دیا مگر ساتھ قیمت
کے دیتا ہی اور قیمت اوسکے پاس نہین ہی تو جائز ہی اوسکو تیمم سبکی نزدیک
اور اگر ہی پاس اوسکے مال زیاده حاجت سی اور بیچتا ہی وہ شخص نرخ بازار سے
یا کچھ زیاده نرخ سے تو نہین جائز ہی تیمم اور اگر بیچتا ہی بہت زیاده نرخ بازار سی

تو جائز ہی کہ تیمم کری اور نماز پڑہی اور حد زیادہ نرخ کی وہ ہی کہ جسکو نہ اندازہ کر سکین
جانچنی والی اور کہا بعضون نی کہ زیادہ قیمت دو چند قیمت کو کہتی ہین اور روایت ہی ابو
نصیر بن نصار سی کہ مسافر جسوقت ہی ایسی جگہہ کہ عزیز ہی پانی اوس جگہہ پس بہتر یہہ ہی کہ طلب کری
رفیق سے اور اگر طلب نکیا اور تیمم کیا تو بہی درست ہی اور اگر پانی عزیز نہین ہی اور نہ طلب کیا تو اس
صورت مین نہین درست ہی تیمم کرنا جیسا کہ بیچ آبادی کی ہی مسئلہ ایک آدمی کے پاس
پانی ہی زمزم کا بیچ زمزمی کی اور بند ہی مونہہ زمزمی کا اور لیجاتا ہی واسطی دینی تبرک لوگون
کے یا واسطے اچہا ہونی بیمارون کے نہین جائز ہی واسطے اوسکی تیمم اور اگر ہبہ کر دیا کسیکو تو بہی
نہین جائز ہی نزدیک علما ہمارے کی بسبب پانی قدرت کی اوپر پانی کے اور واپس کر سکتا ہی پانی
ہبہ کی ہوئے پانی کو اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے **سوال** اگر ہی پانی بیچ
کوئین کے اور نہین ہی پاس اوسکے ڈول اور رسّی کیا مانگنا واجب ہی ڈول اور رسّی کا
جواب نہین واجب ہی مانگنا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا پس نزدیک ابو حنیفہ کے
یہہ ہی کہ ٹہر جاوی آخر وقت تک جب خوف ہووی جاتی رہنی وقت کا پس تیمم کرے
اور نماز پڑہی اور نزدیک امام محمد کے اور امام یوسف کی یہہ ہی کہ ٹہر جاوی اگرچہ جاتا رہی
وقت اور یہہ ہی حکم برہنہ کا ہی کہ جسوقت ہووی پاس رفیق اوسکی کپڑا یعنی نہین واجب
ہی مانگنا کپڑی کا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا تو ٹہری آخر وقت نماز تک نزدیک
ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی ٹہرا رہی اگرچہ جاتا رہی وقت نماز کا
اور اجماع علما کا ہی اوپر اسکی ہی کہ انتظار پانی کا کری اگرچہ جاتا رہی وقت **مسئلہ**
جس شخص نے نہ پایا پانی مگر جہوٹا گدہی کا یا خچر کا پس وضو کرے اوس سے
اور تیمم بہی چاہی پہلے تیمم کرے چاہی وضو کرے لیکن بہتر ہی پہلے وضو
کرنا **مسئلہ** جس شخص نے نہ پایا پانی مگر جہوٹا گہوڑے کا اس صورت
مین امام ابو حنیفہ سنی چار روایت ہین ایک روایت سی مشکوک ہی ایک روایت
سے مکروہ ہی ایک روایت سی نجس ہے ایک روایت مین پاک ہی اور فتوے

اوپر پاک ہونے کے ہی مسئلہ جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نبیذ یعنی نچوڑا
ہوا پانی کھجور کا نزدیک ابو حنیفہ کے وضو کرے اور نزدیک ابی یوسف
کے تیمم کرے اور نزدیک امام محمد کے وضو بھی کرے اور فتوی اوپر قول
امام محمد کے ہی اور جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نچوڑا ہوا انگور کا نہ وضو کرے سبکے
نزدیک مسئلہ ایک شخص جنبی پہنچا اوپر دروازہ مسجد کے اور معلوم کیا
کہ پانی بیچ مسجد کی ہی اور نہیں پاس اوسکے کوئی شخص کہ مانگے اوس سے
پانی پس تیمم کرے اور داخل ہووے بیچ مسجد کے پس اگر نہ ملا پانی تیمم کرے پہر واسطے
نماز کے اور اسیطرح اگر تیمم کیا واسطے ہاتھ لگانے یا پڑھنے قرآن کے پس
اوس تیمم سے نماز جائز نہیں اور اگر تیمم کیا واسطے نماز جنازہ کے
یا سجدہ تلاوت یا نفلوں کی پس جائز ہی اس تیمم سے پڑھنا فرضوں کا بھی
مسئلہ بیچ جسوقت کہ ہوا کپڑے کو بیچ اسباب کے نزدیک
بعضی مشائخ کے وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا ہے اوپر یعنی نزدیک ابو حنیفہ
کے اور امام محمد کے جائز ہی اور نزدیک ابو یوسف کی نہیں جائز ہی اور
بعضوں نے کہا کہ نہیں جائز ہی اور یہی صحیح ہے اور روایت ہی امام
محمد سے کہ جائز ہی مسئلہ ایک شتر سوار کے کجاوے مین پانی
رکھا ہی اور وہ سبکے معلوم ہی اور اوسنے تیمم کیا اور نماز پڑھی
اگر رکھا ہی پانی اوسنے آپ یا رکھا ہی اور نے حکم اوسکے سے
پس بھول گیا پہر یاد کیا پانی کو بعد پڑھنے نماز کے پس
وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا ہی اوپر اوسکی اور اگر رکھا ہی
کسی نے بغیر حکم اوسکی کے نہ دوبارہ پڑھے سبکی نزدیک
مسئلہ تیمم کیا ایک شخص نے اوپر کنارے نہر جاری کی اور نہ
اوسکو اطلاع نہر کی نہین ہی پس وہ ہی اختلاف جو کہ ذکر کیا ہمنے اوپر اوسکے

مسئلہ اگر کفارہ قسم کا دیا ایک شخص نے ساتھہ روزہ کے اور اسکی ملک مین
غلام ہی یا کپڑا ہی یا کہانا ہی پس بہول گیا اوسکو صحیح یہہ ہی کہ نہین جائز ہی نزدیک ابو یوسف
کے کفارہ قسم کا ساتھہ روزہ کی اور مستحب ہے کہ دیر کری آخر وقت تک نماز کو اگر امید ہے
ملنے پانی کے نہ اتنی دیر کہ مکروہ ہووے وقت نماز کا اگر تیمم کری پہلی وقت مین تو درست ہی
نزدیک علماء ہمارے کے مسئلہ ایک شخص کے پاس پانی ہی اور خوف کرتا ہی کہ اگر
وضو کیا تو پیاسا رہونگا یا جانور میرا پیاسا رہیگا تو جائز ہے تیمم اوسکی تئین مسئلہ جو شخص
کہ قید ہوا اور پانی نہ پاوے اوسکو پس تیمم کرے اور نماز پڑہے اور جب قید سے چہوٹی قضا
کرے نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور نہ قضا کرے نزدیک ابی یوسف کی مسئلہ
قیدی بیچ شہر کفار کے اگر روکا جاوی وضو اور نماز سی پس تیمم کرے اور نماز
پڑہی ساتھہ اشارہ کے پہر جب کہ رہائی پاوے دوبارہ پڑہی مسئلہ مسافر
جسوقت کہ خوف کری چوروںکا یا ٹہگونکا اور نہین انتظار کرے ساتھہ والی اوسکی تو
جائز ہی اوسکو دیر کرنا بیچ نماز کے اور پڑہی غور سی ساتھہ اشارہ کی جسوقت
کہ چلتا ہی اور اسیطرح چلنے والا نہ پڑہی نماز جسوقت کہ چلتا ہو برخلاف بہاگی ہوئی
لڑائی کے وہ نماز پڑہی سواری پر ساتھہ اشارہ کی کہڑا ہو کہوڑا اوسکا یا چلتا ہو یا دوڑتا ہو
اگر پڑہی نماز سواری پر اشارہ سی بسبب خوف دشمن کے یا خوف درندہ یا بیماری یا
کیچڑ کے تو نہ دوبارہ پڑہی سبکی نزدیک اور قیدی جسوقت کہ پڑہی بیٹھہ کر پس دوبارہ
پڑہی نماز نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہ دوبارہ پڑہے نزدیک ابی یوسف

فصل پندرہوین بیچ بیان اوس چیز کی کہ جائز ہی ساتھہ اوسکی تیمم

جائز ہی تیمم اوس چیز سے جو جنس زمین سی ہی مثل خاک اور ریتہ اور پتہر اور ڈہیلا اور ہرتال
اور سرمہ اور چونا اور مردار سنگ اور زمین سخت اور گیرو اور جو چیز مثل اسکی ہو
نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہین جائز ہی تیمم اوس چیز سی کہ نہین ہے
جنس زمین سی جیسے چاندی اور سونا اور لوہا اور شیشہ اور گندم اور کل غلہ کہانی کا

اور اگر ہوا اوپر اون چیزون کی غبار تو جائز ہی تیمم کرنا اوپر غبار ان چیزون کے نزدیک
ابو حنیفہ کے اور ایک روایت سی امام محمد کے بھی جائز ہی مگر شرط ہی نزدیک ابو حنیفہ
اور امام محمد کے چہونا زمین یا جنس زمین کا اگر ہاتھہ لگایا پتھر کو اور نہ تہا اوسپر غبار یا ہاتھہ لگایا
زمین سیلی ہوئی کو اور نہ لگا بیچ ہاتھہ اوسکی کچھہ تو جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک
روایت سی نزدیک امام محمد کے بھی اور فرق درمیان پتھر اور چاندی اور سونے
کے یہہ ہی کہ چاندی اور سونا پیدا ہوتا ہی زمین سی مگر جنس زمین سی نہین ہے
اسواسطے کہ پگہلتی ہی آگ سی بخلاف پتھر کے کہ وہ نہین پگہلتا ہی آگ سی مسئلہ
تیمم جائز ہی اینٹہ سی مطلقاً نزدیک ابو حنیفہ کے اور امام محمد کے نزدیک جب جائز ہی کہ ہو
اینٹہ کوٹی ہوئی یا ہوا اوپر اوسکے غبار مسئلہ اگر تیمم کیا اوپر غبار کپڑی کے یا غبار
کسی اور چیز پاک کے یا اوڑا غبار اور پہنچا اوپر مونہہ اور ہاتہون کے اور ملا اوسکو
ساتھہ نیت تیمم کے تو جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے برابر ہی کہ میسر آوی
اور مٹی یا نہ میسر آوی اور نزدیک امام ابو یوسف کی نہین جائز ہی اگر میسر آوی اور مٹی
مسئلہ اگر تیمم کیا ساتھہ نمک کے اگر ہی نمک پانی سی تو نہین جائز ہی اور اگر ہی
نمک پہاڑ کا جیسا کہ نمک لاہوری تو جائز ہی اور اوپر اسی کے فتوی ہی اور کہا
شمس الائمہ سرخسی نے کہ نزدیک میری صحیح یہہ ہی کہ نہین جائز ہی نمک پہاڑی پر بہی
اسیطرح ذکر کیا اسکو بیچ محیط کے اور شور زمین یعنی رہ مثل نمک کے ہی اگر غالب
ہی تری بیچ رہ کے تو نہین جائز ہی تیمم اوس سے اور اگر غالب ہی خشکی بیچ اوسکے
تو جائز ہی اور ذکر کیا اسیجابی نے بیچ شرح اپنی کی کہ جائز ہی تیمم کرنا ساتہہ رہ کے
مسئلہ کیچڑ ہی مسافر کے برسنی پانی سے تر ہوئی اور زمین گہوڑی کا اور میسر آیا
اوسکو پانی کہ وضو کرے اور نہ میسر ہی اوسکو مٹی خشک کہ تیمم کرے پس لازم ہی
کہ لگا دی کیچڑا اوپر کپڑی اپنے کے اور خشک کری اوسکو پھر اوس سی تیمم کرے
اسواسطے کہ نہین جائز تیمم کیچڑ سی کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ نہ تیمم کری ساتھہ کیچڑ کے

اور اگر کیا تو بھی درست ہی مسئلہ جائز ہی تیمم ساتھہ چونہ کی اور پتھر اور مٹی
اور سرخ مٹی اور کچی دیوار اور پکی اینٹوں پر برابر ہی کہ دبا ہو اوسکی غبار ہو یا نہو اور
نہیں جائز ہی تیمم ساتھہ اوس سرخ مٹی کے کہ جسپر قلعی ہو رنگ یا شیشہ کی مگر جبکہ
غبار ہو اوپر اوسکے تو درست ہی مسئلہ اگر تیمم کیا اوپر ٹھیکری کے اگرچہ ہو ٹھیکری
مٹی خالص سے اور نہیں مشاغل ہی اوسمیں کوئی چیز سوا اسکی تو جائز ہی تیمم اوپر
اوسکے اگرچہ نہیں ہی اوپر اوسکے غبار اور اگر تیمم کیا اوپر راکھہ کے پس نہیں
جائز ہی اگرچہ وہ راکھہ ملی ہوئی ہی ساتھہ مٹی کے اگر غالب ہی مٹی اوپر راکھہ کے
تو جائز ہی اور اگر ہی غالب راکھہ اوپر مٹی کے تو نہیں جائز ہی اور اگر پہنچی نجاست
ساتھہ مٹی کے اور خشک ہوئی اور جاتا رہا اثر نجاست کا تو جائز ہی اوپر اوسکی
نماز اور نہیں جائز ہی اوپر تیمم سبب ظاہر روایت کی اور روایت کیا گیا ہی
علما ہماری سی کہ جائز ہی اور روایت اول کی صحیح تر ہی مسئلہ تیمم کیا
ایک شخص نے بیچ ایک جگہہ کے اور تیمم دوسری نے بیچ اوسی جگہہ کیا تو بھی
درست ہی اور ترکیب تیمم جنابت اور حدث اور میت کی ایک ہی اور اگر نماز پڑھی
ساتھہ تیمم کے پیچھے پایا پانی بیچ وقت کی نہ دوبارہ پڑھی نماز مسئلہ تندرست
آدمی بیچ شہر کے تیمم کری واسطی نماز جنازہ کے اگر خوف ہو جانی کا بیچ پہنچنے
نماز کا لیکن واسطی امام اور ولی میت کے نہیں درست ہی مسئلہ ایک
شخص نے وضو کیا پانی سے اور داخل ہوا بیچ نماز عید کے اور پھر ٹوٹا
وضو پس تیمم کرے اور پوری کری نماز عید کی نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا
امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ نہیں جائز ہی تیمم اور اگر خوف ہو جانی کا بیچ
وقت کے پس تیمم کری اور پوری کری اسکی نزدیک اور اگر خوف ہو جانی کا بیچ
وقت کے بیچ باقی نماز دون وقت کے پس تیمم کری بلکہ وضو کری اگرچہ جاتا رہی وقت
نماز کا اور اگر خوف ہو جانی کا بیچ جمعہ کا تو بھی وضو کری اور نماز ظہر کی پڑھی اور اگر تیمم کیا واسطی

مسئلہ تیمم بنانا ملتا ہی بیچ جسکے پس ہوئی پانی موجود وقت جسکے مسجد ہونے داخل یا قرآن کی پڑہنی ہاتہہ
فصل تیمم اوسکی واسطی جائز نہیں ہی موجود پانی کہ جانتا ہی مسافر وہ اور ہی تلوتہ لیا کیا حمام نے مسافر ایک
سولہوین بیچ بیان توڑنی تیمم کی توڑتی ہین وہ چیزین تیمم کو جو کہ توڑتی والی وضو کی
ہین اور توڑتا ہی تیمم کو دیکہنا پانی کا جسوقت کہ مقدور رکہتا ہو اوپر استعمال پانی کے اور اگر دیکہا
پانی کو بیچ نماز کی پس ٹوٹی نماز اوسکی اور اگر دیکہا جہوٹا گدہی کا یا نچوڑا پانی کہجور کا اور مقدور رہی
اوپر استعمال اوسکی پس ٹوٹی نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور اگر دیکہی دہوکا پانی کا اور گمان
ہوا کہ یہان پانی ہی اور گیا اور دیکہا دہوکی کو اور نہ پایا پانی کو پس ٹوٹ گئی نماز اور اگر شک
ہوا کہ پانی ہی یا دہوکا ہی اور گمان دونو طرف برابر ہی پس جائیگی کہ ٹہی جاوی نماز پس جسوقت
کہ فارغ ہوا نماز سی اور دیکہی پانی کو تو پہر وضو کری اور پڑہی نماز کو اور اگر نہین ہی پانی تو نہ پڑہی
مسئلہ مسافر نے جسوقت کہ پایا پانی بیچ مشک کے پس ٹوٹا تیمم اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو پانی بہت
پس دلیل پکڑی ساتہہ بہت پانی کے کہ واسطی وضو کی ہی اور واسطی پینی کے اور اسطرح حکم ہی اگر گذرا
ایک شخص اوپر پانی کے اور اوسکو نہین معلوم ہی یا سوتا ہی تو نہین ٹوٹا تیمم اوسکا اور اسیطرح اگر جانتا ہی
اور نہین قادر ہی اوپر اوترنی پانی کے بسبب خوف دشمن کے یا درندہ کے یا بیمار رہنی کے
جائز ہی تیمم اوسکا **مسئلہ** ایک شخص ناپاک ہی پس غسل کیا اور خشک رہی
جگہہ بدن کی ذرہ سی اور نہین موجود ہی پانی پس تیمم کری واسطی اوس جگہہ خشک
کے اور اگر پایا پانی بعد ٹوٹنی وضو کے دہووے اوس جگہہ کو اور تیمم کری
واسطی وضو کے جسوقت کہ ہووے پانی بقدر کفایت جگہہ خشک کے اور نہین
کفایت کرتا واسطی وضو کے یا کفایت کرتا ہو واسطی وضو کے اور نہین کفایت
کرتا ہی واسطی جگہہ خشک کے وضو کرے اور تیمم کرے واسطی خشک جگہہ
کے اور اگر کفایت کرتا ہی واسطی ایک کے اون دونوں سے تو
پہلی دہووے خشک جگہہ کو پہر تیمم کرے اور اگر ہی اوسکی
پاس کپڑا ناپاک پس دہووی کپڑے کو اور تیمم کری واسطی خشک جگہہ کے

مسئلہ تیمم والا امام ہو وضو والونکا تو جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے
اور نزدیک محمد کے نہین جائز ہی اور اسیطرح امام بیٹھکر نماز پڑہی ساتھہ مقتدی
کہڑے ہونیوالونکی پس جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے اور نہین جائز ہی
نزدیک امام محمد کے اور مسح کرنیوالا اوپر موزون کے یا پٹی زخم کے امام ہوا دہونے
والون اعضاؤن کا تو بالاتفاق جائز ہے اور ذکر کیا ہی بیچ مختصر اور شرح اسبیجابی
کے کہ نہین صحیح ہی امام ہونا اوس شخص کو بہتا ہی زخم اوسکا واسطے اون لوگون کے
کہ تندرست ہین اور نہین صحیح ہی امی کی امامت واسطے پڑہی ہوئے کے
اور امی اوسکو کہتے ہین کہ نہ جانتا ہو تین آیتین بہی اور نہین صحیح ہی امامت
برہنہ کو کپڑی پہنی والون کے اور اگر امام ہوا صاحب عذر واسطے صاحب عذر دیگر
یا امی واسطے امیون کے تو جائز ہی فصل ستر ہوین بیچ بیان اوس
پانیکی کہ جائز ہی اوسنی طہارت جائز ہی طہارت ساتہہ پانی مطلق پاک کے
مثل پانی بارش اور نہر جاری اور چشمہ اور کوئین اور دریا کے کہ دور ہوتی ہی
اوس سی نجاست حکمی ہو یا حقیقی اور نجاست حکمی اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر
مین کوئی نجاست نہ لگی ہوا ور حکم ہوا وسکو پاک کرنیکا جیسا کہ غسل کی حاجت
والا اور وضو والا ہی کہ اوسکو حکم نہانی یا وضو کا ہی اور نہین دور ہوتی نجاست
حکمی پانی مقید سی جیسا کہ پانی نچوڑا ہوا درختون اور پہلون اور تربوز اور
گاجر اور خربوزہ اور باقلہ اور شوربہ اور زعفران وغیرہ کا اور اسیطرح عرق گلاب
اور سرکہ اور پانی کہجور وغیرہ کا مگر جائز ہی ان پانیون سی دور کرنا نجاست
حقیقی کا بدن اور کپڑے سے اور نجاست حقیقی اوسکو کہتے ہین کہ جو ناپاک ہو
ظاہر مین ساتہہ حکم شرع کے جیسا کہ پیشاب وغیرہ اور پاک کرنی ہی نجاست
حقیقی کو بہنے والی پاک چیز اگر دور کرے ہی نجاست کو مانند دودہ اور سرکہ اور
جو چیزین کہ ذکر کیے گئے ہین اوپر اور مقید پانی اور اگر دہویا نجاست کو ساتہہ شہد

یا تیل کے یا روغن سے تو نہین پاک ہوتی اوسی نجاست حقیقی اسواسطی کہ یہہ چیزین
نہین نچوڑتی ہین نچوڑ نیسے مسئلہ جائز ہی طہارت اوس پانی سے کہ ملی ہی اوسمین
کوئی چیز پاک اور بدل دیا کوئی وصف وصفون اوسکے سی یعنی رنگ یا بو یا ذائقہ
مانند پانی رود کے ہوتی ہی سکے اور وہ پانی کہ ملی ہی اوسمین زعفران یا صابن یا سنجی
بشرطیکہ غالب ہووے پانی اوسپر اور نہ جاتا رہا ہوا وس پانی سے نام پانی کا اور پتلاپن
پانی کا یہہ حکم اوسکا مانند پانی مطلق کے ہی اور ذکر کیا بیچ کتاب جنایز
ناطفی کے کہ ایک شخص نے وضو کیا ساتہہ پانی نالہ کے اگر نہین ہی غالب
پتلاپن پانی کا تو نہین جائز ہی اور اگر غالب ہی پتلاپن پانیکا تو جائز ہی اور ذکر
کیا بیچ کتاب ملتقط کے جسوقت کہ ڈالا کسیس یا ہنکری بیچ پانی کے اور سیاہ
ہوگیا پانی اور باقی ہی پتلاپن اوسکا تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکی اگر ڈالے مازو
یا سنجی یا پات بیچ پانی کے اگرچہ بدل گئی رنگت یا بو یا ذائقہ اوسکا
تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکی اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کے اگر پکایا وے
سنجی یا باقلا اگر رہا پانی ایسی حالت پر کہ بعد ٹہنڈا ہونے کے نہ گاڑہ پن ہوا اور
نہ پتلاپن گیا اوس سے پس جائز ہی وضو اوس سے اور اگر نہ باقی رہا پتلاپن
تو نہین جائز ہی اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ اگر وضو کیا ساتہہ اوس پانی کے
کہ جوش کی گئی ہی بیچ اوسکے سنجی یا کوئی دوائی کہ علاج کرتی ہین اوس سے
آدمی پس جائز ہی وضو اوس سے جبتک نہ غالب ہووے دوائی اوپر پانی کے اور
اگر تر ہووے ٹکڑے روٹی کے بیچ پانی کے اگر باقی رہے پتلاپن پانی کا
تو جائز ہی اور اگر ہوا پانی گاڑہ تو نہین جائز ہی اور بیچ شرح قدوری کے
ہی کہ اگر ملے کوئی چیز پاک بیچ پانی کے اور نہ بدلا اوس سے نام پانی کا پس وہ
پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا ہی بدل گیا ہو رنگ یا نہ بدلا ہو پس اس مسئلہ مین کچھہ
اختلاف بیان نہین کیا ہی اور موافق اسی کے ہی کہ اگر بدل گیا ہو رنگ یا بو

یا ذائقہ بسبب ٹھہرنے پانیکی یا بسبب تیونکی تو جائز ہی طہارت ساتھہ اوسکی مگر جب غالب
ہو رنگ تیونکا تو حکم مقیدکا ہی اسیطرح اگر یقین ہو ساتھہ پاک ہونے پانی کے یا غالب ہووی گما
ساتھہ پاک ہونی پانی کے تو جائز ہی ساتھہ اوسکی طہارت اور اگر پایا پانی تہوڑا اور نہ یقین
ہو ساتھہ نجس ہونے پانی کے وضو اور غسل کری ساتھہ اوسکی اور نہ تیمم کری اوسیطرح جسوقت کہ پایا
بیچ حمام کے اور بیچ حوض حمام کی تہوڑا ہی پانی اور نہ یقین ہو نجس ہونے پانیکا پس غسل کرے
یا وضو کری اور نہ راہ دیکہی پانی جاریکی اور اسیطرح اگر گری بیچ پانی جاری کے کوئی چیز نجس مانند
مردار یا شراب کی پس نہیں نجس ہوگی جبتک کہ نہ بدلی رنگ یا بو یا ذائقہ اوسکا اور روایت
ہی امام محمد سی جسوقت کہ ڈالی شراب مٹکی سے بیچ دریا کی اور آدمی وضو کرتا ہی نیچی اوسکی پس درست
ہی جبتک کہ نہ بگڑا ہو وصف اوس پانیکا اور اگر بگڑا ہو تو نہیں درست ہی جبتک کہ نہ دور ہو جاوی
بگاڑ اوسکا **مسئلہ** جسوقت کہ بیٹہیں بہت آدمی اوپر کناری نہر کے اور وضو کریں
پس تو درست ہی اور یہہ ہی صحیح ہی اور ذکر کیا ناطقی نے کہ ایک بہتی ہوئی نہر ہی اور بیچ
اوسکے کتا مرا ہوا ہی اور روک رکہا ہی عرض آدہی نہر کا اور جاری ہوتا ہی پانی اوپر
اوسکی پس نہیں مضائقہ وضو کا اوس پانی سے جو جاری ہوکر جاتا ہی کتے کی اوپر سے
جبتک کہ بدل گیا ہو کوئی وصف اوس پانیکا یہہ روایت ابو یوسف سے ہی اور ابو حنیفہ
اور امام محمد کے نزدیک نہیں جائز ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب نوازل کے اگر جاتا ہی
پانی مردار چیز سے کم ملا ہوا اور بہتا جاتا ہی بہت سا تو جائز ہی اور اگر زیادہ پانی
مردار سے ملا ہوا ہی اور کم پانی جاتا ہی بہتا ہوا تو نہیں جائز ہی اور موافق اسکی ہی
پانی بارش کا جسوقت کہ بہتا ہی پانی پرنالہ کا چہت سی اور ہی اوپر چہت کے نجاست
پس پاک ہی پانی اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو نجاست قریب پرنالہ کی اور ہی کل پانی
یا اکثر پانی یا آدہا پانی کہ ملکر جاتا ہی اوس نجاست سے پس ناپاک ہی اور اگر ملکر جاتا ہی پانی
اوس نجاست سے کم آدہی سے تو جائز ہی بشرطیکہ رنگ اور بو اور ذائقہ نہ بگڑا ہو
اور اگر برسا مینہ اوپر چہت کی اور بہا پانی سوراخ چہت سے اگر مینہ برستا تہا اور نہیں تہما

پس پاک ہی پانی اور اگر تھما مینھ اور پھر بہا پانی سوراخ سے اگر ہی اوپر تمام چھت کے یا زیادہ آدہی چھت کی نجاست پس پانی نجس ہے اور اگر بہا پانی کم کم بہتا ہی تو چاہئے کہ وضو کرے ٹھہر ٹھہر کر کہ بہجا دی پانی مستعمل اور کہا بعضوں نے کہ کرے تا تہہ داہنا اپنا اوس طرف کو کہ آتا ہی پانی جس طرف سے **مسئلہ** جسوقت روکا گیا ہے پانی نہر کا اوپر سے اور پانی رہا بہتا اوسکا پس جسم کم بہا سکتا ہی بسبب کم ہی رہنا ہی جائز ہی وضو سا تہہ اوسکے اور جاری ہی پانی اوسکو کہتے ہیں کہ بہا لیجا وے تنکون اور پتون کو اور بعضون نے کہا کہ اگر اوٹھا وے پانی اور باقی رہی بہتا اوسکا پس اوسکا جائز ہی کہتے ہیں **مسئلہ** بیچ منتقی کے لکہا ہی کہ اگر ہی تہوڑے سی تہہ زمین نہر کی نجس اور بہا پانی اوپر اوسکے اگر اتنا پانی ہی کہ نہیں دکہائی دیتی تہہ زمین کی پس نہیں نجس ہے اگرچہ تمام تہہ نہر کی نجس ہوا اور اگر پانی نہر کا ٹہیرا ہوا ہی تو نجس ہے اور اگر پھر آیا پانی پاک نہر کا اوپر سے اور بہا پانی اوسکا پس پاک ہو گیا اور اگر وضو کیا اوس سے تو جائز ہی جسوقت تک نہ دکہلائی دی اثر نجاست کا **فصل**

اٹھارویں بیچ بیان پانی حوضون کے

اگر ایک حوض دہ در دہ گز سے ہی ساتھہ عرض اور طول کے اوسکو بڑا حوض کہتے ہیں پس وہ نہیں ناپاک ہوتا ہی گرنے نجاست سے اگر نہ ظاہر ہوا اثر نجاست کا خواہ نجاست دکہائی دیتی ہو یا نہ دکہائی دیتی ہو اور کہا علماء عراق نے کہ نجس ہوتا ہی وہ پانی جو گرد نجاست کے ہی بقدر حوض چھوٹے کے یعنی گرد اگرد نجاست کے پانچ گز سے پانچ گز تک نجس ہوتا ہی اور کہا علماء بخارا نے کہ حکم اوسکا مثل پانی جاری کی ہی اسواسطے کہ آسانی ہو خلق اللہ کو اور نکلتی ہیں اس اصل کے مسائل بہت سی **مسئلہ** جسوقت کہ دہ در دہ ہو بیچ حوض بڑے کے اور گرا پانی مستعمل بیچ حوض کے پھر لیا پانی اوس جگہہ سے بغیر جہکولنی پانی کے کہا بعضی علماء نے موافق قول ابی یوسف کے کہ نہیں جائز ہی اسواسطے کہ نزدیک ابی یوسف کے جہکولنا پانی کا شرط ہی اور کہا علماء بخارا نے کہ جائز ہی بغیر جہکولنی کی بہی واسطے آسانی خلق اللہ کی

مسئلہ جسوقت کہ ہوویں بہت سی لوگ وضو کرتے ہوئے بیچ حوض بڑے کی تو جائز ہی
اور بیچ اجناس ناطفی کے لکہا ہی کہ ایک شخص نہایا بیچ حوض بڑے کے پس جائز ہی
واسطے دوسرے کی کہ وضو کرے اوس جگہہ اور نہیں درست ہی واسطے کسی شخص کے
کہ وضو کرے اور نہا دی بیچ حوض بڑے کے قریب نجاست کے اور تحقیق یہ ہی کہ اگر
نجاست دکہلائی دیتی ہی تو نہیں جائز ہی اور اگر دکہلائی نہیں دیتی تو جائز ہی اور روایت
فقیہ ابو جعفر سے ہی کہ اگر وضو کیا بیچ اوس جگہہ کی کہ ہی وہان جہنڈ جمع سرکنڈونکا بہت
سا اور نکلتا ہی پانی ایکطرف سرکنڈونکے ساتہہ طرف دوسری کی تو جائز ہی اور اگر نہیں
نکلتا پانی دوسری طرف کو تو نہیں جائز ہی اور جمع ہونا سرکنڈونکا نہیں روکتا ہی پانی کو
جانی سے دوسری طرف کو اور اسیطرح ہی اگر وضو کیا بیچ پانی زراعت کے یا بیچ
حوض بڑے کی اور جمی ہوئی ہی کائی اوپر تمام پانی کے پس تحقیق کہا گیا ہی کہ اگر حرکت
کرتی ہی وہ کائی ساتہہ حرکت کرنے پانی کے تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکے اور
اسیطرح ہی اگر وضو کیا ہی ایک حوض سے اور جم رہی ہی برف ایسی کہ ٹوٹ جاتی
ہی ساتہہ حرکت کرنے پانی کے تو جائز ہی اور اگر جما اوسکا بہت سا ہی کہ ساتہہ
حرکت پانی کے نہیں حرکت کرتا تو نہیں جائز ہی اور اگر ہی جما اوسکا تہوڑا سا کہ حرکت
کرتا ہی تو جائز ہی مسئلہ ایک حوض ہی کہ جم گیا پانی اوسکا پس ایک جگہہ اوسمین
سوراخ ہوگیا پس گری نجاست اوسمین یا پیا پانی کتے نے اوس سوراخ سے
پہر وضو کیا ساتہہ اوس پانی کے کہ جو نیچی سوراخ کے ہی کہا نصیر بیٹے یحیی اور
ابو بکر اسکاف نے کہ نجس ہوا پانی اور کہا عبد اللہ بیٹے مبارک اور ابو حفص کبیر
بخاری نے کہ نہیں نجس ہے اگر ہی پانی نیچے برف کے دہ در دہ اگرچہ ہی پانی
ساتہہ برف کے ملا ہوا لیکن فتوی اوپر قول نصیر اور ابو بکر کے ہی اور اگر
ہی پانی جدا برف سے ہی تو جائز ہی نزدیک سبکے پس وہ مثل حوض چہت والی کے
ہی اور اگر سوراخ ہوا برف مین اور نہ چڑہا اوپر برف کے کتا اور پیا پانی اوس سوراخ

سے پس نجس ہوگا پانی سوراخکا نزدیک سب علما کے اور نہ پاک ہوگا پانی جب تک
کہ نہ نکالا جاوی کل پانی سوراخ سے اور اگر وضو کیا سوراخ برف سے اور نہ گرا پانی مستعمل
وضو کا سوراخ سے بیچ پانی کے تو جائز ہی چھوٹا ہو سوراخ یا بڑا ہو اور اگر نیچے سوراخ
کے بکری یا اور کوئی جانور او رمر گیا ہے اگر ہی پانی نیچے برف کے دہ در دہ تو نہین
ناپاک ہوگا اور اگر ہی کم دہ در دہ سے تو ناپاک ہو جاویگا کل پانی حوض کا مسئلہ ایک
حوض ہے کہ نیچے سے یعنی تہ زمین اوسکے سات گز سی سات گز ہی اور دہانہ حوض کا اوپر سی
دس گز سی دس گز ہی اور تھوڑا ہوگیا پانی اور رہ گیا سات گز سی سات گز پھر گری
بیچ اوسکے کوئی نجاست تو ناپاک ہوا اور اگر پھر آیا پانی بیچ اوسکے یعنی بھر
دہ در دہ ہوگیا اس صورت مین وہ پانی نجس رہا اور کہا بعضون نے کہ نہین رہا نجس قو
مسئلہ ایک حوض بڑا ہی اور پڑی ہی اوسمین نجاست اور پھر آیا اوسمین پانی اور
بھر گیا اور نہ نکلی نجاست اوسکی کہا بعضی علماؤن نے کہ نجس رہا پانی اور کہا بعضون
نے کہ نہین نجس ہی اور موافق اسی کے حکم دیا اکثر علما بخارا نے ذکر کیا ہی بیچ
ذخیرہ کے اور اگر داخل ہوتا ہی پانی ایکطرف سی اور نکلتا ہی دوسریطرف سے کہا ابو بکر
اعمش نے کہ نہین پاک ہوگا جبتک کہ نہ نکلی وہ چیز کہ جو ہی بیچ اوسکے تین دفعہ اور کہا بعضے
علما نے کہ نہین پاک ہے جبتک کہ نکلی دہ پانی کہ جو ہی بیچ حوض کے ایک مرتبہ اور کہا ابو جعفر
ہندوانی نے کہ پاک ہے اگرچہ نہ نکلی مثل اوس چیز کی کہ بیچ حوض کے ہی اور یہہ ہی اختیار
کیا صدر شہید نے مسئلہ مثلاً ایک حوض چھوٹا چار گز سے چار گز ہوا اور داخل ہوتا ہو پانی
بیچ اوسکی ایکطرف سے اور نکلتا ہو دوسریطرف سے اور وضو کیا ایک شخص نے
اگر پانی مستعمل وضو کا گرا بیچ اوسکی جائز ہی وضو اگرچہ ہی وہ حوض چار گز سے
چار گز یا کم اسواسطے کہ نہین ٹھہرتا پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکے بلکہ پھریگا گرد اوسکے اور
نکلجاویگا پس ہوا وہ پانی مثل پانی جاریکی اور اگر ہی حوض بڑا چار گز سی اور کم ہی دہ در دہ سے تو نہین
جائز ہی اسواسطے کہ پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکے ٹھہریگا پس نہوگا پانی مثل پانی جاری

اور نہین درست ہوگا وضو ساتہہ اوسکے مگر اوس جگہہ سے کہ داخل ہوتا ہی اور خارج
ہوتا ہی درست ہی مسئلہ ایک چشمہ پانی کا پانچ گز سے پانچ گز ہوا اور نکلتا ہی پانی اوس مین سے
آتی . دوسی کو حرکت دیتا ہی پانی اسمین سوئی وکو تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکی اور کہا قاضی امام نجم الدین نے
کہ اندازہ کرنی پانچ گز سے پانچ گز کی کچھہ حاجت نہین ہی بلکہ نکالی پانی مستعمل کو بسبب زور اپنی کے
فی الفور تو جائز ہی اور اگر نہ نکالی ساتہہ زور کے تو نہین جائز ہی مسئلہ وضو کرنا ساتہہ برف کی
حرکت بعض ہو گئی ہو اس طرح پر کہ قطرہ وضو کے اعضا وضو سے ٹپکین تو جائز ہی اور اگر قطرہ اعضاء
وضو سے نہ ٹپکین تو نہین جائز ہی بلکہ تیمم کری مسئلہ اگر ایک حوض کم ہی دہ در دہ سے عرض اور طول
مین اور پاک ہی اوسمین پانی اور کہودی گئی اوس سے ایک نہر چہوٹی واسطے جاری کرنی پانی کے پس
جائز ہی اوس سے وضو اور پہر جمع ہوا یہہ پانی دوسری جگہہ اور کہودی اوس سے اور نہر اور جاری
ہوا اوس سے پانی پس وضو کیا اوس سے جائز ہوگا وضو سبکا بشرطیکہ جگہہ وضو کی
مین ہر ایک کے فاصلہ ہو اگرچہ تہوڑا سی ہو ذکر کیا اوسکو بیچ محیط کی اور ذکر کیا ہی بیچ
نوادر معلی کے ابی معلی نے امام یوسف سے کہ پانی حمام کا مثل پانی جاری کے ہی یعنی اگر لگی ہی بیچ
ہاتہہ غسل کرنیوالی کے نجاست تو نہین نجس ہوئی کا اور اختلاف کیا بیچ اسکے پچہلے
علمانی اور کہا بعضون نے مراد اس سے وہ وقت ہی کہ جاری ہوتا ہی پانی ٹونٹی سے طرف حوض
کی اور اوس سے چلو لیتی ہین لوگ اور کہا بعضون نے کہ پانی حمام کا مثل پانی جاری
کے ہی مطلقاً واسطی ضرورت کی جیسا کہ پانی حوض چہوٹے کا مثل جاری کی ہے
واسطی ضرورت کے مسئلہ جسوقت کہ ہاتہہ ڈالا جنبی نے بیچ پانی کے
واسطی نکالنے پیالے کے اور نہین ہی اوپر ہاتہہ اسکے نجاست حقیقی پس
ناپاک ہوگیا پانی نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور نزدیک امام محمد اور ابو یوسف
رحمہ اللہ کے پاک رہا اور یہہ اصح ہی اور اگر ڈالا ہاتہہ بیچ پانی کے لڑکے
نے نہین نجس ہونے کا جو نہ لگی ہو ہاتہہ اونکی کو نجاست حقیقی اور اگر ڈالا
ہاتہہ لڑکون نے بیچ برتن کے بہتر ہی کہ نہ وضو کرین اور اگر کیا وضو تو درست ہی

مسئلہ حوض حمام کا جب ناپاک ہو پاک ہوگا جبکہ سب نکالا جاویگا پانی و میل اور اگر
ڈالا وضو کرنے والے نے سر اپنا بیچ برتن پانی کے ساتھہ نیت مسح کے یا موزہ اپنی ساتھہ نیت
مسح کے جائز ہی سبکے نزدیک اور نہ ہوگا پانی مستعمل نزدیک امام ابی یوسف کے اور امام محمد کے
نزدیک مستعمل ہو جاویگا

فصل اونیسوین بیچ بیان مسح کرنے موزون کے

مسح کرنا اوپر موزون کے درست ہی بموجب حدیث شریف کے اوس حدث کی کہ بعد اوسکے
واجب ہوتا ہی وضو کرنا جسوقت کہ پہنا ہو دونو موزونکو اوپر طہارت پوری کے پس واسطے مقیم
کے مسح ایکدن رات اور ایکدن کا ہی اور واسطے مسافر کے مسح تین رات دن ہین اول ابتدا
مسح کی وقت ٹوٹنی وضو کی ہی اور نہین اعتبار کیا جاویگا وقت وضو اور وقت موزون
پہننے کا مسئلہ اگر دہوئی دونو پاؤن اور پہنا موزونکو اور پہر پورا کیا باقی وضوکو
پہلے حدث سی تو جائز ہی مسح دونو موزون پر نزدیک علما ہمارے کے خلاف ہے
نزدیک شافعی کے اسواسطی کہ نزدیک علما ہمارے کی کفایت کرتا ہی کہ پہنا ہو اون موزونکو اوپر
طہارت کامل کے پہلے حدث سی مسئلہ اور طہارت ناقص عذر والے کے مانند مستحاضہ
کے ہی اور مستحاضہ اوسکو کہتی ہین کہ حیض و نفاس کے سوا خون آوے اور مثل اسکی جنکو
پیشاب اور ریاح اور نکسیر جاری ہو مسئلہ جسوقت کہ وضو کیا اور پہنا موزونکو پہلی جاری
ہونے پیشاب یا نکسیر یا مثل اسکے حکم اوسکا مثل تندرستونکی ہی اور اگر پہنا موزونکو ساتہہ طہارت
عذر کے یعنے بعد جاری ہونے پیشاب یا کسی اور عذر کے پس مسح کرے بیچ وقت
نماز کے فقط نزدیک علما ہمارے کے اور نزدیک امام زفر کے تمام کرے مدت مسح
موزون کی اور نہین جائز ہی مسح واسطے اوس شخص کے کہ واجب ہی اوپر اوسکی غسل
اس حکم مین مرد اور عورت برابر ہین اور مسح کرے اوپر کے رخ موزون کے انگلیون
ہاتہہ سی اور شروع کرے مسح کو سرا انگلیون پاؤن سی طرف ٹخنونکی اور فرض ہی بیچ مسح
موزونکی بقدر تین انگلیون ہاتہہ کے اور اگر شروع کرے مسح کو ٹخنی سی اور تمام کرے انگلیون تک
جائز ہی اور اگر مسح کیا موزونکی عرض پر تو بہی درست ہی لیکن یہہ سب صورتین خلاف سنت کے ہین اور طریق سنت کا یون

اونگلیونکو آگے موزون سے اور جدا رکھے ہتیلی کو اور کھینچے اون اونگلیون کو
پنڈلیون تک بار یکے اونگلیون کو ساتھہ ہتیلی سے اور کھینچے سبکو پنڈلیون
تک اور اگر مسح کیا ساتھہ اونگلیون سے اور خالی رکھا جڑ اونگلیون کو اور ہتیلی
کو پس نہین جائز ہی مگر جسوقت کہ ٹپکتا ہو پانی اور مستحب ہے کہ مسح کری اندر سے
رخ ہاتھہ سے اور اگر کیا اوپر سے رخ سے تو بھی درست ہی اور اگر مسح کیا نیچے
سے رخ موزون سے یا پیچہے ٹخنون سے یا طرف دونو پہلو پاؤن سے پس نہین
جائز ہی اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے کہ اگر وضو کیا اور مسح کیا
ساتھہ تری کے کہ باقی رہی ہے اوپر ہاتھہ کے بعد دہونی کے تو بھی جائز ہی
اور اگر مسح کیا سر اپنے کو اور پھر مسح کیا موزون کو ساتھہ تری پانی سے
تو نہین درست ہی اور اگر نہ مسح کیا موزون کو اور چلا بیچ گہاس تر کے
یا بیچ بارش کے اور تر ہو گئی موزے اگرچہ نیت نکرے تو بھی درست ہی
اور کہا بعضون نے کہ نہین درست ہی اسواسطے کہ خلیفہ ہی تیمم کا مسئلہ
جس شخص نے شروع کیا مسح کو اوس وقت مین کہ مقیم تہا پہر مسافر ہوا پہلی تمام
ہونے ایک رات دن سے صحیح ہی تمام کرنا تین رات دن کا اور جس شخص نے
شروع کیا مسح کو اور وہ مسافر تہا اور پھر مقیم ہوا اگر پورا ہوا اوسکا
ایک رات دن یا زیادہ تو اوتاری اون دونو موزون کو اور دہووے
دونو پاؤن کو اگر ہووے مسح کم ایک رات دن سے تو پورا کرے ایک رات
دن تک مسئلہ جس شخص نے کہ پہنا جرموق کو اوپر موزون کے پہلے مسح
کرنے موزون کے واسطے حفاظت موزون کے اور جرموق ایک نام
موزون کا ہی اور وہ باریک ہوتا ہی پس مسح کرے اوپر جرموق کے اور
اگر حدث ہوا بعد پہننے موزون کے پہلے پہننے جرموق کے اور مسح کیا اوپر موزونکے
یا نہ مسح کیا اور پھر پہنا جرموق کو پس نہ مسح کرے اوپر جرموق کے اور اگر

اوتار ایک جرموق کو بعد مسح کے چاہئیے کہ اوتار ے دوسرے جرموق کو بہی اور
مسح کرے اوپر موزونکی مسئلہ نہین جائز ہی مسح کرنا اوپر جرموقون ہٹی ہوئ
کے اگرچہ ثابت ہون موزے اوراسیطرح نہین جائز ہی مسح کرنا اوپر موزونکی
کہ پہٹا ہوا ہی بقدر تین اونگلیون چہوٹے پاؤن کے عرض اور طول مین اور اگر
کم پہٹا ہی موزہ تین اونگلیون سے تو جائز ہی مسح اوپر اوسکے اور اگر پہٹا ہی ایک موزہ
بقدر دو اونگلیون کے اور پہٹا ہی موزہ دوسرا بقدر ایک اونگلی کے یا دو اونگلی
کے تو جائز ہی مسح کرنا اور اگر پہٹا ہوا ہی ایک موزہ کئی جگہہ سی کہ اگر جمع کرین پہٹے
ہوئے اوسکے کو تو ہووے بقدر تین اونگلیون کے تو نہین جائز ہی مسح اوپر اوسکی
اور اگر دکہلائی دیوے انگوٹہا بقدر تین اونگلیون خورد کے تو جائز ہی اسواسطی کہ
جس وقت کہ ہو موزہ پہٹا ہوا قریب اونگلیون کے تو اعتبار ہی دکہلائی دینے
اونگلیون کا اور اگر ہی اور جگہہ تو اعتبار ہی اندازہ اونگلیونکا اور اگر پہٹا ہی موزہ
زیادہ تین اونگلیون سے اور دکہلائی دیتا ہی کم تین اونگلیون سے تو جائز ہی
مسح کرنا اور اگر پہٹی ہے سیون موزہ کی اور نہین دکہلائی دیتا کوئی چیز پاؤن سے
تو بہی جائز ہی اور اگر پہٹا ہی موزہ اسطرح پر کہ وقت کہڑے رہنی کے دکہلائی
دیتا ہی بقدر تین اونگلیون کے اور نہین دکہلائی دیتا وقت چلنی کے تو جائز ہی
مسح اوپر اور اگر دکہلائی دیتا ہی وقت چلنے کے اور نہین دکہلائی دیتا
بقدر تین اونگلیون کے وقت کہڑی رہنے کے تو نہین جائز ہی مسح اسیطرح ذکر کیا
بیچ کتاب محیط کے اور اگر پہٹا ہی موزہ اوپر ٹخنے کے کچہہ مضائقہ نہین
مسئلہ ایک شخص پہنے ہوئے ہی موزہ گہٹنے تک اور کہینچا اوسنی پاؤن
موزہ سے اگر نکلا ہی پاؤن اوسکا موزہ سے مقام پنڈلی تک پس جاتا رہا مسح
اوسکا اور اگر باہر آیا پاؤن اوسکا تہوڑا سا مقام اپنے سے تو روایت کیا
گیا ہی ابو حنیفہ سے کہ اگر نکلی ہی ایڑی اوسکی زیادہ آدہی سے تو جاتا رہا مسح

اوسکا اور صحیح بعضی روایت کی ہی کہ اگر انگلی تین پا یر سے اوسکے مقدار کی جگہ کو نہ پہٹ جاوے تم
جلنے سے تو جاتا رہا مسح اوسکا اور بعضی روایات میں ہی امام محمد سے کہ معتبر یہہ ہی کہ اگر پانو کے
پاؤن بیچ جگہہ قرار پکڑنے قدم کے تین انگشت سے کم ہو جاوی پاؤن نکلنے سے تو بہی نہیں
جاتا مسح اوسکا اور ساتہ اسکی فتوی دیا ہی بعضی علما نی اور بیچ کتاب صلوۃ ابی
جعفر اسفرائنی کے ہی کہ ایک شخص نے مسح کیا اوپر موزون کے پہر داخل ہوا پانی بیچ
موزہ کے اگر تر ہوا سارا پاؤن بیچ ٹوٹ گیا مسح اوسکا مسئلہ ایک شخص نے ایڑی
نکالی موزہ سے مگر انگلی جانب قدم کے اپنی جگہہ پر ہی اوسکو جائز ہی کہ مسح کری جبتک کی ایڑی
نکالی انگلی طرف قدم کی موزہ سے اور ذکر کیا بیچ فتاوی کی کہ اگر ہی صدر قدم کا بیچ جگہہ اپنی کے
اور ایڑی باہر نکلتی ہی اور اندر جاتی ہی تو نہیں جاتا مسح اوسکا اور اگر ہی موزہ ڈہیلا اوسکا
حتی کہ اوٹہاتا ہی قدم کو تو باہر آتی ہی ایڑی اوسکی اور جب کہ رکہتا ہی قدم کو تو اندر جاتی
ہی ایڑی بیچ جگہہ اپنی کے تو بہی نہیں جاتا مسح اوسکا مسئلہ اور مروی امام محمد سے یہی کہ سیا
ہوا ہی اندر موزہ کی کپڑا اور کچہہ ورشا ہی چمڑا موزہ کا اوپر مقدار تین اونگلیوں کی اور اسکو
اوسکا نہیں پہٹا تو باقی ہی مسح اوسکا مسئلہ نہیں جائز ہی مسح اوپر عمامہ اور ٹوپی کی بدلی سر کے
اور اوپر برقع کے بدلی مونہہ کی اور اوپر دستانون کے بدلی ہاتہوں کے مگر جائز ہی مسح اوپر پٹی کے
کہ باندہا ہی اوسکو بیچ وضو نے سبب ہونے زخم کے پہر اگر گری پٹی تو بی بغیر اچہی ہونے کے تو بہی
باقی رہا مسح اوسکا اور اگر گری پٹی بسبب اچہی ہونی زخم کے تو جاتا رہا مسح اوسکا اور مسح
کرنا اوپر پٹی کے کتنی طرح سے ہی ایک یہہ کہ اگر نہیں نقصان کرتا دہونا نیچی پٹی کے تو دہووے
اوسکو نیچے سے اور اگر نقصان کرتا ہی سرد پانی اور نہیں نقصان کرتا ہی گرم پانی دہووے
ساتہہ گرم پانی کے اور اگر نقصان کرتا ہی گرم پانی سے بہی دہونا زخم کو اور نہیں نقصان کرتا مسح اوپر زخم
کے تو مسح کری اوپر پٹی کے یہہ ترتیب واقعی شان کی ہی اور مسح پٹیون پر جب جائز ہی کہ زخم پر
ہو سکی یعنی ضرر کری پانی زخم کو اور اگر زخم پر نقصان نکرے تو نہیں جائز ہی اور کہا تاج الدین نے
یہی کہ یاد رکہے اس مسئلہ کو واسطی کہ غافل ہیں اس مسئلہ سے اکثر لوگ اور اگر

ترک کیا مسح کو اوپر پٹی کے اور نہیں نقصان کرتا تہا مسح اوپر پٹی کے تو جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ
کے اور نہیں جائز ہی نزدیک امام محمد کے اور امام ابی یوسف کی اور شرط ہی مسح کرنا اوپر ساری
پٹی کے نزدیک بعضون کے اور کہا بعضون نے کہ جسوقت مسح کیا اوپر پٹی کے زیادہ آدہی سے
تو جائز ہی اور اگر آدہی پر یا کم آدہی سی مسح کیا تو نہیں جائز ہی اور کفایت کرتا ہی مسح ایکبار
مرتبہ اور یہہ ہی صحیح ہی اور اگر باندہی ہوئی ہی اوپر عضو زخم کے اور نہیں ہی نیچی تمام پٹی
کے زخم تو جائز ہی مسح واسطی تابعداری زخم کے اور اگر کٹا ہوا ہی ایک پاؤن ٹخنی سے
یا کم ٹخنی سے پس فرض ہی دہونا جگہہ کٹی ہوئی کا پہر اگر دہویا جگہہ کٹی ہوئی کو اور پہر پہنی موزہ
پس جاننا چاہئی کہ اگر ہی کٹا ہوا اسقدر کہ باقی ہی ٹکڑا عضو کا بمقدار تین اونگلیون کے ظاہر قدم سے
یعنی آدہا قدم کٹا ہی اور آدہا قدم باقی ہی تو اس صورت مین درست ہی مسح اوپر موزہ کے
اور اگر باقی ہے قدم کم تین اونگلیون سے تو نہیں جائز ہی مسح اوپر اوسکے
بلکہ فرض ہے دہونا دونو پاؤن کا اسواسطی کہ فرض ہی دہونا کٹے ہوئی کا
اور اگر ہین کٹی ہوئین اونگلیان پاؤن کی اور مسح کیا موزہ پر اوس جگہہ
کہ ہے باقی پاؤن بقدر تین انگشت یا زیادہ کے تو جائز ہی اور اگر مسح
کیا اوس جگہہ پر کہ نہین ہی پاؤن اوس جگہہ بیچ موزہ کے تو نہین
درست ہوا مسح اوسکا اور اسیطرح اگر ہی موزہ بیچ پاؤن ایک
شخص کے ڈہیلا اور مسح کیا اوسنی اوپر اوس جگہہ کے کہ
ہے پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو جائز ہی اور اگر نہین ہے
پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو نہین درست ہی ٭

مسئلہ

ایک شخص نے وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی کے اور پہنی موزی

اور پھر حدث کیا پہلی اچھی ہونے زخم سے پھر وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی اور موزون کے اور پھر حدث کیا بعد اچھے ہونے زخم کے پس چاہیئے کہ وضو کرے اور نہ مسح کرے اوپر موزون کے اسواسطے کہ پہنا موزیکو اوپر طہارت ناقص کے ذکر کیا ہی اس مسئلہ کو بیچ شرح اسبیجابی کے اور اگر ہین پہٹے ہوئے پاؤن اور لگائی کوئی دوائی یا مرہم تو گذاری پانیکو اوپر دوائی کے اور مرہم کے اور نہین کفایت کرتا ہی مسح اور اگر پہٹے ہوئی ہین دونو ہات یا ایک ہات اور عاجز ہی وضو کرنی سے پس مدد چاہی غیر سے کہ وضو کرا وے اور اگر نہ مدد چاہی اور تیمم کیا تو جائز ہی نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور خلاف ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر نہ میسر آوی وضو کروانی والا تو جائز ہی تیمم سبکے نزدیک اور اگر مسح کیا اوپر جرابون کے تو نہین جائز ہی مسح نزدیک ابو حنیفہ کے جبتک کہ نہ ہوویں مجلدین یا منعلین اور مجلد اوسکو کہتے ہین کہ ہووے چمڑا لگا ہوا نیچے کے سرخ جراب کے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے کہ جائز ہی مسح جسوقت کہ ہون جرابین ثخینین کہ نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکے اور اوپر اسیکے فتوی ہی اور بیچ کتاب ذخیرہ کے کہا گیا ہی کہ رجوع کی ابو حنیفہ نے طرف قول امام محمد اور امام یوسف کے بیچ اخیر عمر اپنی کے اور ثخینین اوسکو کہتے ہین کہ سخت ہون جرابین ایسی کہ کہڑی رہین بغیر باندہے کے پنڈلیون پر اور نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکے اور جائز ہی مسح اوپر اون جرابون کے کہ بنائی گئی ہون ساتھ نمدون ترکیہ کے

فصل بیسوین بیچ بیان توٹنی وضو کے توڑتی ہی وہ چیز وضو کو جو نکلے آگے اور پیچھے سے اور اگر نکلے ذکر مرد یا فرج عورت سے ہوا بعد صحیح یہہ ہی کہ نہین توٹتا وضو اوسکا اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ محیط کے اور اگر نکلی ریح مفضات سے تو واجب ہی اوسپر وضو اور مفضات اوس عورت کو کہتے ہین کہ راہ قبل اور دبر اوسکے کی ایک ہو گئی ہو اور ذکر کیا بیچ جامع قاضی خان کے کہ مستحب ہے وضو کرنا اوسکو

مسئلہ اور اگر نکلی کیڑا یا کنکری راہ قبل یا دبر سے تو واجب ہی اوسپر وضو کرنا اور
اگر نکلے کیڑا مونہہ یا کان یا ناک یا کسی زخم سے تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اور مستحب ہے
کہ وضو کرے اور اگر حقنہ کیا اور نلی حقنہ کی خشک نکلی تو باقی ہی وضو اوسکا اور مستحب
ہی کہ وضو کرے اور اگر ڈالا گیا تیل بیچ سوراخ ذکر کے اور پہر نکلا تیل اوس سے
تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کے اور ٹوٹ گیا وضو اوسکا نزدیک
امام محمد کے اور امام یوسف کے اور اگر ڈالا تیل بیچ کان کے اور نکلا وہ
تیل پیچھے ایکدن کے ناک سے تو باقی ہی وضو اوسکا اور اگر نکلا وہ تیل مونہہ
کی طرف سے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر ڈالا پانی بیچ کان کے وقت
نہانے کے پہر نکلا وہ پانی ناک کی طرف سے پس باقی رہا وضو اوسکا مسئلہ
اگر رکہی روئی بیچ سوراخ ذکر کے بخوف نکلنے قطرہ پیشاب کے پہر نہ نکلا
قطرہ بسبب رکہنے قطنہ یعنی روئی کے پس باقی رہا وضو اوسکا جبتک کہ نہ ظاہر
ہو قطرہ اوپر قطنہ کے اور اگر غایب ہوا قطنہ بیچ ذکر کے اور بعد اوسکے باہر آیا
تر ہوکر تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر تر ہوکر نہ آیا تو باقی ہی وضو اوسکا اور اگر
روئی قطنہ کی اندر کیطرف سے تر ہی اور باہر کیطرف سے خشک تو نہین توڑتی
وضو کو اور یہہ ہی حکم ہی واسطے کرسف کے اور کرسف اوسکو کہتے ہین کہ
عورتین حیض والی تہوڑا سا کپڑا یا گودڑ لپیٹ کر بیچ فرج داخل کے رکہہ کر اوپر
اوسکے گدی رکہتین ہین واسطے احتیاط کے اور فرج داخل سوراخ فرج کو کہتے
ہین اور فرج خارج شگاف فرج کو کہتے ہین پس اگر گدی کرسف فرج داخل سے
یا گر گئی گدی فرج خارج سے اگر تر ہی گدی تو ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر خشک
ہی تو باقی ہی وضو پس مختصر یہ ہی کہ اگر کرسف سے تری باہر آوے فرج خارج
تک تو ناقض ہوگا وضو اور اگر باہر نہین آیا تو وضو کو نقصان نہین ہی اور گدی کہ اوپر
فرج خارج کے رکہی جاتی ہی اوسپر اگر تہوڑی سی بہی تری آوے گی تو توڑیگی

وضو کو یعنی واسطی کہ فرج خارج جسم باہر کا ہی اور فرج داخل جسم اندر کا ہی جب کہ تری باہر جسم کے آویگی تو توڑیگی وضو کو لیکن خوشی سوائے پیشاب اور پخانہ کی جگہہ سی باہر آویگی اوسمین ہماری علما سعید کے نزدیک تفصیل ہے جیسا کہ قی اور خون اور مثل اسکی پس اگر ہووی مونہہ بہر کے خواہ کہانا ہو خواہ پانی خواہ پت وضو ٹوٹ جائیگا اور بلغم خواہ پیٹ سے آوی خواہ دماغ سے وضو نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک اگر پیٹ سی آوی تو وضو جاتا رہتا ہی اور دماغ سے آوی تو نہین جاتا اور اگر خون تہوکا اور ہی رقیق اور آیا ہی دماغ سے تو وضو جاتا رہا اور اگر جما ہوا ہی تو نہین گیا بالاتفاق اور اگر صعود کیا خون نے پیٹ سی اور باہر نکلا اگر جما ہوا ہی نہین ٹوٹیگا وضو جب تک کہ مونہہ بہر کر نہ آوی اور اگر ہی رقیق پس نزدیک ابو حنیفہ کے توڑیگا وضو کو اگرچہ نہو مونہہ بہر کے اور نزدیک امام محمد کے جب تک نہ ہو مونہہ بہر کے نہین توڑتا وضو کو مسئلہ اگر قی کیا کہانا تہوڑا تہوڑا ایسے ایک جگہہ کے تو جمع کیجائیگی وہ قی بقدر مونہہ بہر کی کے تو نزدیک ابی یوسف کی حکم کرینگے ساتہہ توٹنی وضو کے اور کہا امام محمد نی کہ اگر جی متلایا اور نہ تہمی متلی تو جمع کی جائیگی قی مونہہ بہر کے اگرچہ کئی جگہہ کی ہووے اور حکم کیا جاویگا ساتہہ توٹنی وضو کے خلاصہ یہہ ہی کہ نزدیک امام یوسف کے اتحاد مجلس شرط ہی اور نزدیک امام محمد کے اتحاد سبب شرط ہی اتحاد مجلس اوسکو کہتے ہین کہ سب قی ایک جگہہ کے قی کی ہووے اگرچہ متلیان کئی ہون اور اتحاد سبب اوسکو کہتی ہین کہ متلی نہمی اگرچہ قی کئی جگہہ کی ہو مسئلہ اگر نکلا خون یا پیپ یا زرد آب بدن سی اور بہا مقام زخم سے تو ناقص کرتا ہی وضو کو اور اگر ہی خون وغیرہ اوپر مقام زخم کے اور نہ بہا مقام زخم سی تو نہین توڑتا وضو کو جیسے کہ ٹوٹا آنکہ آنا اور بہا اوس مے پانی یا پیپ یا خون اگر بہا وہ مقام زخم سے ناقض ہوا وضو اور نہیں بہا تو کچہہ نقصان نہین اور معنی بہنی کی یہہ ہی کہ ڈہلکی جگہہ اپنی سی اور اگر نہ ڈہلکا مقام زخم اپنی ست تو اوسکا حکم بہنے کا نہین ہی اور کہا بعضے علمائے کہ اگر ڈہلکا خون جگہہ اپنی سے

اور پہنچا اوس جگہہ پر کہ واجب ہی دہونا اوسکا بیچ وضو یا غسل کے تو ناقض ہوا وضو اور
اگر خون دماغ سی بہا طرف کان یا ناک کے اگر پہنچا اوس جگہہ کہ واجب ہی دہونا اوسکا
اور اگر نہ پہنچا دہونی کی جگہہ تو نہین ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر پونچھا خون سر زخم
سے ساتہہ روئی کے پہر نکلا پہر پونچھا یا ڈالی خاک اگر ہی خون ایسا کہ اگر نہ پونچھتی
تو بہہ جاتا جگہہ سے پس ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر اسقدر ہو کہ اگر نہ پونچھتین تو بہی
نہ بہتی تو رہا وضو اوسکا اور اگر تہوکا اور تہوک مین خون ملا ہوا ہی اگر غالب
ہی تہوک اوپر خون کے تو باقی ہی وضو اور اگر غالب ہی خون اوپر تہوک کے
تو واجب ہی اوپر اوسکے وضو کرنا اور اگر خون اور تہوک دونو برابر ہین تو بہی چاہیئے
کہ وضو کری واسطی احتیاط کے **مسئلہ** اگر چہل گیا ہو بدن اور دیکہا اوپر اوسکے
اثر خون کا تو نہین واجب ہی اوپر اوسکے وضو اور کہا بعضے علماء نے کہ رکہی اونگلی
یا آستین اوپر خون کی جگہہ کے اگر اثر ہو خون کا اوپر آستین یا اونگلی کے تو جاتا رہا
وضو اوسکا **مسئلہ** روایت ہی امام محمد سی کہ اگر کوئی آدمی بوڑہا اور دکہتی ہین آنکہین
اوسکی اور نکلتا ہی آنکہون اوسکی سے جیسیٹر بشکل پیپ کی پس چاہیئے اوسکو کہ وضو کری
واسطی ہر نماز کی **مسئلہ** جو شخص کہ ایسا زخم رکہتا ہو کہ نہ اچہا ہوی مثل ناسور کے یا دست
جاری ہون یا باؤ سرتی ہو یا سلسل البول ہو یا عورت کو استحاضہ ہو تو ایسی عارضہ والون
کو چاہیئی کہ ہر وقت واسطی نماز کے وضو کیا کرین اور پڑہین اوس وضو سے فرض
اور نفل جب تک کہ باقی رہی وقت اور جب وقت نماز کا گیا تو وضو بہی ساقط
ہوا اور اگر وضو کیا ایک عورت مستحاضہ نے بعد طلوع ہونی آفتاب کے
تو باقی رہا وضو اوسکا جب تک کہ نہ تمام ہووے وقت ظہر کا
خلاف ہی نزدیک ابی یوسف اور زفر کے لیکن ضرور ہی کہ باندہی رکہی
لیتری کو واسطی کمتی کرنی نجاست کی اور اگر پہنچی نجاست اوپر کپڑی کے زیادہ
درہم سی پس لازم آیا اوسکو دہونا جب جاتی کہ نہ لگی نجاست

دوبارہ اور اگر جانتا ہے کہ وہ کپڑا پھر نجس ہوگا تو نہ دھووے اور یہہ ہی قول لیکن
اور صاحب عذر کی جسوقت کہ ونکا خون کو ساتھ علاج کے روکے تو وہ صاحب عذر نرہا
جیسے کہ فصد والا مسئلہ اور اگر حیض والی عورت نے گدی رکھہ کر خون کو روکا
تو وہ صاحب عذر ہی لازم ہے اوسکو رکھنی روزہ اور نہ پڑھنی نماز مسئلہ
اگر ایک شخص کے اوپر بدن کی دانہ چیچک کے ہین اور بعضی دانون سے
پانی جاری تہا جب کہ وضو کیا اوسنے پھر پھٹے اون دانونسے جاری ہوا پانی
کہ پہلی اونہون سے نہین جاری تہا تو اس صورت مین ٹوٹ گیا وضو اوسکا مسئلہ
پس اگر جاری ہے خون نکسیر کا ایک نتھنہ سے اور بند نہین ہوتا اب اوسنے
بضرورت نماز کے وضو کیا پھر جاری ہوا دوسرے نتھنہ سے خون ٹوٹ گیا
وضو اوسکا مسئلہ ایک شخص کے تئین ایک عذر ہے مثلا جاری ہے
خون ایک مقام سے پھر تھم گیا اور اوسنے وضو کیا واسطے اور حدث کے کہ جسمین
کوئی عذر نہ تہا اور پھر جاری ہوا خون اوس عذر پہلی سے پس لازم آیا اوسپر
وضو کرنا اور جسوقت کہ تھم جاوے خون بیچ ایک وقت ساری نماز کے پھر آیا
وہ خون اوسکو تو نہین رہا صاحب عذر اور جسوقت نکلا خون ناک سے ایک لختہ
جما ہوا خون کا پس نہین ساقط ہوویگا وضو اوسکا اور اگر آیا قطرہ پتلی خون کا تو
ٹوٹ جائیگا مسئلہ اگر ایک چچڑی نے چوسا کسی عضو کو اور پھر گئے
خون سے وہ چچڑے اگر ہی وہ بڑے چچڑ سے تو ٹوٹ گیا وضو اگر
ہے چھوٹی چچڑے نہین ساقط ہوا مسئلہ ایک جونک لگائے
گئے اوپر عضو کے اور اتنی بھری خون سے کہ گمان کامل ہو کہ جب
چھٹائی جائیگی وہ جونک تو جاری ہوگا خون عضو سے تو اس صورت
مین ٹوٹ جائیگا وضو مسئلہ اور مکہی اور مچہر جسوقت کہ چوسے خون اور
پھر جاوے تو نہین ٹوٹتا وضو اور خون اور قے اسقدر کہ نہین توڑتی وضو کو

پس نہین ہی نجس اور نہین منع کرتی نماز کو اگلی کہڑے سی اگرچہ بہت ہو مسئلہ اگر سویا ایک شخص اور پہلو کے یا تکیہ یا گہٹنہ لگا کر یا کسی اور چیز پر کہ نکال لینے اوسکی سے گر پڑے تو ٹوٹ گیا وضوا وسکا مسئلہ اگر سویا بیچ نماز کے کہڑا یا بیٹہا یا سجدہ مین یا رکوع مین پس نہین ہی اوپر کہ وضو کرے مسئلہ اگر سویا باہر نماز کے اوپر صورت سجدہ کے تو بیچ اوسکے اختلاف علماء کا ہی یعنی بیچ ظاہر مذہب کے یہہ ہی کہ ٹوٹ گیا وضوا اور اگر سویا بیٹہکر تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا ذکر کیا اوسکو امام محمد نے بیچ کتاب صلوٰۃ کے لیکن صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہا وضوا وسکا اور اگر بیٹہے ایڑیون پر اور سیدہا اور جدا اسکے بیٹا کو رانسے تو وضو نہین جاتا مسئلہ اگر سویا اسطرح پر کہ بیٹہا چوتڑ پر اور کہڑی کئے دو نون گہٹنے اور ڈالا ایک کپڑا بیچ کمر کے اور لپٹیا دو نون لیونکو آپس مین تو بہی نہین ساقط ہو ویگا وضو اور اگر بیٹہا اسطرح اور رکہا سر کو اوپر دونو گہٹنون کے تو بہی نہین جاتا وضو اور اگر سویا چار زانو تو نہین ٹوٹتا وضو اور اگر سویا اور چوتڑ رکہے زمین پر اور دونو پانون نکال دے ایکطرف تو بہی وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر گر پڑا سونے والا اور جاگ اوٹہا پہلے گرنے زمین سے تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اور اگر جاگا پیچہے گرنے کے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا مسئلہ اگر ایک شخص اوپر پشت ننگی جانور کے سوار ہی اور سوتا چلا جاتا ہی اگر چڑہاؤ زمین پر یا ہموار زمین پر جاتا ہی تو وضو اوسکا قایم ہی اور اگر اوتار زمین پر جاتا ہی تو وضو ٹوٹ گیا اور جو پالان وغیرہ کیا ہوا ہی تو تینون صورتون مین وضو نہین گیا مسئلہ اگر ایک شخص بیہوش یا مجنون یا نشہ سے مست ہوا پس ساقط ہوا وضو اوسکا اگرچہ تہوڑی دیر رہی اور تعریف نشہ کی یہہ ہی کہ نہ پہچانے مرد کو عورت سی اور آسمان کو زمین سے اور کہا بیچ محیط کی کہ جسوقت فرق ہووے بیچ چلنے اوسکے کے پس وہ نشہ مین ہی مسئلہ توڑتا ہی قہقہہ نماز اور وضو کو بیچ نماز رکوع اور سجود والی کے خواہ جانکر ہو خواہ از خود بہو مسئلہ

اگر قہقہہ مارا بیچ نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت یا سجدہ سہو کے تو نہیں ٹوٹتا وضو
مسئلہ اگر سو گیا بیچ نماز کے اور قہقہہ مارا پس ٹوٹ گئی نماز اور قائم رہا وضو اوسکا
یہہ ذکر کیا ہی بیچ کتاب اصل کے اور کہا بیچ محیط کے کہ ٹوٹ گئی نماز اور وضو اور اسیکو اختیار
کیا علماء متاخرین نے اور قہقہہ مارا لڑکے نے بیچ نماز مطلق کے نہیں ٹوٹتا وضو مسئلہ
اور ضحک توڑتا ہی نماز کو اور نہیں توڑتا وضو کو اور تبسم نہیں توڑتا وضو کو مسئلہ اور ضحک
توڑتا ہی نماز کو اور نہیں توڑتا وضو کو اور تبسم نہیں توڑتا وضو اور نہ نماز کو اور قہقہہ اوسکو
کہتے ہین کہ ظاہر ہوا اوس سے قہقہات اور ہی اور سماعت کری اوسکو آپ اور پاس والا اور
کہا بعض نے کہ جو وقت ظاہر ہوان کھلیان دانت کی اور بند ہو جای پڑھنی سے اور تبسم اوسکو
کہتے ہین کہ نہ سنائی دیوی آواز اپنی تئین نہ اور دوسری کو اور ضحک اوسکو کہتی ہین
کہ سنائی دیوی اپنی تئین اور نہ سنائی دیوی دوسری کو مسئلہ مباشرت فاحشہ
توڑتی ہی وضو کو نزدیک ابو حنیفہ کے اور ابو یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کی اور
مباشرت فاحشہ اوسکو کہتی ہین کہ عورت اور مرد برہنہ آپسمین لپٹین اور شرمگاہین دونو
کی لگجائین اگرچہ کچھ نہ نکلی مسئلہ چھونے ذکر سے اور مساس کرنی عورت سے اور کہائی
چیز نکالی ہوئی آگ کی سی نہین ٹوٹتا وضو نزدیک علماء ہمارے کی اور خلاف ہی شافعی کے
مسئلہ اگر حجامت بنوائی یا ناخن کتروائی بعد وضو کے تو نہیں واجب ہے دوبارہ کرنا
وضو کا اور نہ واجب ہے اوس جگہہ کا دہونا مسئلہ اور جس شخص کو یقین غالب ہو کہ
وضو ہی اور شک ہو کہ وضو نہیں ہی پس نہ وضو کری اور اگر شک ہو بیچ وضو کے
پس چاہئی کہ وضو کری اور شک اوسکو کہتی ہین کہ دونو جانب برابر ہوں بیچ عدم
اور وجود کی اور جس شخص کو شک ہو درمیان وضو کے خشک ہنی بدن کا پس چاہئے
کہ دہووی اوس بدن کو اور جس شخص کو شک ہو بعد تمام ہونی وضو کے پس نہ دہووی
اوسکو جب تک کہ نہ یقین ہو

فصل اکیسوین بیچ بیان احکام نجاست کے

نجاست اوپر دو قسم کے ہی ایک نجاست غلیظہ اور دوسرے نجاست خفیفہ پس نجاست غلیظہ

مثل پیشاب اور پیخانہ اور خون اور شراب اور کتا اور گوشت پوست اور کل اجزا خنزیر
یعنی سور کے اور گوشت حرام جانور دنکا جب تک کہ نہ ذبح کی جاوین ساتھ بسم اللہ کے اور
اگر ذبح کیا ہو ساتھ بسم اللہ کے تو اس صورتمین او پر گوشت اور پوست اونکی کے نماز جائز ہوگی
خواہ دباغت کی گئی ہون یا نہ ہون مگر سور جو ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کی تو بھی نہین
پاک ہوگا اور اگر رنگا پوست سور کو یعنی دباغت کیا پس ظاہر روایت علما ہماری سے
یہہ ہی کہ اب بھی پاک نہین ہوا اور اوپر اسکی ہین عام مشائخ لیکن نوادر روایت
ابی یوسف سے بھی کہ پاک ہوگئی کہال اوسکی دباغت سے اور جائز ہی بیچنا اوسکا
مسئلہ اور گوبر اور لید گہوڑیکی داخل ہے بیچ نجاست غلیظہ کے نزدیک ابی حنیفہ کے
اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی نجاست خفیفہ ہی اور بیچ غنیۃ الفقہا کے
لکھا ہی کہ پیشاب گدہی کا اور چرکین مرغی اور بط کی نجاست غلیظہ ہی مسئلہ
نجاست خفیفہ مانند پیشاب اوس جانور کی ہی کہ حلال ہی گوشت اوسکا اور بیٹہہ
اوس جانور اوڑنے والی کی کہ حرام ہے گوشت اوسکا نزدیک
ابو حنیفہ کے اور یہہ ہی روایت فقیہہ ابو جعفر ہندوانی کی
اور کہا امام محمد نے یہہ دونو پاک ہین تمّ

مسئلہ

اور پیشاب بلی کا بیچ ظاہر مذہب کے نجاست غلیظہ سے
ہے اور چرکین یعنی بیٹہہ اون جانورون اوڑنے والون کی
کہ حلال ہے گوشت اونکا سوای مرغی و بط کے پاک ہی نزدیک
علما ہماری کے مثل کبوتر اور چڑیا اور مثل ان جانورون کے اور بیٹہہ
ان جانورون کی اگر پڑے بیچ پانی کے تو نہین ناپاک کرتی پانی
کو اسیطرح مینگنی جو ہے بکری کی اگر گرے بیچ پانی کے تو نہین
ناپاک کرتی اگر ہووے تہوڑی سے واسطی آسانی خلق کے

اور اگر انڈا مرغی کے پیٹ سے نکلتے ہی گرا بیچ پانی یا شوربے کے تو نہیں ناپاک کرتا
اور اسیطرح بچہ بکری کا اور کہیں جسکو پوٹی کہتی ہیں اگر نکلے بکری کا مری ہوئی سے
اور گری پانی میں تو وہ ناپاک نہیں کرے **مسئلہ** اور پانی مستعمل وضو اور غسل کا
نجاست خفیفہ ہی اور نزدیک امام محمد کے پاک ہی لیکن اور کو پاک نہیں کرتا اور فتوی ہی
اوپر قول امام محمد کے ہی اور پانی مستعمل اوسکو کہتے ہیں کہ جسنی حدث کو دور کری یا ساتہہ
ارادہ عبادت کے استعمال اوسکا کیا ہو **مسئلہ** اگر عورت نی دہویا دیگچہ یا پیالہ اسواسطے
واسطے جو پانی میں ملی یا آٹے کے تو وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا بلکہ وہ پاک ہے اور پاک
کرتا ہی **مسئلہ** تمام پوست یعنی کہال انجانوروں کی جو دباغت کی گئی ہو تو جائز ہی نماز
ساتہہ اونکی سجہا کہ ہو یا اوڑہ کر اور چمڑے اونکی سے بنانا ڈول اور مشک وغیرہ کا
بہی درست ہی مگر پوست سور کا بسبب نجاست کے اور پوست آدمی کا بسبب بزرگی کے
اور ذکر کیا اسفیجابی نے بیچ شرح اپنی کے کہ جو جانور کہ ذبح کیا جاوی ساتہہ بسم اللہ
کے پاک ہوگی جلد اوسکی اور چربی اور کل اجزا اوسکے سوای خنزیر کے خواہ وہ جانور
حلال ہو خواہ حرام **مسئلہ** اور چمڑا آدمی کا جبکہ گری بیچ پانی کے بقدر ناخن کے
تو ناپاک ہوگا پانی اور اگر ناخن گری تو کچہ مضائقہ نہیں اور بیچ خاقانی کے لکہا ہی
کہ جس جانور کا جہوٹا نجس ہے نہیں پاک ہوتا گوشت اور چربی اور پوست اوسکا بسبب
ذبح کرنیکے اور روایت ہی امام محمد سے کہ جلد کتے اور گرگ یعنی بہیڑیے کی پاک
ہوتی ہی ساتہہ ذبح کرنے کے اور پٹہے جانور مردہ کی اور ہڈیاں اور سینگ
اور پشم اور بال اور پر اور سم پاک ہیں اگر نہ ہو وی اوپر اونکے چکنائی اور جلد فیل
یعنی ہاتہی کے پاک ہوتی ہی دباغت سی اور ہڈیاں اوسکی پاک ہیں پس جائز ہی
بیچنا اوسکا لیکن نزدیک امام محمد کے نہیں درست ہی بیچنا ہی اسواسطے کہ نجس العین
ہی مثل خنزیر کے **مسئلہ** روایت ہی امام محمد سی کہ اگر ہو وی بیچ گردن عورت
کے ہار یا گہونگرو یا دانتوں شیر یا لومڑی یا کتی کا تو جائز ہی نماز اوسکے بخلاف

آدمی اور سور کی اوس سے نماز درست نہین ہی اور ذکر کیا شیخ اجل اسہان کی نی بیچ
شرح ادبی کے کہ پوستین جسوقت کہ لایا ایک شخص شہر کفار سے بیچ شہر اسلام
کے اور معلوم ہوتا ہی یہہ کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھہ چربی مردہ کے تو نہین جائز ہی
نماز اوسپر جبتک کہ نہ دہوئی جاوی اور اگر جانا گیا کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھہ
چیز پاک کے تو درست ہی نماز اوسپر اگرچہ نہ دہووی اور اگر شک ہو تو بہتر ہی کہ دہووی
اوسکو اور دباغت اوپر دو قسم کے ہی ایک دباغت حقیقی اور دوسری دباغت حکمی
حقیقی یہہ ہی کہ دباغت کیجاوی ساتھہ چیز پاک کے مانند پہلیون کیکر اور زمین شور
اور نمک اور مثل اوسکے اگر پہنچا پانی بعد دباغت حقیقی کے پس نہین عود کرنی کی
نجاست اور دباغت حکمی یہہ کہ پاک کی جاوی ساتھہ مٹی یا سورج کے یا خشک کیا ہو
ہوا سے پھر اگر وہ تر ہو گئی تو اوسمین امام حنیفہ سے دو روایتین ہین بیچ ایک
روایت کے یہہ ہی کہ عود کرنیکی نجاست اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ نہین عود
کرنیکی اور یہی حکم ہی بیچ اوس کپڑے کے کہ لگی ہو اوسکو منی اور پھر کہرچ لئے
چہٹائی ہو اور یہہ ہی حکم ہے زمین کا جسوقت کہ خشک ہو گئی ہو نجاست اور یہی حکم
ہی کوئین کا جسوقت کہ نجس ہوا پہر خشک ہو گیا پہر آگیا پانی تو اس صورتمین ایک روایت
کرتی ہی نجاست اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ نہین عود کرتی نجاست
اور صحیح یہہ ہی کہ عود کرتی ہی نجاست بیچ منی کے اور نہین عود کرتی نجاست بیچ
زمین کے اور کوئین وغیرہ کے اور بیچ فتوی قاضیخان کے ہی کہ ظاہر یہہ ہے
کہ عود کرتی ہی نجاست بیچ کوئین کی اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ نہین عود کرتی ہی
ہرگز اور عود کہتے ہین پہر آنے کو

فصل بائیسوین بیچ بیان کوئین کے

اگر گرے بیچ کوئین کے نجاست پس کہنچا جائیگا کل پانی اوسکا تو پاک ہو جائیگا اور
اگر گرا بیچ کوئین کے چوہا یا چڑیا اور مانند اوسکے اور مر گیا تو کہینچی جائینگے اوس سے
بیس ڈول سے تیس ڈول تک اور اگر مرا بیچ کوئین کے کبوتر یا مرغی نکالی جائینگے

اوس سی چالیس یا پچاس ڈول اور اگر مری بکری یا کتا یا آدمی نکالا جاینگا اوسکے سارا پانی اور اگر نکلا بیچ کوئیں کے کتا یا سور جیتا اگرچہ نہیں ڈوبا موہنہ اوسکا بیچ پانی کے لیکن ناپاک ہوا پانی اوسکا اور جو حیوان نکلا کوئیں سے جیتا اور ڈوب گیا تہا موہنہ اوسکا اگرچہ ہی جہوٹا اوس جانور کا پاک پس نہیں ہی وضو کرنی اوس سے واسطی جہتا ہوا کے اور اگر وضو کیا تو درست ہی اور اگر جہوٹا ہی اوس جانور کا نجس پس کہینچا جائیگا کل پانی اوسکا اور اگر ہی جہوٹا اوسکا مکروہ کہینچنا حکم اوس بیچ بیس ڈول اور اگر ہی جہوٹا اوسکا مشکوک کہینچا جائیگا کل پانی کوئین کا اسیطرح روایت کی گئی ہی امام ابو یوسف سی بیچ فتاوی قاضی خان کے اگر پہول گیا یا پہٹ گیا جانور چہوٹا یا بڑا کہینچا جائیگا کل پانی کوئین کا اور اگر مری ایک چڑیا یا چوہا اور نہیں معلوم کہ کب گری ہی اور پہولی ہی اور نہ پہٹی ہی دوبارہ پڑہنی چاہئی نماز ایک رات دن کی اور اگر پہٹ گیا ہی یا پہول گیا ہی تو دوبارہ پڑہی نماز تین رات دن کی اور دہوئی جاوین وہ چیزین کہ جنکو وہ پانی لگا ہی نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا امام محمد اور ابی یوسف نی کہ نہ پڑہنی چاہئی دوبارہ کوئی نماز جب تک کہ معلوم ہو کہ کب گری ہی اور جسوقت کہ گری بیچ کوئین کے ایک مینگنی یا دو مینگنیان بکری کی یا اونٹ کی تو نہیں نجس ہوئیگا اور اگر گری مینگنی وقت دوہنی دودہ کے اور نکالا اوسکو اوسیوقت تو نہیں نجس ہوئیگا اور روایت ہی ابی حنیفہ سی اگر ہی مینگنی خشک تو نہیں ناپاک ہوویگا پانی جب تک کہ پہوٹ نجاوی اور اگر ہو مینگنی تر یا ٹوٹی ہوئی اختلاف ہی درمیان علما کے بعضی فتوی دیا ہی بعضی علما نی کہ نجس ہے اور کہا بعضوں نے کہ برابر ہی تر اور خشک اور ٹوٹی ہوئی اور لید اور گوبر مثل مینگنی ٹوٹی کے ہی اور اکثر مشائخ نی کہا ہی کہ اعتبار رکہی جاینگی ضرورت اور بلوی اگر ہیگی ضرورت ہی تو فتوی دیا ہی کہ پاک ہی اور اگر نہیں ضرورت ہی تو ناپاک ہی اور گوبر اگر ہی منجمد تو وہ مثل مینگنی کے ہی اور اگر گری بیٹ کبوتر یا چڑیا کی تو نہیں ناپاک ہوا پانی نزد علما ہمارے کے اور اگر ہی بیٹ یعنی بیٹہہ مرغی کی تو ناپاک ہوویگا پانی اور بیٹہہ چیگادڑ کی اور

اور پیشاب اوسکا نہین ناپاک کرتا پانی کو اسیطرح نہین ناپاک کرتی بیٹہہ اوس جانور کی کہ نہین لیا
جاتا ہی گوشت اوسکا پرندون سی خلاف ہی واسطے محمد کے مسئلہ اگر پیشاب کیا بکری نے
بیچ پانی کی پاک گا سے نجس ہو جائیگا پانی نزدیک محمد کے نہین ناپاک ہوئی کا اور اگر ٹپکا خون
یا شراب بیچ کوئین کے نکالا جائیگا کل پانی اوسکا مسئلہ بیچ کتاب ذخیرہ کی ہی ایک شخص جنبی
نی کوئین سے ڈول پانی کا نکال کر اوپر سر کے ڈالا کہ نکلا پانی مستعمل ہو گیا بیچ کا
بیچ کوئین کے اور پہر نکالا پانی دوبارہ کوئین سے پس نہین نجس ہونیکا واسطے
ضرورت کی مسئلہ ایک شخص جنبی بیچ کوئین کے اوترا واسطے نکالنے ڈول کے
کہا امام ابوحنیفہ نے وہ شخص جنبی اور کوان دونو ناپاک ہین اور ایک روایت ہی
امام ابوحنیفہ سے کہ جنابت سے پاک ہوا اگر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور کوان
اور بدن اوسکا غلیظ رہا اگر پڑہی قرآن شریف تو درست ہی یعنی حاجت غسل
پاک ہوا اور سبب پانی مستعمل کے بدن ناپاک رہا اور کہا امام یوسف نی جنبی ناپاک
ہی اور پانی پاک ہی اور کہا امام محمد نے کہ دونو پاک ہین یہہ اختلاف اوس صورت
مین ہی کہ نہو وی اوپر بدن یا کپڑی جنبی کی نجاست حقیقی اور اگر ہی اوپر بدنکی یا کپڑے کی
نجاست حقیقی تو ناپاک ہوگا پانی بالاتفاق مسئلہ اگر گرین چڑیان کوئین مین تو امام ابو
یوسف کی نزدیک چار چڑیون تک تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالی اور اگر پانچ
ہون یا زیادہ نو تک تو چالیس ڈول سے پچاس تک نکالی جاوین اور اگر دس ہون تو نکالا
جائیگا پانی سارا کوئین کا اور اگر ہی کوان چشمہ دار کہ نہین نکل سکتا سارا پانی کوئین کا تو نکلا جائیگا پانی جسقدر
بیچ کوئین کے ہی اور اختلاف کیا ہی اندازمین کہا بعضون نے کہودا جاوی گڑہا مثل گہراو اور طول و عرض پانی کے
اور پہنچا جاوی پانی کوئین کا اسقدر کہ بہر جاوی وہ گڑہا اور کہا بعضون نی حکم کرے دو شخص جو مہارت رکہتی ہون بیچ اندازہ کرنی
پانی کی پس جسقدر پہنچا جاوی موافق حکم اونہون کے اور روایت ہی امام محمد سی کہ نکالی جاوین دو سو ڈول سی تین سو ڈول تک اور
چہپکلی مانند چڑیا مرغی کی ہی اور کہا بعضون نے روایت ابوحنیفہ اور امام یوسف سے کہ اگر بیٹہہ کی جانور اڑنے والی کی
تو نہین ناپاک ہوگا پہر اگر ہی بیٹ کہ بہت ہو تو ناپاک ہوگا اور ناپاک ہوتی برتن اگرچہ تہوڑا ہی ہو اور نہین ناپاک

مسئلہ اگر مری بیچ پانی کے جانور ایسا کہ نہیں ہی خون بیچ اوسکے بہنی والا
مثل جھینگا اور بچھو اور مکھی اور پسو کے تو نہیں نجس کرتا ہی پانی وغیرہ کو اور اسیطرح
نہیں نجس کرتا ہی مرنا اوس جانور کا جو کہ رہنے والا بیچ پانی کے ہی مثل مچھلی اور مگرمچھ
اور مینڈکی اور کیکڑا وغیرہ اگرچہ مرا ہوا باہر پانی کے لیکن مچھلی نہیں نجس کرتی نزدیک سبکے
اور اگر مینڈک مری بیچ پانی نچوڑنی ہوئے درخت انگور کے اختلاف ہی بیچ اسکے علماء
متاخرین کا کہا اکثر علماء نے کہ نجس کرتا ہی اور ذکر کیا اسبیجابی نے بیچ شرح اپنی
کے کہ جو جانور رہتا ہی بیچ پانی کے اور کہا جاتا ہی گوشت اوسکا اگر مرے بیچ
پانی کے اور پھول جاوی یا گل کر پھٹ جاوے پس مکروہ ہی پینا اوس پانی کا اور
اگر مری سانپ جنگلی بیچ پانی کے پس ناپاک کرتا ہی پانی کو اور اسیطرح ناپاک کرتا ہی
سانپ پانی کا اگر ہی بڑا اور خون ہی اوسکا بہنی والا اسیطرح چھپکلی اگر ہی بڑی
اور خون اوسمین جاری ہی فصل تیئسوین بیچ بیان جھوٹی چیز کے جھوٹا
آدمی کا پاک ہی خواہ مسلمان ہو خواہ کافر خواہ جنبی خواہ حیض اور نفاس والی خواہ
بے وضو خواہ وضو والا اور جھوٹا اوس جانور کا کہ گوشت اوسکا حلال
ہی مثل اونٹ اور گائی اور بکری وغیرہ کے مگر بیچ جھوٹے گھوڑی کے ابی
حنیفہ سے چار روایتیں ہیں بیچ ایک روایت کی نجس ہی اور بیچ ایک روایت کے
مشکوک ہی اور ایک روایت مین مکروہ ہی بیچ ایک روایت کی پاک ہی اور نزدیک
امام محمد کے اور امام یوسف کے پاک ہی اسواسطے کہ گوشت اوسکا حلال ہی ساتھ
اسیلیے فتوی دیا ہی بعضے علمانے اور جھوٹا کتے اور سور اور جانور درندہ کا نجس ہے
نزدیک علما ہمارے کے اور جھوٹا اون جانورون چارپایونکا کہ گوشت اونکا حرام
ہی نجس ہے اور جھوٹا جانورون پرندکا کہ گوشت اونکا حرام ہی اور اون جانورونکا
کہ رہنے والے گھرون کے ہیں جیسے گھونس اور چوہا اور سانپ اور مرغی کوچہ گرد
اور بلی کا مکروہ ہی مسئلہ اگر کہایا بلی نے چوہا اور اسیوقت پیا پانی تو نجس ہوگا

اور اگر کچھ تھوڑی سی اور جاتا رہا تو مکروہ ہی اور جھوٹا گدہی اور خچر کا مشکوک ہی اور
پسینہ ہر ایک کا مثل جھوٹی اوسکی کے ہی بلکہ پسینہ گدہی اور خچر کا پاک ہی نزدیک ابو
حنیفہ کے بیچ روایت مشہور کے اسیطرح ذکر کیا اسکو قدوری حوالی سے اور بیچ
بعضی روایتوں کے ہی کہ نجاست خفیفہ ہی اور غلیظ ہو اور صحیح یہہ ہی کہ پاک ہی مسئلہ
اور دودہ گدہی کا ناپاک ہے بیچ ظاہر روایت کی اور روایت ہی امام محمد سے
کہ پاک ہی لیکن یہہ درست نہیں اور یہہ ہی صحیح ہی مسئلہ اور لگا کپڑے کو گوہ
مکروہ سے پس نہیں منع کرتا نماز کو اگرچہ لگی بیچ کپڑے اور بدن کے
بہت اور اگر لگے جھوٹے مشکوک سے پس نہیں منع کرتا جواز نماز کو یہہ ہی اور
روایت ہی ابو یوسف سے کہ منع کرتا ہی اگر بہت ہوا اور صحیح یہہ ہی کہ شک سے
پاک کرنے اسکے سے نہ بیچ پاک ہونے اسکے اور اگر لگے وہ جھوٹا کہ نجس
ہی منع کرتا ہی نماز کو اگر زیادہ ہو درہم سے اور اصل بیچ غلیظ کے یہہ
ہی کہ اگر ہو بقدر درہم کے یا کم اوس سے پس معاف ہی نہیں منع کرتا جواز نماز
کو نزدیک علما ہمارے کے اور نزدیک شافعی اور امام زفر کے منع کرتا ہی
جواز نماز کو اگرچہ تھوڑا ہوا اور بہتر یہہ ہی کہ دہوئی اگرچہ تھوڑا ہو درہم
سے اسواسطے کہ اگر لگے نجاست دوبارہ تو زیادہ ہو جائیگا درہم سے تو منع
کریگا جواز نماز کو سبلکی نزدیک روایت ہی ابی حنیفہ سے کہ تحقیق ابی حنیفہ نے دیکھا
کپڑے کو قطرہ خون سے اور درہم اوسکو کہتی ہیں کہ عرض اوسکا مثل عرض ہتھیلی
کے ہو اور کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ اندازہ کیا گیا نجاست سخت سا تہہ وزن
کے مثل ہتہاوے کی اور اندازہ کیا جائیگا بیچ نجاست پتلی کے ساتہ ہتھیلی کے مثل پتیا اور
مسئلہ اگر لگے چکنائی نجس کی درہم سے اور بہت پہیل گئی کہا بعضوں نے کہ اعتبار
کیا جاویگا وقت لگنے چکنائی کے پس نہ منع کریگی جواز نماز کو اور کہا بعضوں نے
کہ منع کریگی اگر بڑہ گئی ہی وقت پڑہنی نماز کے زیادہ درہم سے اور یہی اصح ہی

فتوی دیا گیا ہی مسئلہ اور اگر لگی چکنائی نجس اوپر بدن کی یا مہندی نجس لگائی گئی اوپر ہات کی
اور پیوستہ ہوگئی بیچ جلد کے دہوئی ہوویں اوسکو تین مرتبہ خواہ ہات ہو خواہ کپڑا ہو پس پاک ہوگا اگرچہ
باقی رہی اثر چکنائی کا اور رنگ مہندی کا اور جو پیوستہ ہوا ہی بیچ جلد کے وہ معاف ہی مسئلہ
اور ذکر کیا ہی بیچ محیط کے پاک ہوتا ہی کپڑا ایسا تہہ اس شرط کی کہ صاف ہوجاوے نکلی پانی
اوس سے صاف اگرچہ دہویا ہو بغیر سجی اور صابون کے مسئلہ روایت کیا گیا ہی ابی یوسف سی بیچ
پاک کرنی تیل نجس کے چاہی کہ پہلی ڈالی تیل کو بیچ ایک برتن کی پہر ڈالی اوس تیل مین پانی پس
سب تیل اوپر پانی کے آویگا پہر جدا کرے اوس تیل کو اوس پانی سے اسطرح کرے تین دفعہ
پس پاک ہوجائیگا وہ تیل نزدیک ابی یوسف کی مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی ایک شخص
نے تیل لگایا اوپر پیرون کی پہر وضو کیا اور دہویا پیرون کو پس نہین قبول کیا پیرون نی
پانی کو جائز ہی وضو اوسکا مسئلہ بیچ ایک کپڑی کی لگی نجاست کم درہم سی پہر
پہنچی اندر کی طرف اور ہوگی زیادہ درہم سے منع کریگی جواز نماز کو مسئلہ اگر لپیٹا کپڑا
نجس تر بیچ کپڑے پاک خشک کے پس ظاہر ہوئی نمی کپڑی نجس کی بیچ کپڑی پاک
کے لیکن نہین ہوا اترا اتنا کہ نکلی قطرہ اوس سی پس صحیح یہہ ہی کہ نہین ہوا نجس اسیطرح
حکم ہی بیچ کپڑی پاک اور خشک کے جسوقت کہ بچہایا ہوا اوپر زمین ناپاک نم کی مسئلہ
اور اگر سویا اوپر بچہونے نجس خشک کی پہر پسینہ آیا اوسکو اسقدر کہ تر ہوگیا بچہونا اوسکے
پسینہ سے اور لیکن نہین تر ہوا بدن اوسکا تری بچہونی کی سے تو نہین ہوا
نجس بدن اوسکا اور یہہ ہی حکم ہی اگر دہوئی اپنے پاؤن اور چلا اوپر نمدہ
نجس کے مسئلہ اگر چلا اوپر زمین کے اور تر ہوگئی زمین گیلی پاؤن سی اور نہین
لگی تری زمین کی اوپر پاؤن اسکی کے تو جائز ہی نماز اوسکی اور اگر نمدار ہوکر زمین
پاؤن سی لگی تو نہین جائز ہی نماز اوسکی مسئلہ کہا بیچ ذخیرہ کی کہ دکہتی ہین آنکہین ایک
شخص کی اور نکلتا ہی چیپڑ آنکہ سے اور جمع ہوتا ہی اسکی طرف آنکہ کے واجب ہی کہ بہت
سعی کری بیچ پہنچانی پانی کے اگر نہ نقصان کرتا ہو پانی جیسا کہ سعی کرتا ہی واسطی

پہنچانی پانی کے بیچ کوئی آنکہون کے مسئلہ جبوقت کہ ڈالا تیل کان مین اور پہر ا بیچ
دماغ کے انکا بدن بہر نکلا ناک سی تو نہین واجب ہے وضو کرنا اوپر اوسکے اور اگر مونہہ سے
نکلا تو اوسکو وضو کرنا ضرور ہی اور اگر گیا پانی کانین غسل کے وقت پہر نکلا ناک سی تو
ضرور نہین وضو کرنا اور اگر نکلا مونہہ سی تو ضرور ہی وضو مسئلہ جبوقت کہ اچہا ہوکر
زخم کا پوست مردار اوتر آیا اور برابر ہوا سارا زخم مگر تہوڑا سا پوست جاہی نکلی پیپ سے
باقی تو پس جائز ہوگا وضو کرنا اگرچہ نہ پہنچی پانی نیچی اوس پوست کے مسئلہ ایک شخص
نے بعد وضو کے منڈائی سر کے بال یا منڈائی داڑہی یا کتروائی ناخون پس نہین
واجب ہے پہنچانا پانی کا اوپر ان عضو کے مسئلہ اگر بہتا ہی پانی مونہہ سے
کسی شخص کے سوتے ہوئی تو پاک ہے وہ پانی اور ذکر کیا گیا ہی
بیچ محیط کے کہ اگر خشک ہوا وہ پانی اور اثر رہا یا رنگ رہا سے
اوسکا پس وہ نجس ہے اور کہا بیچ ملتقط کے کہ پاک ہے
وہ پانی اور اگر معلوم ہووی کہ آیا شکم سے تو نجس ہی مسئلہ
نجاست خفیفہ مثل پیشاب اوس جانور کے کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوسکا
اگر لگے اوپر کپڑے یا اور کسی چیز کے تو اوسکی ناپاکی
موقوف ہے اوپر بہت غلبہ کے اور روایت ہے
ابو حنیفہ سے کہ مقدار اوسکی یا ایک بالشت سے ایک
بالشت تک ساتہہ عرض اور طول کی ہے اور روایت ہی
امام محمد سے کہ اندازہ کیا جاویگا چوتہائی کا
بیچ اوسکی یہہ اختلاف ہے کہ کہا بعضی علمانے مراد چوتہائی سے چوتہائی سارے
کپڑے کی ہی اور کہا بعضون نے کہ اعتبار کیا جاویگا جگہہ نجاست کہ اگر ہی آستین تو چوتہائی
آستین کی اور اگر ہی دامن تو چوتہائی دامن کی اور اگر ہی کلی تو چوتہائی کلی کی اگر ہی چادرہ
تو چوتہائی چادرہ کی اگر ہی چاندنی تو چوتہائی چاندنی کی یا [illegible] کی اور کہا بعضونی کہ مراد چوتہائی

فصل چوتھی بیچ بیان طہارت نجاست حقیقی سے کے واجب ہے اوپر نماز
پڑھنے والون کے پاک کرنا بدن کا اور کپڑے کا اور اوس جگہ کا کہ پڑھتا ہی اوپر اوس
نماز اور جیسا کہ جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتھ پانی مطلق کے اسیطرح
جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتھ پانی مقید اور سیال کے کہ بہنے والی چیز پاک کے
اگر ہو سکتا ہی دور کرنا نجاست کا اوس سے مثل سرکہ کی اور اسیطرح درست ہے
دور کرنا بعضے نجاستون کا ساتھ آگ کی اور مٹی کی جیسا کہ آلودہ ہو چھری یا شمشیر
یا سر بکری کا خون مین پھر ڈالا جاوے بیچ آگ کے اور خون جل جاوے تو پاک ہوگا
اور شمشیر اور چھری اگر آلودہ ہووے بیچ خون کے اور پونچھا اوسکو ساتھ مٹی
کے تو بھی پاک ہوگی مسئلہ اور روایت ہی امام محمد سی سوت کہ نجس ہو
بات مسافر کا اگر پونچھ ڈالے اوسکو ساتھ مٹی کے تو پاک ہوگا مسئلہ اگر ایک
کپڑا دراز کہ لگی اوسمین نجاست ساتھ ایکطرف کے اور باندھا اوسکا تہ بند
طرف پاک کی واسطے نماز کی اور رکھا اوپر زمین کے ایکطرف ناپاک جگہہ کو یعنے
ناپاک جگہہ کپڑے کو اوپر زمین کے ڈالا پس اگر حرکت کرتا ہی وہ کپڑا وقت
قیام اور رکوع کے بیچ نماز کے تو نہین درست ہی نماز اور اگر حرکت نہین
کرتا تو درست ہی مسئلہ اگر جسم دار نجاست لگی بیچ موزہ کی مثل پیخانہ کے
روایت ہی ابو یوسف سی کہ پونچھی اوسکو ساتھ مٹی کے خوب طرح پس
پاک ہوگا موزہ اور اوپر اسکی فتوی ہی علما ہمارے کا ذکر کیا اسکو بیچ محیط
کے اور اگر نہین ہی جسم نجاست کا جیسے کہ پیشاب اور شراب تو دہووے اوسکو
خواہ تر ہو خواہ خشک ہو اور نہیہ ہی قاضی امام ابو علی نسفی نقل کرتے تھے شیخ
امام ابی بکر محمد بن فضل سے کہ جسوقت چلی اوپر چیز نجس کے اور لگی تہوڑی چیز
اوپر موزہ کے اور رگڑی اوسکو ساتھ زمین کے پس پاک ہوجاویگا موزہ نزدیک ابی
حنیفہ کے اور اسیطرح روایت کیا ہی فقیہ ابو جعفر نے امام ابو یوسف سی کہ نہین

شرط ہی خشک ہونا موزہ کا اور اسیطرح درست ہی دور کرنا نجاست کا ساتھ ملنی اور
رگڑنی اور چہیلنی سے مگر رگڑنا اور چہیلنا موزہ کا جب ہے کہ لگی ہو اوسکو نجاست جسم دار
خشک پس ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی پاک اور خلاف ہی امام محمد کے اور
ذکر کیا ہی بیچ محیط کی کہ تحقیق امام محمد نی رجوع کی ہی اوسی قول ابی حنیفہ کی اور امام ابو یوسف
کے واسطی آسانی خلقت کی مسئلہ جسوقت کہ چھینٹیں پڑیں چہوٹی چہوٹی برابر نوک
سوزن کے پیشاب کی اوپر کپڑی کے یا بدن کے پس کچھ مضایقہ نہیں مسئلہ جسوقت
کہ منی لگی اوپر کپڑی یا بدن کی گاڑہی اور خشک ہوی پس اگر ملکر چہوٹا ڈالا پاک ہوا اگرچہ کپڑا
دوتہہ ہووی اور یہی ہی صحیح ہی مسئلہ اگر لگی ہو شراب یا اور کوئی چیز نجس اوپر ہاتھ کے
پس اگر چاٹی اوسکو تین مرتبہ پاک ہو جائیگا ہاتھ جیسا کہ پاک ہوتا ہی مونہہ اوسکا تہوکنے سے
مسئلہ جسوقت کہ لگی نجاست اوپر کپڑی کی اگر نہیں دکہلائی دیتی پس دہووی اوسکو جبتک
کہ یقین ہو اوسکو کہ پاک ہوا اور کہا بعضوں نے کہ دہووے اوسکو ایکبار اور نچوڑا اوسکو تین بار پاک
ہوگا اور کہا بعضوں نے نہ ہوگا پاک جبتک نہ دہووے اوسکو تین مرتبہ اور خوب نچوڑی بیچ
ہر مرتبہ کے اور فتوی اوپر قول پہلی کے ہی اور اگر دکہلائی دیتی ہی نجاست پس دہووی
اوسکو اتنا کہ نہ دکہلائی دیوی نجاست اور اس اختلاف سی نکلتی ہیں مسئلی مسئلہ روایت
ہی ابو یوسف سی کہ جنبی نے جسوقت کہ باندہا تہبند بیچ حمام کے اور ڈالا پانی اوپر بدن کی اسطرح
کہ بہا پانی پشت اور شکم پر سی پاک ہوا جنابت سے پہر ڈالا پانی اوپر تہبند کی پس پاک ہوا کپڑا
تہبند کا بہی اگرچہ نہیں نچوڑا اوسکو اور دوسری روایت ہی ابو یوسف سے کہ بہنا پانی کا اوپر تہبند
کے کفایت کرتا ہی پس یہہ بہی بہتر ہی یعنی جدا پانی ڈالنا اوپر تہبند کے احسن ہے اور بیچ
کتاب منتقی کے ہی کہ شرط ہی نچوڑنا پانی تہبند کا موافق قول ابی یوسف کی مسئلہ
اگر ڈالا کپڑے ناپاک کو بیچ ایک نہر جاری کے اور نچوڑا اوسکو پس پاک ہوا نزدیک ابی
یوسف کی اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب اصل کے کہ دہووے اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑی
اوسکو ہر دفعہ اور کہا امام محمد نی کہ دہووی اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑی اوسکو تیسری مرتبہ

مین ایک دفعہ ... مال ... مین معلوم کرنا چاہیے کہ جس جگہ بہت تر طلب
کیا ہی نچوڑنا اوسے لازم ہی کہ نچوڑی اوسکو اسقدر کہ اگر دوبارہ نچوڑیجاے
تو نہ ٹپکے اوس سے قطرہ اور حد نچوڑنے کی یہہ ہی کہ زور کری بیچ نچوڑنے
کے موافق قوت اپنی کی اور بیچ فتاوی الولوالجی کے ہی کہ اگر بیچ موزہ
کے مقام مہندی کے استری لپٹ گیا اور داخل ہوا پانی بیچ موزہ کی نجس
پس دہووی موزہ کو تین مرتبہ اور ہاتھ سے ملی تین مرتبہ اور نچوڑنا اوسکا
کچھہ ضرورت نہین ہی پس پاک ہوا مسئلہ روایت ہی ابو القاسم صفار سے
کہ ایک شخص نے طہارت کی پانی سے اور بہا پانی طہارت کا نیچے پاؤن کے
اور ثابت ہین موزہ اوسکے تو درست ہی کہ پڑھے نماز اون موزون سے اسواسطے
کہ پانی نجس طہارت کا اولا بہتا ہی بیچ زمین کے پہر جب پانی اور آتا ہے
تو پاک کرتا ہی مقام طہارت کو اور موزہ کو بہی مسئلہ اور بیچ کتاب ملتقط
کے ہی کہ پہنتا ہی موزہ استنجا پاک کرنیوالیکا اور پہنچا پانی طہارت کا نیچے موزہ
کی اور سے ہوئی پاؤن امید رکھتا ہون کہ درست ہووی یعنی ناپاک نہو جیسا کہ دیکہتا ہی
تو فرش موٹا شطرنجی وغیرہ کا جسوقت کہ ڈبو دی بیچ نہر کے اور ڈالی رکھی اوسکو
ایک رات دن اور بہتا رہی پانی نہر کا اوپر اوسکے پس پاک ہو جاتا ہی مسئلہ
اگر لگی ہی بیچ ہاتھ ایک شخص کے نجاست تر اور پکڑا اوسنے دستہ آفتابہ کا اور
ڈالا پانی اوپر ہاتھ نجس پکڑی ہوئی دستہ کی تو پاک ہوا ہاتھ اور دستہ یعنی دستہ
کو اور ہاتھ کو جدا جدا دہونا کچھہ ضرور نہین ہی مسئلہ اگر بوریہ بانس کا تر ہوا نجاست
سی اور خشک ہوا اگر دہووی اوسکو تین بار پی در پی پس پاک ہو جائیگا اور اگر ہی نجاست
تر لگی ہوئی تو بہی دہوئی تین مرتبہ اور نہین ہی حاجت اور کسی چیز کے اور اگر ٹاٹ وغیرہ
نرم چیز کا ہی تو دہویا جاوی تین بار اور خشک کیا جاوی ہر بار نزدیک ابو یوسف
کے خلاف ہی امام محمد کے مسئلہ اور بیچ کتاب نوازل کے ہی جسوقت کہ لگی نجاست

اوپر ٹہیکری کے یا اوپر اینٹ پختہ اگر ہی وہ پرانی پس دہووے اسکو تین مرتبہ خواہ خشک کرے
خواہ نکرے اور اگر ہی وہ کوری پس ہووے اوسکو مرتبہ اور خشک کرے ہر دفعہ اور بیچ محیط کی ہے
کہ دہووے اوسکو اسقدر کہ یقین ہو اوسکو پاک ہونیکا لیکن شرط یہ کہ نہ رہے اسمین بو اور رنگ
اور مزا اور اگر باقی رہی ان تینون چیزون سی ایک بہی تو نہین پاک ہوگی اور اسپر ہی فتوی
اکثر علما کا مسئلہ اور اگر گرم لوہا اور تانبا وغیرہ بجہاوے بیچ پانی نجس کے پس ناپاک ہو
تو چاہئی اوسکو تین مرتبہ گرم کرے اور بجہاوے اوسکو بیچ پانی پاک کی تو پاک ہوگا مسئلہ
بیچ محیط کی روایت ہی شمس الائمہ سرخسی سے جب زمین ناپاک خشک ہووے اور نہ رہا اثر نجاست
کا باقی نرہا تو پاک ہوگئی خواہ اوسپر دہوپ آئی ہو یا نہ آئی ہو مسئلہ سنگریزہ
یعنی کنکریان اگر ہوئین بیچ نجاست کے اور پہر خشک ہوئین اثر نجاست کا پس اگر زمین
اور کنکریان ملکر ایکجان ہوگئی ہین تو پاک ہین مسئلہ اگر ہی نیچی دونو پاؤن نمازی کے
نجاست کم درہم سی پس اگر نجاست دونو پاؤنکی جمع کیجاوے تو ہووے زیادہ درہم سی تو نہین
جائز ہی نماز اور اگر ہی نجاست کم درہم سی نیچی پاؤن کے اور کم ہی درہم سے نیچی سجدہ کے پس اگر جمع کیجاوے
نجاست دونو جگہہ سے کے تو ہووے زیادہ درہم تو نہین جائز اور اگر کم ہی درہم سے تو جائز ہی اسیطرح
ذکر کیا ہی بیچ فتاوے مسئلہ اور اسیطرح چیزین ..... کہ اوگتی ہین زمین سے
اور کہڑی ہین اوپر زمین کے پس دور ہوتی ہے نجاست اونکی خشک ہونیسی ذکر کیا
اوسکو زندوستی نے مسئلہ روایت ہی محمد ابن فضل سے کہ پیشاب کیا گدہی نے بیچ زمین
کہیتی کے اور پڑی اوپر اوسکی شبنم تین مرتبہ اور پہر دہوپ پڑی تین دفعہ پس پاک ہوگئی لیکن کہیتی
کے اسیطرح حکم ہی پتہر اور اینٹ کی اگر فرش ہو اوپر زمین کے اور نجس ہو ساتہہ کسی نجاست کی
پس جسوقت کہ خشک ہوئی پاک ہوگا اور پتہر اور اینٹ جدی ہو فرش سی وہ نجس ہو تو دہونا ضرور ہے
اگر ہی اینٹ بیچ فرش کے تو ہی خشک ہونیسی پاک ہی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوے
قاضی خان کے کہ اگر ہے پتہر کہ جذب کرتا ہی نجاست کو تو پاک ہوگا ساتہہ خشک
ہونیکی اور اگر نہین جذب کرتا جیسا کہ سنگ مرمر وغیرہ تو پاک ہوگا خشک ہونیسی

مسئلہ پانی اور مٹی دونوں ہیں اگر ایک بھی نجس ہے جس وقت کہ گوندی جائیگی تب نجس ہو گئی اور اگر جلایا گیا
اوسے برتن جبتک نکلا اوسکو تو پاک ہوا آگ سے اور اگر جلایا گیا پچہانہ یا گوبر یا مرگیا گدہا بیچ کان نمک کے پڑا
گوبر بیچ کوئیں کے اور پہر پانی کوئیں کا خشک ہو کر کیچڑ ہوا اور رہے نجاست ان سبہی نزدیک امام محمد کے اور خلاف ہے
نزدیک ابو یوسف کے پس اگر کہاوی اوس نمک کو اور پڑہی اوپر اوس کیچڑ کے نماز درست ہے اور اسیطرح اگر گری ایک
پانی میں پہیر ہی کہ نجس ہو جائیگا اور اسیطرح پاک ہوتی ہے اینٹ ساتہہ دہونے اور خشک ہونیکے اور ایک روایت ہے
اور اگر گری ٹکڑا اینٹ دہوئی ہوئی کا بیچ پانی کے تو ناپاک کریگا پانی کو ذکر کیا اسکو بیچ محیط کے اگر
پیشاب کیا گدہے نے بیچ پانی کے اور پڑیں اوپر کپڑے کے چھینٹیں پیشاب کی بہتیں اور حکم دہونیکا ہوگا اور ساتہہ
اسکے فتوی دیا ہے ابو لیث نے اور بیچ فتاوی قاضی خان کے ہے کہ اگر پیشاب کیا بیچ پانی ہندکی اور پڑیں چھینٹیں اوپر
آدمی بدن کی اگر زیادہ ہیں درہم سے تو حکم ہوویگا پاک کرنیکا اور روایت ہے محمد بن فضل سے کہ اگر بیچ
پاؤں گہوڑیکی نجاست مثل گوبر اور لید کی اور چلا گہوڑا اوپر پانی کے پہینچی کیچڑ کپڑے سوار کو چھینٹیں پس
ناپاک ہوتے کپڑے ہیں اور اگر نہیں ہے نجاست بیچ پاؤں گہوڑیکی تو نہیں ناپاک کرتا کپڑے کو مسئلہ پوچھی
گئی ابو نصر سے کہ نہلایا گہوڑے کو ایک شخص نے اور لگا پانی مستعمل پسینہ گہوڑیکا اوپر نہلانیوالی کے کہا نہیں مضائقہ
آدمی کہا اگرچہ لوٹی ہاتہہ نہلانیوالا بیچ پیشاب کے کہا جس وقت کہ خشک ہے اور جاتا رہا اثر نجاست کا نہیں
مضائقہ مسئلہ اور بیچ ذخیرہ کے ہے کہ مثلا جس وقت پہینکا پتہر اوپر نجاست کے بیچ پانی جاریکی اور پڑیں چھینٹیں
اوس سے اوپر انسان کی زیادہ درہم سے کہا ابو بکر نے نہیں واجب ہے دہونا اوسکا جبتک ظاہر ہو رنگت نجاست
کی اور کہا نصیر نے واجب ہے دہونا اوسکا اگرچہ ظاہر ہو رنگت اوسکی مسئلہ اگر پڑہی نماز اوپر کپڑا اوسکے بیچ
بال آدمی کے زیادہ درہم سے جائز ہے نماز اوسکی اور ساتہہ اسکے فتوی دیا ہے فقیہ ابو جعفر اور ابو القاسم صفار نے
اور روایت ہے ابو حنیفہ سے کہ نہیں جائز ہے نماز اسواسطی کہ وہ نجس ہے اور ساتہہ اسکے فتوی دیا نصیر نے مسئلہ
جگالی اونٹ کی مثل گوبر اوسکی ہے اور زہرہ یعنی پتہ کل حیوانات کا مثل پیشاب اوسکی ہے مسئلہ جس وقت کہ گری
چمڑا آدمی کا بیچ پانی تہوڑیکی بقدر ناخن کے نجس کریگا پانی کو اور اگر ناخن گری تو نہیں نجس کریگا اور بیچ دانتوں
آدمیکی کے اختلاف ہے علماء کا صحیح یہہ ہے کہ پاک ہے اور بیچ فتاوی ابقالی کی ہے کہ اگر اوکہاڑ ڈالی گئی کا جس وقت کہ ڈالا
اور بیچ زخم کے پہر دوبارہ پڑہی جو پہلی کہ پڑہی گئی ہے نماز ساتہہ اوسکی اور اگر پڑہی نماز ساتہہ ... بلی یا مانند اوسکے

جائز ہی نماز اوسکی نزدیک سبکی بخلاف بچہ کی تئی کے مسئلہ جسوقت کہ چاٹا بلّی نی ہاتھ ایک شخص کا مکروہ ہی
جھوٹا اوسواسطی کہ تہوک اوسکا مکروہ ہی اور اسیطرح مکروہ ہی جھوٹا بلّی کی اور ذکر کیا ہی بیچ بعضی جگہہ
کی جسوقت کہ چاٹا بلّی نے ایک عضو آدمی کا اور پڑہی نماز اوسنی بغیر دہونے کی پس جائز ہی نماز اوسکی اور اولی
یہہ ہے کہ دہووے اوسکو اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر ہی نجاست بیچ جگہہ استنجا کی زیادہ درہم سے
پس پونچھا اوسکو تین پتھر سے جدا جدا اور صاف کیا اوسکو اور نہ دہویا اوسکو ساتھ پانی کے
کہا فقیہ ابو اللیث نی بیچ فتاوی کے جائز ہی بکراہت اور ساتھ اسکی فتوی دیا ہے مسئلہ ایک شخص
نے استنجا کیا اور نکلی اوسمیں سے ریح پہلے خشک ہونے جگہہ استنجا کی پس اختلاف کیا علما نی کہا
بعضوں نے نجس ہوا اور کہا بعضوں نے نہین ہوا صحیح یہہ ہی کہ نہین نجس ہوا اور ذکر کیا ہی بیچ
اور جگہہ کے کہ دوبارہ کری استنجا اسواسطی کہ جب نکلا وہ پانی کہ جو داخل ہوا وقت استنجا کی
تو واجب ہوا دوبارہ استنجا کرنا مسئلہ جسوقت کہ پہنا پیجامہ گیلا اور پاؤں سری تو نہین نجس ہوتے
کا پاجامہ مسئلہ اور بخارات نجاست کی یا اصطبل کے جبکہ جمع ہووین بیچ تابدان یا کہین اور جگہہ پہر
چہوٹا اور پانی اسکا سبب سیرابی کے کچھہ اور لگا کپڑی کو پس ناپاک ہو گیا مسئلہ ایک کتا چلا بیچ
کیچڑ کے پاؤں اور پر برف تازہ کی اور رکہی قدم اوسی کیچڑ یا برف میں ایک آدمی نی نجس ہو گئی پاؤں
اوسکے اور اگر چلا اوپر برف سخت کی تو پاک رہی مسئلہ کتی نی جسوقت کہ پکڑا کپڑا یا بدن کسیکا
پس نہین نجس ہونیکا جبتک کہ تر نہ ہووی بدن یا کپڑا خواہ غصہ سی پکڑی خواہ محبت سی پکڑی
مسئلہ اگر کہایا کتی نے تہوڑا خوشہ انگور کا پس دہووے باقی کو تین دفعہ پس پاک ہی خواہ خشک
ہوا ہو خواہ تر تو مسئلہ ایک شخص نے نچوڑا انگور اور خون نکلا ہاتھ سی اور بہا بیچ عرق انگور کی
اور عرق بہت ہی کہ نہین ظاہر ہوا اثر خون کا بیچ اوسکی پس نہین ناپاک ہو گا یہہ قول
ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہی جیسا کہ حکم ہی پانی جاری کا ذکر کیا اسکو بیچ محیط کی مسئلہ
اور اگر وضو کیا ساتھ پانی مشکوک یا مکروہ کی پہر پایا پانی خالص شک اور کراہت سی تو نہین
ضرور ہی واسطی اوسکے کہ پہر وضو کرے مسئلہ جو خون کہ بہنی والا لگا ہی اوپر
گوشت کی پس وہ نجس ہی اور جو خون کہ باقی ہی بیچ گوشت کی پس پاک ہی مسئلہ ذکر کیا ہی

صاحب محیط نی ذکر کیا ہی بیچ یعنی لعابون کی یہہ آنکہ اور دل جسوقت کہ چیرا اور
اوسمین سی خون بہی پس اوس خون کو بہنی والا نہین کہتی ہین بلکہ پاک ہی مسئلہ بیچ ملتقط
کے ہی اگر ایک شخص نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکے شہید ہی اور وہ شہید خون آلودہ
ہی پس درست ہی نماز اوسکی مسئلہ ذکر کیا صاحب ملتقط نی بیچ یعنی جگہہ کے کہ اگر
عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکے بچہ ہی اور کپڑی بچہ کے ناپاک ہین درست ہوگا
نماز اوسکی مسئلہ جسوقت کہ پاک کری آنتین بکری مری ہوئی کی اور پڑہی ساتہہ اوسکے
نماز نہین درست ہی مسئلہ ایک عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکے بچہ مردہ
ہی اگر تہا وہ بچہ کہ پیدا ہوکر نہین رویا پس نماز اوسکی نہ ہوگی خواہ غسل دیا ہو بچہ کو خواہ نہ دیا
اور اگر پیدا ہوکر رویا اور پہر مرگیا اور نہ غسل دیا تو بہی یہی حکم ہی اور اگر پیدا ہوکر رویا اور
مرگیا اور پہر غسل دیا تو درست ہی نماز اوسکی اسیطرح ہی بیچ کتاب عیون کے مسئلہ ذکر کیا
بیچ نوادر کی ابو الوفا نی کہ کہا یعقوب نی یعنی ابی یوسف نی اگر ایک شخص نی پڑہی نماز اور
کہال رنگی ہوئی سور کی درست ہی لیکن گنہگار ہوگا اور کہا ابی حنیفہ اور امام محمد نی کہ نہین درست
ہی نماز اور نہین پاک ہوگی کہال سور کی ساتہہ دباغت کی مسئلہ ایک شخص
پڑہی نماز اور پاس اوسکے انڈا ہی اور ہوگئی زردی اوس انڈی کی خون جائز
ہی نماز اوسکی ساتہہ انڈی کے اور اگر پاس اوسکے شیشہ پیشاب کا ہی تو نہین درست
ہی مسئلہ ایک شخص نی پڑہی نماز اور پاس اوسکے کپڑا روئی دار تہا جب کہ
اودہیڑا اوس کپڑی کو تو نکلا چوہا مردہ خشک اندر سی اگر تہا وہ کپڑا پہٹا ہوا
تہا اوسمین تو پہر پڑہی نمازین تین رات دن کی اور اگر تہا ثابت تو پہر پڑہی نمازین جتنی کہ پڑہی ہین
اوس کپڑی سی اوسوقت کہ کہا گیا ہی وہ چوہا وقت روئی بہرنیکی مسئلہ اگر نہ پایا ایک شخص نی اون چیزونکو کہ پاک کرے
نجاست کی پس پڑہی نماز ساتہہ اوس نجاست کی یعنی نکالی ہی اور نہ پایا کپڑا سوائی نجاست والا اور وہ مسافر ہی اور نہین
اوسکی پاس پانی ہی اور خوف ہی پیاس کا تو پڑہی نماز ساتہہ نجاست کی مسئلہ اگر کپڑا اتنا نجس ہی کہ جو تہائی سی
ہی اور پانی بہی نہین ہی اور پانی میسر نہین کہ پاک کری پس اختیار ہی اوسکو چاہی نماز برہنہ پڑہی یا کپڑا پہنی اور اگر چوتہائی
پاک ہی تو نہین صحیح ہی نماز برہنہ نزدیک کے مسئلہ صورت برہنہ نماز کی یہہ ہی کہ پڑہی بیٹہ کر اور رکوع اور

اشارہ سے کہا بعضون نے بیٹھے جسطرح بیٹھتا ہی نماز مین اور کہا بیچ ذخیرہ کے کہ بیٹھے اور
دراز کرے پاؤن طرف قبلہ کے اور رکھے ہات اوپر شرمگاہ کے خواہ رات ہو یا دن ہو
یا گھر مین ہو یا جنگل مین ہو اور یہہ ہی صحیح ہی اور اگر پڑہی کھڑے ہو کر تو بہی درست ہے لیکن بیٹھ
کر پڑہنا بہتر ہی اور اگر کھڑا رہا اوپر نجاست کی نہین درست ہی مسئلہ اگر پڑہی نماز
اوپر کپڑے دو تہہ کے اور بیچ مین اوسکی نجاست خشک ہی اگر ہے کپڑا سیا ہوا تو نہین
درست ہے اور اگر ہی بغیر سیا ہوا تو درست ہی مسئلہ اگر سجدہ کیا اوپر نجاست خشک کے
پس نہین جایز ہے نماز اوسکی اور کہا ابی یوسف نے کہ اگر پہر سجدہ کر لیا اوپر پاک جگہہ کے
تو صحیح ہی نماز مسئلہ اگر ہی جگہہ دونو گھٹنون اور دونو پاؤن کی پاک اور ہی جگہہ پیشانی کی
اور ناک کے ناپاک پس روایت ہی ابی حنیفہ سے کہ سجدہ کرے اوپر ناک پر اور جایز ہے نماز
اوسکی اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ نہین جایز ہے اور اگر ہے جگہہ ناک کے
ناپاک اور باقی جگہہ اعضاؤ کے پاک ہے تو سجدہ کرے پیشانی سے تو جایز
ہے نماز نزدیک سبکی مسئلہ ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے کہ اگر ہے نجاست دونو
ہاتھون اور دو گھٹنون کے جگہہ تو درست ہی نماز اوسکی اور کہا بیچ عیون کے کہ روایت
ضعیف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ کہا جاوے اگر ہی نجاست دونو گھٹنونکی جگہہ تو نہین جایز ہی
مسئلہ اگر ہی نجاست جگہہ ایک پاؤنکی تو نہین ہے درست اگر رکہا ہو پاؤن
اوپر نجاست کی اور اگر ہی نجاست نیچے قدمونکے کم درہم سے اگر جمع کرین تو ہووے
زیادہ درہم سے تو بہی نہین درست ہوگی نماز مسئلہ اگر شروع کی نماز بیچ جگہہ پاک کے پہر
رکہی پاؤن اوپر نجاست کے اگر نہ ٹہیرا بقدر ادا کرنے ایک رکن کے تو جایز ہی نماز اور اگر ٹہیرا بقدر ایک رکن کے
تو نہین درست ہی اور اسیطرح حکم ہی اگر اوٹھائی جوتیان بہری ہوئی نجاست سے اور ادا کیا اوسنے ایک رکن تو
جاتی رہی نماز اوسکی اور بیچ فتاوی ابی لیث سمرقندی کے ہے کہ جسوقت کہ سجدہ کیا اور گیلی ہی اوسکی اوپر نجاست جایز ہی
نماز اوسکی اگر کپڑا خشک ہی اور بیچ اسکے پڑہتا ہی نماز پس درست ہے اور اگر لگی نجاست الگ ہی کپڑے کو پھر لپیٹ لیا اگر ہی تہوڑا
لکڑ لگا اسقدر کہ پڑھ سکتی ہی تو درست ہی نماز اوپر اوسکی اور اگر نہین ہے موضع بقدر جہیرنکے تو نہین درست ہی نماز اوپر اوسکی

مسئلہ اگر زمین نجس تہی اور لیپا اوسکو یا گہر کے اوپر اوسکی درست ہی نماز اوپر اوسکی اور اگر بچہایا
اوپر اوسکے مٹی اور تہ لیپا اگر بہی مٹی اسقدر پتلی ہو کہ سونگہنی سے بو آوے نجاست کی تو نہیں جائز ہی نماز
اوپر اوسکے اور اگر نہ آوی بو تو درست ہی اور کہا ابو یوسف نی کہ نہیں درست ہی اور یہی اختیار
کیا بعضے علما نی اور یہہ کل مذہب ہی امام محمد کا مذکور ہی بیچ محیط کی مسئلہ اگر بچہائی جانماز
اوپر نجاست تر کے یا بیٹہا اوپر زمین نجس تر کے یا لپیٹا کپڑا خشک بیچ کپڑی تر نجس کے پس اثر
کیا تری نی بیچ کپڑی یا جانماز کے تو دیکہی کپڑی یا جانماز کو اگر اسقدر تر ہوگئی جانماز
یا کپڑا کہ نچوڑ نیسی نچڑ جاوی پس نجس ہوگیا کپڑا یا جانماز ہوا اور اگر نہ نچڑی تو نہیں ناپاک ہی اور کہا
شمس الائمہ حلوائی نی اگر رکہا جانمی پانہہ اوپر اوسکے اور رہہ جاوی تو ہوگیا نجس فصل
سیتالیسوین بیچ بیان ستر عورت کی جاننا چاہئے کہ ستر مرد کا گہٹنون سے ناف تک ہے
اور گہٹنی بہی داخل ہین ستر عورت مین پس پردہ کری غیر سے اور اپنی نفس سے پردہ کی حاجت
نہین یعنی پردہ کرنا اپنی آنکہونکا کچہہ ضرور نہین اور یہہ ہی صحیح ہے اور روایت کیا ابن شجاع نے
ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے کہ اگر ہی ایک شخص کرتا پہنی ہوئی اور نہین باندہا نیچی کرتی کے تہبند
اور نظر آوی گریبان کرتی اپنی سے ستر اپنا تو نہین فاسد ہوئی نماز اور نزدیک بعضے علماء کے
چہپانا ستر کا اپنی نفس سے بہی شرط ہی یہان تک کہ اگر ہی ڈاڑہی انبوہ دار تو جائز ہی نماز اور
اگر نہین ہے ڈاڑہی انبوہ کی تو نہین جائز ہوگی نماز یہان تک کہ اگر ستر اپنا کرتی سی بیچ نماز کی
دکہلائی دیا تو فاسد ہوئی نماز اور اوپر اسیکی فتوی دیا ہی بعضے علما نے مسئلہ اگر نماز پڑہی
برہنہ ہوکر بیچ اندہیری رات کی اور اوسکے پاس کپڑی پاک موجود ہین اور وہ مقدور رکہتا ہی
اوپر کپڑی پہنی کے تو نہین جائز ہی نماز نزدیک سبکی مسئلہ تمام بدن عورت حرہ کا ستر عورت
ہی مگر مونہہ اور ہتہیلیان اوسکی ستر عورت نہین ہین اور بیچ پاؤنکی اختلاف ہے علما کا اور ذکر کیا
بیچ محیط کی صحیح یہہ ہی کہ نہین ہین دونو پاؤن داخل ستر عورت کی مسئلہ اور بیچ کتاب خاقانی
کے لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی اگر کہلی چوتہائی قدم سے تو نہین ہوتی نماز اور حکم ذراعین کا یعنی دونو
ہاتونکا کہنیون تک مثل شکم کے ہی بیچ ظاہر روایت کی اور روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے

که دونو ہاتھہ کہنی تک نہین داخل ہین بیچ ستر عورت کی اور روایت اول کی صحیح ہی مسئلہ اور کہا فقیہ ابو اللیث
نی کہ اگر کہلی چوتہائی بال لٹکتی ہوئی سر کے تو فاسد ہوگی نماز اسیطرح ہی بیچ اکثر فتاوون کے ہی اور
بیچ خاقانی کے ہی کہ فاسد ہوتی ہی نماز اگر کہلی بال اوپر کانون کے اور یہہ ہی حکم ہی کانونکا یعنی
اگر کہلا چوتہائی کان یا چوتہائی بال اوپر کانونکی تو فاسد ہوگی نماز اور یہہ ہی صحیح ہی مسئلہ
دونو خصیہ مع ذکر کے نزدیک بعضونکے ایک عضو ہی اور نزدیک بعضونکی دو عضو ہین علیحدہ علیحدہ اور یہی صحیح
ہی اور اسیطرح نزدیک بعضونکی گہٹنا اور ران ایک عضو ہی اگر پڑہی نماز اور گہٹنا کہلا اور ران چہپی ہوئی ہی
تو جائز ہی مسئلہ ایک عورت نی نماز پڑہی اور چوتہائی پنڈلی کہلی رہی چاہئی کہ دوبارہ پڑہی نماز اور اگر کم ہی
چوتہائی سی تو نہ دوبارہ پڑہی نماز اور کہا ابی یوسف نی کہ کہلنا کم آدہی سے نہین منع کرتا نماز کو اور
بیچ آدہی کہلنی کے ابی یوسف سی دو روایتین ہین اور حکم بال اور شکم اور پشت اور رانکا مثل حکم
پنڈلی کے ہی مسئلہ بیچ دبر اور قبل کے بہی یہہ ہی اختلاف ہی یعنی کہلنا چوتہائی ایک کا اُن دونون
سے فاسد کرتا ہی نماز کو نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور نزدیک ابی یوسف کی آدہی سے
کم کہلنے مین فاسد نہین ہوتی نماز یہہ مذکور ہی بیچ زیادات کی مسئلہ سینہ یعنی چہاتیان
اوس عورت کی کہ جو قریب بلوغ کی ہی تابع سینہ کی ہین اور اگر عورت بڑی ہی پس چہاتی جدا
ایک عضو ہی مسئلہ اور بیچ شرح شمس الائمہ کے ہی کہ اگر پہنی نماز بیچ کپڑی باریک کی کہ دکہلا دیتا ہی
رنگ بدنکا پس نہین حاصل ہوتا ستر عورت پس نہ جائز ہوگی نماز اوسکی اور جس شخص نی نماز پڑہی
بیچ کرتی کی اور نہین ہی پاس اوسکی سوای کرتی کے کچہہ پس اگر دیکہا کسی نی نیچی سے شرمگاہ
اوسکی تو اس صورت مین نقصان نہین کرتا نماز کو مسئلہ ذکر کیا بیچ کتاب زیادات
اگر عورت نی پڑہی نماز پہنی کپڑے ایسے کہ دکہلائی دیتی ہین تہوڑی سی بال
اور تہوڑی سی پنڈلے کہ اگر جمع کیا جاوے تو ہو جاوی بقدر چوتہائی پنڈلے
کے پس نہین جائز ہی نماز اوس عورت کے اگر قادر ہی اوپر کپڑے ثابت کے
مسئلہ ستر لونڈی کا وہ ہی جو ستر مرد کا ہی لیکن شکم اور پشت بہی
داخل ستر کی ہی مدبرہ اور ام ولد اور مکاتبہ مثل لونڈی کے ہین مدبرہ

اوس لونڈی کو کہتی ہین کہ مالک اوسکے نے یہہ کہا ہو کہ بعد مرنے میری کے تو آزاد ہی اور ام ولد
اوسکو کہتی ہین کہ جنا اوسنی مالک اپنی سی بچہ اور مکاتبہ اوسکو کہتی ہین کہ مالک اوسکے نی کہا ہو
کہ بعد دینی اپنی روپیہ کے تو آزاد ہی مسئلہ اگر کہلا ایک عضو بیچ نماز کی پس چہپایا اوسی وقت
اوسکو پس کچہ مضایقہ نہین اور اگر ادا کیا ساتہہ اوسکی ایک رکن تو جاتی رہی نماز اور اگر نہ ادا
کیا رکن لیکن ٹہہرا بقدر رکن سنت کی یعنی بقدر تین تسبیح کی فاسد ہوگئی نماز نزدیک ابی حنیفہ اور
ابی یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کے مسئلہ جسوقت کہ ازدحام ہو بیچ صف عورتون کے
آگی بڑہ گیا امام سی یا اوٹہائی نجاست پہر ڈالی پس وہ ہی خلاف ہے جو ذکر کیا ہمنی یعنی اگر دیر کی
بقدر رکن کی تو جاتی رہی نماز اور اگر نہین دیر کی بقدر رکن کے تو نہین نقصان نماز کو مسئلہ
جس شخص کو نہ ملا کپڑا بقدر ستر عورت کی پس نماز پڑہی بیٹہہ کر ساتہہ اشارہ کی جیسا کہ ذکر کیا
اوپر ہمنی **فصل چہبیسوین بیچ بیان استقبال قبلہ کے** جو شخص کہ روبرو ہی
کعبہ شریف کی تو واجب ہی مقابلہ کرنا عین کعبہ کا اور جو شخص کہ غایب ہو کعبہ سی پس اوسکو
فرض ہی پڑہنا نماز کا طرف کعبہ کی اور فایدہ اس اختلاف کا معلوم ہوگا بیچ نیت
کے کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن حامد نی کہ نہین شرط ہی نیت کرنی کعبہ کی جب مونہہ کیا ہو
طرف کعبہ کی اور کہا امام شیخ ابوبکر بن محمد بن فضل نے کہ شرط ہی نیت کرنی کعبہ کی اگرچہ مونہہ
مونہہ طرف قبلہ کی اور حکم دیا بعضے علما نی کہ اگر ہی بیچ جنگل کے تو ضرور ہی نیت کرنا اور اگر
ہی بیچ مسجد کی تو نیت کرنا کچہہ ضرورت نہین ہی اور قبلہ مشرق والونکا مغرب ہی نزدیک ہمارے
اور ذکر کیا بیچ امالی فتاوی کی حد قبلہ کی بیچ شہر ہمارے کی یعنی بیچ سمرقند کی کہ درمیان دونو
مغربونکی ہی یعنی مغرب گرمی کا اور مغرب جاڑی کا مسئلہ اگر پڑہی نماز کسی اور طرف سوا ے
دو مغربونکی پس فاسد ہوئی نماز اوسکی اور اگر ہی بیمار کہ قدرت نہین رکہتا ہی کہ مونہہ کری
طرف قبلہ کی یا خوف ہی دشمن یا درندہ کا تو پڑہی نماز جیدہر قدرت ہووی اوسکو مسئلہ اگر پڑہی نماز نفل
بسبب عذر کی اوپر سواری کی یا پڑہی نفل بغیر عذر کی تو درست ہی جسطرف کو کہ جاتا ہی مسئلہ جس شخص کو کہ بیچ معلوم
ہونی قبلہ کی شک ہو اور کوئی بتلانی والا قبلہ کا موجود نہووی پس چاہئی کہ اپنی دل سے سوچ کر اٹکل کری اور پڑہی نماز

بعد پڑہنی نماز کی اگر معلوم ہووی کہ قبلہ اور طرف کو تہا پس دوبارہ نہ پڑہی اور اگر درمیان نماز کی معلوم
ہووی کہ قبلہ اور طرف کو ہی تو واجب ہی کہ درمیان نماز کی پہیری اور موہنہ طرف قبلہ کی کری
اور پوری کری باقی نماز کو خواہ شبہہ ہوا ہو بیچ جنگل کے خواہ بیچ رات اندہیری کے خواہ نہین
خواہ شہر مین اور اگر اٹکل کری اور طرف کو اور نماز پڑہی اور طرف کو پس چاہیی دوبارہ پڑہی
نماز اگرچہ طرف قبلہ ہی کی پڑہی ہو اور کہا ابی یوسف نی کہ اگر طرف قبلہ کی پڑہی ہو تو دوبارہ نہ پڑہی
مسئلہ اگر شک ہوا بیچ قبلہ کے اور بغیر اٹکل کے پڑہی نماز نہین جائز ہی اور اگر بعد پڑہنی نماز
کے معلوم ہوا کہ قبلہ ہی کی طرف نماز پڑہی گئی ہی تو بہی درست نہین ہوئی نماز پس چاہیی کہ پہر کے
نماز پڑہی مسئلہ اگر شک ہوا بیچ قبلہ کے اور موجود ہی بتانی والا اور نہ پوچہا اسنے اور اٹکل
سے نماز پڑہی اگر پڑہی گئی نماز طرف قبلہ کی تو جائز ہوئی اور اگر خلاف قبلہ کی نماز پڑہی
تو نہین جائز ہوئی اور یہہ ہی حکم ہی اندہی آدمی کا مسئلہ اگر پوچہا اوس شخص سے کہ جانتا ہی
اور نہ بتلایا اوسنی پہر اٹکل سے نماز پڑہی بعد اوسکی بتایا اوسنے پس چاہیی کہ دوبارہ نہ پڑہی نماز
کو اگرچہ خلاف قبلہ کے پڑہی ہو مسئلہ اور اگر شک ہوا بیچ قبلہ کی اور اٹکل کرکے ایک رکعت
پڑہی طرف اٹکل کے پہر بیچ نماز کی شک ہوا کہ شاید قبلہ اور طرف ہی پس لازم ہی کہ دوبارہ اٹکل کری
اور پہر جاوی طرف اٹکل کی اسیطرح اگر چار رکعتین چار طرف پڑہی ساتہہ اٹکل کے پس جائز ہی نماز خلاصہ یہہ ہی
کہ جس شخص کو شک ہو بیچ قبلہ کے پس قبلہ اوسکا اٹکل اوسکی ہی یعنی جسطرف اٹکل اوسکی ہووے اودہر کو نماز پڑہی
ذکر کیا ہی بیچ خانانی کے مسئلہ اور ذکر کیا ہی بیچ امالی الفتاوی کی کہ اگر جانی نمازی کہ متوجہ کعبہ کا ہون اور نیت کی
پس جائز ہی نماز اوسکی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی خانانیہ کے کہ اگر نیت کی نماز پڑہنی والی نے کہ تحقیق قبلہ محراب مسجد
کی ہی تو نہین جائز ہوتی کی نماز اوسکی اسواسطی کہ محراب مسجد علامت قبلہ کی ہی اور نہین ہی قبلہ اور اگر پہیرا سینہ اپنا قبلے سے
بغیر عذر کے تو فاسد ہوئے نزدیک سب کی اور اگر پہیرا موہنہ قبلہ سی لحظہ تو نہین فاسد ہوئیگی نماز مگر مکروہ ہوگی مسئلہ
اور اگر گمان کیا نماز پڑہنی والی نے کہ وضو ٹوٹا اور پہرا انسان ہے اور چلا واسطے وضو کی اور پہر معلوم ہوا کہ نہین ٹوٹا وضو
اگر باہر نہین آیا مسجد سے تو نہین ٹوٹی نماز اور اگر معلوم ہوا پیچہی باہر آنی مسجد کے تو فاسد ہوئے نماز مسئلہ نماز پڑہی ایک شخص نے
اپنی نزدیک خلاف قبلہ کے پہر اتفاق سی وہ نماز ہو قبلہ کی طرف فرمایا امام ابو حنیفہ نے کہ وہ کافر ہوگیا اور یہی حکم ہی ابو یوسف

مسئلہ اگر نیت کی واقتدا کی جب کہ کھڑا ہوا امام جگہ امامت کی تو درست ہی اور اگر نیت شروع کی جو
نماز امام کی اور اللہ اکبر کہا اس گمان سے کہ امام نے نیت باندھ لی ہی اور حقیقت مین نہین باندھی
تھی تو درست نہ ہوگی مسئلہ جس شخص نے نماز پڑہی برسون تک اور وہ نہین جانتا ہی فرض نماز
اور نہ سنتین اگر گمان کیا کہ جو نماز پڑہتی ہین وہ سب فرض ہین تو جائز ہی مسئلہ اگر ایک شخص
کو شک ہے بیچ باقی رہنے وقت ظہر کے پس نیت کی اوسنے وقت ظہر کے اور جانا کہ وقت نکل گیا
تو درست ہی اسواسطے کہ قضا نماز ساتہہ نیت ادا کی اور ادا کی نماز ساتہہ نیت قضا کی درست
اور یہہ ہی صحیح ہی اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ محیط کی مسئلہ اگر نیت کی فرض آجکے دن کی جائز
نزدیک سب کی اگرچہ نہین جانتا تمام ہونا وقت کا مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑہی ظہر کی
اور نیت کی ظہر منگل کی ہی اور وہ اپنی نزدیک جانتا تہا کہ آج منگل ہے اور تہا وہ دن بدہ کا تو نماز
اوسکی صحیح ہی کیونکہ جب حاصل ہے تعین فرض کا تو خطا تعین وقت کی کچہہ ضرر نہین کرتی اور اگر قضا نماز شروع
کی اور نیت کی گذشتہ دن کی پڑہتا ہون اور تہی اوسکے ذمہ اتوار کی تو نہین ادا ہوگی اسواسطے کہ نماز
پڑہتا ہی اپنی وقت سے کیونکہ مقتضا کیا نیت کو طرف کسی دن کی کہ نہین واجب ہوئی تہی نماز اوس مین تک
یعنی ہفتہ کے دن اتوار کی نماز کی مطلق وجوب ہوئی کیونکہ اتوار ہفتہ سے پیچہی آتا ہی اور اگر قضا نماز ادا کرتا ہی
اور نیت کی کہ اتوار کی نماز پڑہتا ہون اور تہی اوسکے ذمہ ہفتہ کی تو درست ہی اسواسطے کہ معنی قضا فوت کیا
نماز کو طرف اپنی وقتکی کہ وہ بعد وجوب نماز کی ہی یہہ تمام خیری شرح منیہ کا ہی اور مستحب ہی کہ نیت
کری ساتہہ دلکی اور کہی ساتہہ زبان کی تو یہہ بہی صحیح ہی اور اگر نیت کی ساتہہ دلکی اور نہ کہا ساتہہ زبان کی تو جائز
ہی نزدیک سب کی اور بہتر ہی کہ نیت کری ملی ہوئی ساتہہ تکبیر تحریمہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی مسئلہ
اور ذکر کیا بیچ مستصفی کی جو شخص کہ کہتا ہی نیت کرتا ہون مین ادا کرنا فرضون کا ساتہہ تکبیر
کہی جب پہنچا طرف امام کی اور بعد اسکے نیت کو حاضر کیا اوس وقت اگر کہا اللہ اکبر اگر پوچہا جاوی
کہ کونسی نماز پڑہتا ہی اور بتاوی اوسیوقت بلا تامل تو جائز ہی نماز اوسکی اور اگر جواب دیا مین تامل کیا
تو نہین صحیح ہی نماز اوسکی مسئلہ اگر نیت کری نماز کی بعد تکبیر کے تو نہین صحیح ہوگی نماز
فصل اٹہائیسوین بیچ بیان فرضون نماز کے جو اندر نماز کے آتی ہین اور وہ ہین چہہ

فرضوں پر اتفاق ہی سب کا اور بیچ دو فرضوں کی خلاف ہی علماء کا فرض پہلا تکبیر تحریمہ یعنی اللہ
اکبر کہنا وقت شروع نماز کی دوسرا فرض قیام یعنی کھڑا ہونا اور تیسرا فرض قراءت یعنی بیچ
قیام کے پڑھنا قرآن شریف کا چوتھا فرض رکوع کرنا پانچواں فرض سجدہ کرنا چھٹا فرض
قعدہ اخیرہ بقدر التحیات کے پس ان چھ فرضوں پر اتفاق ہی سب کا اور باہر آنا نماز سے اپنے قصد سے
فرض ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد کے اور امام ابو یوسف کی خلاف ہے اور تعدیل ارکان
کے فرض ہی نزدیک امام ابو یوسف کی ساتھ دلیل حدیث کی کہ کہا ابن مسعود نے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے لا تجزی صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا ظہرہ فی الرکوع والسجود یعنی نہیں ہوتی نماز جب تک نہ برابر کرے
بیچ اوس کے آدمی پیٹھ اپنی بیچ رکوع اور سجود کی فرض پہلا تکبیر تحریمہ یعنی نہیں داخل ہوتا
بیچ نماز کے مگر ساتھ کہنے تکبیر افتتاح کے یعنی اللہ اکبر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر یا بدلے
تکبیر کی اللہ اجل یا اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ غیرہ یا تبارک اللہ یا سوا اس کے کوئی نام اللہ کا
لیا تو درست ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور اگر شروع کی نماز ساتھ اللہم کے یا کہا یا اللہ تب بھی صحیح ہی اور
اگر کہا اللہم اغفر لی یا اللہم ارزقنی یا استغفر اللہ یا اعوذ باللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یا ما شاء اللہ
نہیں صحیح ہی نماز اور اگر کہا اللہ تو درست ہی نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور بیچ ظاہر روایت کی امام
کے نہیں شروع ہوتی نماز [illegible] اور اگر کہا اکبر تو نہیں درست ہی نماز اور اگر کہا [illegible] زبان
نماز کی تو فاسد ہوگی نماز [illegible] اگر کہا امام [illegible] اور اگر کہا اللہ اکبر ساتھ [illegible]
تو اختلاف ہی بیچ اوس کے علماء بصری اور کوفی کا صحیح یہ ہے کہ درست ہی نماز یعنی شروع نماز کا ہوتا
اور اگر شروع کیا ساتھ [illegible] اللہ [illegible] تعالیٰ کی قرآن میں بیچ سورہ یونس کی آلآن
تو اوس میں فاسد ہوگی نماز نزدیک اکثر علماء کی اور کہا امام محمد بن مقاتل نے اگر کسی شخص نے سبب جاہل
ہونے کے [illegible] نہیں کہتا یعنی فرق نہیں جانتا اللہ اکبر اور اللہ اکبیر میں تو جائز ہی نماز مسئلہ
اور اگر شروع کی تکبیر ساتھ امام کے اور تمام کیا اللہ پہلے تمام کرنے امام [illegible] تو نہیں
جائز ہوگی نماز اور اگر شروع کیا اللہ برابر امام کے یا بعد امام کے اور [illegible] اکبر پہلے امام کے
تو بھی نہیں جائز ہی [illegible] کر جائے [illegible] اور اوس کو شروع کرنا ساتھ امام کے اور اوسی [illegible]

اور عمل مذہب کی اور اگر فوت ہوا سنت فجر کو تو قضا کرے بعد نماز فجر کے اور کہا بعضون نے مکروہ
کرے مسئلہ اگر شروع کرے چار رکعتیں نیت سے تہجد کی جب کہ پڑہیں دو رکعتیں تو طلوع ہوئی
صادق پہر کہڑا ہوا اور پڑہی دو رکعتیں پس ہوگئیں یہہ دو رکعتیں سنت فجر کی نزدیک امام
اور امام یوسف کی اور بیچ ایک روایت امام ابو حنیفہ کی بہی مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر
پڑہیں دو رکعتیں اس گمان سے کہ نہیں ہوئی صبح صادق اور پہر معلوم ہوا کہ ہوگئی صبح پس نزدیک
متاخرین کے جائز ہیں سنتیں فجر کی اور اگر شک ہے صبح صادق میں تو نہیں جائز ہیں نزدیک
سنت سے نزدیک سبہوں کی مسئلہ اگر طلوع ہوا آفتاب بلند ہوا ایک نیزہ یا دو نیزہ تو مباح ہوا
نماز اور اگر طلوع ہوا آفتاب درمیان نماز فجر کے اور غروب ہوا آفتاب درمیان نماز عصر کے تو ہوگئی
عصر کی فصل انتیسوین بیچ بیان نیت کی نماز پڑہنے والا اگر پڑہتا ہی نفل کفایت کرتی ہے
فقط نیت نماز کی اور بیچ تراویح کی اختلاف کیا بعضے متقدمین نے کہا انہون نے صحیح یہہ ہے
کہ نہیں جائز ہی اور کہا متاخرین نے کہ تراویح اور کل سنتیں ادا ہوتی ہیں فقط نیت نماز سے
اور احتیاط بیچ تراویح کی یہہ ہی کہ نیت کرے تراویح کی یا سنت وقت کی یا قیام لیل کی اور
احتیاط بیچ سنت کی یہہ ہی کہ نیت کرے سنت کی مسئلہ اگر نیت کی بیچ وتر کی یا جمعہ یا عید
کی پس چاہئے کہ نیت کرے نماز وتر اور نماز جمعہ اور نماز عیدین کی اور بیچ نماز جنازہ کے
نیت نماز کی واسطے اللہ کی اور نیت دعا کی کرے واسطے میت کی مسئلہ اور فرض تنہا پڑہنے
کو نہیں کفایت کرتی نیت جب تک نہ کہے ظہر یا عصر پس اگر نیت کی فرض وقت کی اور نہ معین کیا
وقت کو درست ہی لیکن بیچ جمعہ کی نہیں درست ہی اور نہیں شرط ہی نیت گنتی رکعتون کی اور
اگر نیت کی فرض اور نفل کی اکٹھی تو جائز ہوگی فرض نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام محمد کے
نہ جائز ہوگی فرض مسئلہ اگر شروع کی فرض ساتھ نیت کی پہر گمان ہوا کہ نفل ہیں پس پڑہا اس
نیت نفل سے جب فراغت ہوا تو ادا ہوئی فرض اور اگر اللہ اکبر کہہ کر نیت نفل سے شروع
کی پہر اللہ اکبر کہکر فرض کی نیت کری پس ہوا شروع کرنے والا فرض کا اور اگر ایک رکعت
پڑہی ظہر کی پہر دوبارہ شروع کی نماز عصر یا نفل کے ساتھ اللہ اکبر کی پس ٹوٹ گئی نماز ظہر

اور صحیح ہوئی نماز جو شروع کی ساتھ اللہ اکبر کے اور اسیطرح شروع کی نماز فرض کی اور پھر شروع کی ساتھ
اللہ اکبر کے نماز نفل کی تو صحیح ہو گئی نماز نفل کی مسئلہ اگر پڑھتا ہی نماز تنہا پھر اللہ اکبر کہکر نیت کی بعد از
امام کی صحیح ہو گئی نماز اوسکی ساتھ امام کی مسئلہ اگر پڑھی ایک رکعت ظہر کی اور پھر اللہ اکبر کہا اور نیت کی
ظہر کی پس نماز ہو گئی ظہر کی اگر نیت کی دلسی اور اللہ اکبر کہا زبانسی درست ہو گئی پہلی رکعت ہی یعنی اگر بالفرض
پڑھین چار رکعتین اوپر اسکے گمان ہے کہ پہلی رکعت جاتی رہی ہی نہین قاعدہ کیا اوپر چوتھی رکعت کے
تو جاتی رہی نماز اوسکی مسئلہ اگر نیت کی دو فرضون وقتیہ کی یعنی ظہر اور عصر کی پس ادا ہو گئی وہ نماز
کہ جسکا وقت موجود ہی اور اگر نیت کی دو قضا نمازونکی پس ادا ہو گئی اول وقت کی مسئلہ اگر
نیت کی قضا اور وقت کی اکٹھی تو ادا ہو گئی قضا مگر جب کہ آخر وقت ہو وقتی نماز کا تو وقت کی
ادا ہو گئی مسئلہ نہین ضروری امام کو نیت امامت کی مگر واسطے عورتون کے مسئلہ مقتدی
نیت کری تابعداری امام کی اور نہین کفایت کرتا مقتدی کو فقط نیت فرض اور تعین فرض کی
اور اگر نیت کی تابعداری کی ساتھ امام کے اور نہ مقرر کیا نماز کو تو درست ہی اور کہا قاضی خان
نی کہ نہین درست ہی اور یہی مختار ہی اس واسطی کہ اقتدا جیسا فرض مین ہی ویسا نفل مین پس
جبتک نہ معین کریگا نماز کو نہ متعین ہوگی اور یہی حکم ہی جسوقت کہ نیت کی نماز پڑھتا ہون ساتھ
امام کے کہا بعضے علمانی کہ درست ہی اور مختار عدم جواز ہی اور اگر نیت کی کہ نماز پڑھتا ہون
جو نماز پڑھتا ہی امام اور نہ نیت کی تابعداری امام کی پس نہین درست ہی اسواسطی کہ واسطی اقتدا
کے شرط ہی نیت اقتدا امام کی اور کہا بعضے علمانی کہ اگر انتظار کیا تکبیر امام کا اور تکبیر کہی بعد امام کے
تو صحیح ہوگا اقتدا اوسکا ساتھ امام کے اگرچہ نہین حاضر کیا نیت کو وقت اقتدا کے اسواسطی کہ انتظار کرنا
تکبیر امام کا قائم مقام ہی نیت اقتدا کی اسیطرح ہی صغیری مین اور اگر نیت کی کہ شروع کرتا ہون پیچھے امام کے پس اختیار
کیا علمانی فتوی کہ درست ہی اور اگر نیت کی جمعہ کی اور نہ نیت کی تابعداری امام کی تو جائز ہی نزدیک بعض علما کے مسئلہ
اگر نیت کی تابعداری امام کی اور نہ معلوم ہوا کہ کون شخص ہی امام صحیح ہی اقتدا اور اگر نیت کی اقتدا کی ساتھ
امام کے اور وہ گمان رکہتا ہی کہ زید ہی اور پھر معلوم ہوا کہ عمر تہا تو صحیح ہوئی نماز اوسکی مگر جسوقت کہا کہ
اقتدا کرتا ہون ساتھ زید کی اور نکلا عمر پس نہین درست ہی اور افضل یہہ ہی کہ نیت کری اقتدا کی بعد اسکی کہ کہی امام اللہ اکبر

فصل ستائیسوین بیچ بیان وقت کی اول وقت نماز فجر کا وہی کہ جسوقت والی ہووی
فجر یعنی صبح صادق اور وہ سفیدی ہی پہیلی ہوئی بیچ کنارون آسمان کی او صبح کاذب او سکو
کہتے ہین کہ طلوع ہوتی ہی سفیدی دراز طرف کنارہ آسمانکی پس نہ طلوع ہونی صبح کاذب کے
نہین تمام ہوتا وقت عشا کا اور نہین شروع ہوتا وقت صبح کا اور آخر وقت صبح کا پہلی طلوع
ہونی آفتاب کی ہی اور اختلاف کیا ہی بیچ اوسوقت کی کہ نہین جائز ہی بیچ اوسکے نماز
جسوقت کہ سورج نکلنا شروع ہوگیا کہا ابو بکر محمد بن فضل نے کہ نہ درست ہی نماز جبتک کہ ٹہر جاوی
اوپر آفتاب کے پہر جب جائز ہو نظر دیکہنی آفتاب کو تو درست ہی نماز اور کہا بعضون نے کہ نہین جائز ہی
نماز جبتک کہ بلند ہو آفتاب یک نیزہ یا دو نیزہ اوسکے بلندی کا ذکر کیا ہی فضل نے عشاء کی وقت اول ظہر کا جسوقت
کہ ڈہلی آفتاب اور آخر وقت ظہر کا جبکہ ہووی سایہ ہر چیز کا دگنا سوای سایہ اصلی کے اور کہا امام محمد اور امام
ابو یوسف نے جب ہووی سایہ اوسکا مثل اوسکے سوا سایہ اصلی کے اور اول وقت عصر کا وہی
کہ جسوقت تمام ہووی وقت ظہر کا اور آخر وقت عصر کا جبتک کہ نہ غروب ہووی آفتاب اور اول وقت
مغرب کا جبکہ غروب ہووی آفتاب اور آخر وقت اوسکا جبتک کہ نہ غایب ہو شفق اور وہ سفیدی ہی
بعد سرخی کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ وہ سرخی ہی اور اول
وقت عشا کا بعد غروب ہونے شفق کے ہی اور آخر وقت عشا کا جبتک کہ نہ طلوع ہووے صبح صادق اور
وقت نماز وتر کا وہی کہ جو وقت عشا کا ہی لیکن حکم ہی ہمکو کہ پہلی ادا کرین فرض عشا کو اور بعد
اوسکے وتر کو مسئلہ ایک شخص نے فرض پڑہی ساتہ کپڑی نجس کے اور وتر پڑہی ساتہ کپڑی
پاک کے بعد معلوم ہوا کہ فرض پڑہی گئے ساتہ کپڑی نجس کے پس دوبارہ پڑہی فرضون کو اور نہ
قضا کری وتر کو نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد کے اور امام ابو یوسف کی دوبارہ پڑہی
وتر کو بہی فصل اٹھائیسوین بیچ بیان وقتون مستحب کے مستحب ہی بیچ نماز فجر کی
جسوقت کہ پہیل جاوی سفیدی نزدیک علما ہمارے کی تمام سال مگر بیچ دن بقر عید کی چاہئے
پڑہی یہہ حکم جلدی پڑہنی کا واسطے حاجیون کی ہی اور مستحب ہی ٹہنڈا کر کے پڑہنا نماز ظہر کا بیچ
موسم گرمی کے یعنی دیر کر کے پڑہی اور جاڑون مین سویرے پڑہی اور مستحب ہی تاخیر عصر کی دیر کرنی جبتک

کہ نہ زرد ہو آفتاب اور مستحب ہے جلدی کرنا بیچ نماز مغرب کی اور مستحب ہے دیر کرنا بیچ نماز عشا کی
تہائی رات تک اور بعد اوسکی آدھی رات تک مباح ہی اور بعد آدھی رات کی فجر تک مکروہ ہی اگر ہووے
بغیر عذر کے اور بیچ وتر کے یہہ حکم ہی جس شخص کو بھروسا ہووے اوپر جاگنے اپنے کے تو مستحب ہے کہ بیچ رات
اخیر کے وتر پڑہی اور جو شخص کہ نہ بھروسا رکہتا ہو اوپر جاگنے کے تو اول وقت پڑہی اور اگر مینہ کا دن
ابر کا تو مستحب ہے تاخیر کرنا بیچ فجر اور ظہر اور مغرب کی اور جلدی کرنی بیچ نماز عصر اور عشا کے

فصل اونتیسویں بیچ بیان وقتوں مکروہ کی مکروہ ہی نماز بیچ پانچ وقتوں کی انمین سے
تین وقت مین مکروہ ہین تمام نمازین خواہ فرض ہوں خواہ نفل ایک وقت طلوع آفتاب کی دوسرے
غروب آفتاب کی مگر نماز عصر اوسی دن کی درست ہی اور وقت زوال کی اور روایت ہی ابو یوسف سے کہ جائز ہے
نماز نفل بیچ دن جمعہ کے وقت زوال کے اور نہین درست ہے نماز جنازہ و سجدہ تلاوت و سجدہ
سہو زوال کے وقت اور اگر قضا نماز پڑہی بیچ وقت زوال کے پس دوبارہ پڑہی اور اگر
تلاوت کی آیت سجدہ کی تو بہتر یہ ہی کہ سجدہ نکری اوسوقت اگر کیا تو دوبارہ نکری اور دو وقت ہین کہ
مکروہ ہین بیچ اونکے نفل اور نہین مکروہ ہین بیچ اونکے فرض قضا کی اور نماز جنازہ کی اور
سجدہ تلاوت ایک بعد طلوع ہونی صبح صادق سے نکلنے آفتاب تک مگر سنت فجر کی درست ہی اور
دوسری بعد نماز فرض عصر کے غروب ہونی آفتاب تک اور بعد غروب ہونے آفتاب کے بھی مکروہ ہین جو
پڑہی نفل واسطے دیر ہونے نماز فرض مغرب کے اور مکروہ ہین نفل جب چڑہی امام اوپر منبر کے واسطے
خطبہ کے دن جمعہ کے اور وقت تکبیر کے اور اگر شروع کی نفل اور بعد اوسکے چڑہا امام اوپر منبر کے
واسطے خطبہ کے تو نہ توڑے نماز کو اور مکروہ ہین نفل پہلے نماز عید کے اور وقت خطبہ
عیدین اور کسوف اور استسقا کی اور اگر شروع کی نفل بیچ انہین وقتون مکروہ کے تو بہتر
ہی کہ توڑ دی نماز نفل کو اور اگر نہ توڑا پس تحقیق ہوگا برا اور نہین ادا ہوا اوسکے ذمہ سے واجب
مسئلہ اور اگر شروع کیا نفل کو بیچ دونو وقتوں کی یعنی بعد طلوع ہونی صبح صادق کے
طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب ہونے آفتاب تک اور پہر توڑا اوسکو قضا لازم ہی [illegible]
قضا کری مسئلہ اگر شروع کیا نفل بیچ وقت مستحب کے اور پہر توڑ دیا اوسکو تو قضا [illegible]

امام سی اور اگر کہی اللہ اکبر پہلے کہنی امام سی تو نہیں شروع ہوئی نماز اوسکی ساتھہ امام کی اور
نہ شروع ہوئی جدا امام سی تیہہ روایت شاذ ہوئی ہی اور کہا بعضو نی کہ شروع ہوئی نماز جدا امام
سی اور نہ شروع ہوئی ساتہہ امام کے یہہ روایت بیچ کتاب اصل کے ہی اور کہا گیا ہی کہ اول قول امام
محمد کا ہی اور دوسرا قول امام ابو یوسف کا ہی مسئلہ اور اگر تکبیر کہی بعد تکبیر امام کے یعنی دوبارہ
کہی تکبیر اور نیت کری شروع کی اور دوبارہ اقتدا امام کا کیا تو ہو گئی شروع ساتہہ امام کے اور قطع ہوئی
پہلی نماز جو تہا بیچ اوسکے اور بہتر یہہ ہی کہ تکبیر کہی مقتدی ساتہہ تکبیر امام کے نزدیک ابی حنیفہ کے
کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ تکبیر کہے بعد امام کے مسئلہ جسوقت شک ہوا مقتدی کو کہ تکبیر
پہلی تکبیر امام کی ہوئی ہی پس ختم کیا جائز ہوگا ساتہہ گمان غالب کے اور اگر دونوں گمان
برابر ہیں تو جائز ہوگی نماز فصل دوسرا قیام ہی اگر پڑہے فرض بیٹہہ کر باوجود
قدرت ہونی قیام کے یعنی کہڑے رہنی کے پس نہیں جائز ہی نماز اوسکی اگر عاجز ہی قیام
سی سبب مرض کے تو بیٹہہ کر پڑہی اور رکوع اور سجود کری اور اگر نہیں طاقت
ہی رکوع اور سجود کی تو اشارہ سی پڑہی لیکن اشارہ کری واسطی سجدہ
کے زیادہ رکوع سے اور نہ اوٹہاوی کوئی چیز آگے منہہ کے واسطی سجدہ
کرنے کے موافق فرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اذا قدرت ان تسجد علی
الارض فاسجد والا فاوم براسک یعنی جسوقت کہ قادر ہو تو کہ سجدہ کری اوپر زمین کے
پس سجدہ کر اور اگر نہ قادر ہو تو پس اشارہ کر ساتہہ سرکی مسئلہ اگر رکہا تکیہ اوپر
زمین کے اور سجدہ کیا اوپر تکیہ کے تو بہی درست ہی ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کے
مسئلہ اگر قوت نہ ہو بیٹہنی کی تو چت لیٹی اور پاؤن پہیلاوی طرف قبلہ کی اور
اگر لیٹا اوپر کروٹ کی اور مونہہ کیا طرف قبلہ کی اور اشارہ کیا ساتہہ سرکے
تو بہی جائز ہی اور اگر نہ مقدور ہو ساتہہ اشارہ کرنے سرکے تو نہ پڑہی نماز لیکن
نہیں ساقط ہوتی ذمہ اوسکے سے اگر ہوشیار ہی اور بیچ ایک روایت کے
ہی کہ ہوش ہی رکہتا ہو تو بہی ساقط ہوتی جب کہ عاجز ہووی جسم حرکت سی

ایک رات دن سی زیادہ اور نہ اشارہ کری ساتہہ آنکہون کے اور بہوون کے اور دل کے اور جب کہ
اچہا ہووی اور طاقت ہووی جس حرکت کی اور رہتا وہ حالت بیماری مین ہشیار پس لازم ہوگی
قضا نماز بموجب روایت پہلی کی اور اگر حالت بیماری مین بیہوش تہا تو نہین لازم ہی قضا اوسکی
مثل بیہوش کے خلاصہ یہہ ہی کہ جو شخص بیہوش رہے ایک رات دن سی زیادہ اور جب ہوش مین آوی
تو نماز قضا نہین ہی ذمہ اوسکے اور اگر کم ایک رات اور دن سی ہوش مین آوی تو قضا کری نمازکی
اسیطرح جو کوئی بیمار ہووی ایسا کہ طاقت نرہی اشارہ سی بہی نماز پڑہنی کی اور بیہوش بہی ہی ایک رات دن
سے زیادہ تو نماز قضا نکری اور اگر ہوش باقی رہی تو نزدیک بعضون کی قضا کری اور بعضون
کے نزدیک قضا کری مسئلہ جو شخص طاقت رکہتا ہو کہڑی ہونی کی اور نہ طاقت رکہتا ہو
رکوع اور سجود کی پس نہین لازم اوسکو کہ کہڑا ہوکر پڑہی اور ذکر کیا ہم وغیرہ کی کہ طاقت ہی قیام
اور رکوع کی اور نہین طاقت ہی سجدہ کی تو بہی نہ قیام کری اور بیٹہہ کر پڑہی ساتہہ اشارونکی اور کہا
اکثر علما نی کہ اختیار ہی نمازی کو چاہی کہڑا ہوکر پڑہی ساتہہ اشارون کے چاہی بیٹہکر پڑہی
ساتہہ اشارونکی مسئلہ ایک شخص کہ بیچ حلق اوسکے زخم ہی اور بہتا ہی رکوع اور سجود
کرنے سے تو نماز پڑہی بیٹہہ کر ساتہہ اشارون کی مسئلہ ایک ضعیف ہی کہ کہڑی ہوکر نماز پڑہنی
سے پیشاب جاری ہوتا ہی یا ایک شخص کے زخم ہی اور کہڑا ہونی سے بہتا ہی اور بیٹہہ کر پڑہنی
سے نہین بہتا اوسکو چاہی کہ بیٹہکر نماز پڑہی اور جو سجدہ کرنی سے پیشاب بہتا ہو یا اوسرتی ہو تو
بیٹہکر اشارونسی پڑہی مسئلہ اگر ایک شخص کا بیٹہکر نماز پڑہنی سے جاری ہوتا ہی پیشاب اور لیٹ کر
پڑہنی سی نہین جاری ہوتا ہی تو لازم ہی اوسکو کہ کہڑا ہوکر پڑہی نماز ساتہہ رکوع اور سجود کے
اگرچہ بہتا رہی پیشاب مسئلہ ایک شخص نماز پڑہتا ہی کہڑا ہوکر اور عاجز ہوتا ہی قرات پڑہنی سی بسبب کہڑی ہونکی تو چاہئی
کہ پڑہی نماز بیٹہکر ساتہہ قراۃ کی مسئلہ اگر ایک شخص نماز پڑہتا ہی اکیلا تو قادر ہوتا ہی اوپر قیام کے اور اگر پڑہتا ہے
جماعت سی تو نہین قادر ہوتا ہی اوپر قیام کے تو چاہئی شروع کری نماز ساتہہ امام کی کہڑی ہوکر اور بیٹہہ جاوی پہر
جب قریب رکوع کا پس کہڑا ہو جاوی اور رکوع کری ساتہہ امام کی مسئلہ چاہئی کہ نماز پڑہی بیمار بیٹہکر اول سی آخر تلک
جیسا کہ بیٹہتا ہی واسطی التحیات کی اور اسی فتوی ہی اور صحیح ایک روایت امام محمد کی روایت امام ابحنیفہ سی ہی

مسئلہ بیچ ذخیرہ کے ہی کہ ایک عورت کی جننی وقت نکلا سر بچہ کا اور خوف ہے
جاتی رہنی وقت نماز کا پس چاہئے کہ وضو کرے اگر قدرت ہو اور اگر قدرت نہ ہو تو تیمم
کرے اور رکہے سر بچہ کا بیچ ہنڈیا کے یا بیچ گڑہی کی اور بیٹھ کر پڑہی نماز ساتہہ رکوع
اور سجود کے اور اگر نہ ہووی قدرت رکوع اور سجود کی پس پڑہے نماز ساتہہ اشاروں
کے مسئلہ اور اگر شل ہین دونو ہات ایک شخص کے اور نہین موجود ہی پاس اوسکے کوئی
شخص کہ وضو کروانی اوسکو یا تیمم پس چاہئے کہ ملی دونو ہاتہون اور مونہہ کو ساتہہ
دیوار کے واسطے تیمم کے اور نماز پڑہی پس اب مقام غور کا ہی بیچ ان مسئلون کے کہ ہرگز نہین
پایا جاتا عذر تاخیر نماز کا اگرچہ مقام حسرت کا ہی واسطے چہوڑنیوالون نماز کے کہ کیونکر ترک
کرتے ہین نماز کو بیچ حالت تندرستی کے مسئلہ اگر پڑہی نماز تندرستی کہڑے ہو کر
تو پڑی اسی بیچ پیدا ہوئی کوئی بیماری کہ طاقت کہڑی ہونی کی نہ رہی پس چاہئی کہ بیٹھ
کر پڑہی باقی نماز کو رکوع اور سجود کے ساتہہ اور اگر نہین رہی طاقت رکوع اور سجود کی بہی تو
پورا کرے اشاروں سے اور اگر نہین رہی طاقت بیٹہنی کی بہی تو چت لیٹ کر پورا کری نماز کو
مسئلہ اگر نماز پڑہتا تہا بیمار بسبب عذر کے بیٹہ کر اور بیچ نماز کے تندرست ہوا پس
چاہئے کہ کہڑا ہووے اور پورا کرے باقی نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور نزدیک
امام محمد کے از سر نو شروع کری نماز کو اور اگر نماز پڑہی تہوڑی پہلے ساتہہ اشارون کی پہر قادر ہوا
بیچ نماز کے اوپر رکوع اور سجود کے پس چاہئی کہ از سر نو شروع کری نماز کو نزدیک سبکے
اور جائز ہین نفل بیٹہ کر پڑہنی بغیر عذر کے اور اگر شروع کری نفل کہڑی ہو کر بغیر عذر کے اور پہر تہکا
کیا پس نہین مضائقہ ہی کہ لگا دی تکیہ ساتہہ دیوار کے یا ساتہہ عصا کی یا بیٹہ جاوی سبب
عذر کے یہہ جائز ہی نزدیک سبکی اور اگر تکیہ لگایا بغیر عذر کے تو مکروہ ہی نزدیک سبکے اور اگر بیٹہا
بغیر عذر کے اور شروع کی کہڑی ہو کر تو جائز ہی ساتہہ کراہت کی نزدیک ابو حنیفہ کی مسئلہ
اور جائز ہین نفل اوپر سواری یا اوپر شتر اور خچر کی پڑہنی واسطے مسافر کی نزدیک سبکی اور واسطی مقیم
کے نزدیک ابو حنیفہ کی جائز نہین اور نزدیک اونکی بہی درست ہین سبب عذر کے کہ اوپر بیان کئی گئی ہین

بیچ فصل تیمم کے جیسا کہ ساتھ خوف بیماری اور دشمن اور درندہ اور کیڑے کے اور پانی
حکم ہی واسطے چھوٹی ہی آدمی کے کہ سوار ہی اوپر چارپایہ کی اور نہین طاقت رکھتا اوترنی کی یا چھوٹ
ہو کہ نہین موجود رکھتی ہو کوئی محرم تو بیٹھ پڑھین یہہ دونوا اوپر سواری کی لیکن جو شخص کہ نماز پڑھی
اوپر سواری کی تو چاہی کہ اشارہ کری ساتھ رکوع اور سجدہ کی اور کری اشارہ سجدہ کا زیادہ
رکوع سے مثل اوس شخص کے کہ جو پڑھتا ہی نماز بیٹھ کر ساتھ اشارون کے اور اگر سجدہ کیا اوپر اوس
چیز کے کہ جو رکھی ہی نزدیک اوسکے اوپر پشت جانور کے یا سجدہ کیا اوپر زمین کے تو نہین درست
ہی نماز اسواسطی کہ نماز اوپر چارپایہ کی مقرر کی گئی ساتھ اشارون کے اور اگر ہی اوپر زمین کے
نجاست تو نہین منع کرتی نماز کو اور کہا بعضون نے کہ منع کرتی ہی اور قول پہلا بیچ ظاہر روایت
ہی مسئلہ اور اگر پڑھی فرض بیچ کشتی کے بیٹھ کر بغیر عذر کے فرض بیچ اقرات ہی قرات کہتے
ہین صحیح کرنا حرفون کا ساتھ زبان کے اسطرح کہ سنی نفس اوسکا اور کہا گیا ہی کہ جسوقت صحیح کیا
حرفون کو تو جائز ہی نماز اگرچہ نہ سنی نفس اوسکا اور فرض ہی قرات بیچ تمام رکعتون نفل کے اور وتر
اور فرضون دو رکعت والونکی لیکن بیچ تین رکعت فرض یا چار رکعت والونکی فرض ہی بیچ دو رکعت
کے بغیر تعین کرنے کے یعنی چاہی دو رکعت اول مین یا دو رکعت آخر مین یا ایک اول اور تیسری مین یا اول
اور چوتھے مین یا ایک دوسری مین اور تیسری مین یا ایک دوسری اور چوتھی مین قرات پڑھی اور افضل
ہی کہ پڑھی بیچ دونوا اول کے مین اور بیچ دو رکعتون اخیر کے اختیار ہی چاہی قرات پڑھی چاہی
تسبیح پڑھی چاہی خاموش رہی اور اندازہ قرات فرض کا ایک آیت ہی اگرچہ چھوٹی ہو
مثل قول اللہ تعالی کے ثم نظر یہہ نزدیک ابی حنیفہ کے ہی اور نزدیک امام محمد اور امام ابی یوسف
کے فرض ہین تین آیتین چھوٹی یا ایک آیت بڑی مثل تین آیت چھوٹی کے مسئلہ جسوقت کہ
پڑھی ایک آیت کہ وہ کلمہ ہی جیسے کہ بیچ سورہ الرحمن کے ہی مدہامتان یا وہ ایک حرف ہی
جیسے قاف یا صاد یا نون اختلاف کیا ہی علما نے بیچ اوسکے صحیح ہی کہ نہین جائز ہی
اور اگر پڑھی آیت بڑی مثل آیت الکرسی یا آیت مداینہ کی یعنی یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم
پس تمام آیت سے تھوڑا سا بیچ ایک رکعت کی اور تھوڑا سا بیچ دوسری رکعت کے پس اختلاف کیا ہی

پہر اوسکی صحیح یہی کہ جائز نہیں اور یہ قول ابی حنیفہ کے اور جو شخص نہین اچہا پڑہ سکتا مگر ایک آیت پوری تین
لازم ہی دوبارہ پڑہنا اوس آیت کا نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی لازم ہی
تین دفعہ پڑہنا اوس آیت کو فرض چوتہا رکوع ہی رکوع کہتی ہین جہکانا کمر کا ساتہہ سر کے اور اگر
جہکایا سر کو تہوڑا اور برابر کیا سر کو ساتہہ ختم کرنے اگر ہی قریب رکوع کی تو جائز ہی نماز اور اگر
ہی قریب قیام کے پس نہین جائز ہی رکوع اوسکا مسئلہ ایک شخص بیچ رکوع کی ملا ساتہہ
امام کے اور نیت باندہی اوسنے خم کئی ہوئی پشت کی یعنی قریب رکوع کے پس شروع ہوئی نماز
اوسکی مسئلہ ایک شخص کبڑا ہی اور پہنچا ہی خم کبڑی پن اوسکے کا نوبت رکوع کی پس چاہی اوسکو
کہ جہکا دی سر کو واسطے رکوع کے مسئلہ ذکر کیا بیچ عیون الفتاوی کی کہ جسوقت پایا امام کو بعد
ایک سجدہ کرنیکے اور مقتدی نی رکوع کیا اور دو سجدہ کئی تو اس صورت مین فاسد ہوگی نماز اوسکی مسئلہ
اور اگر پایا امام کو بعد رکوع کی سجدہ مین پس رکوع کیا اور دونو سجدہ کئی تو نہین فاسد ہوتی نماز
اسواسطے کہ ایک رکعت کی زیادتی نماز کو توڑتی ہی اور کم ایک رکعت سے زیادتی نہین توڑتی نماز کو
مسئلہ جسوقت رکوع کیا مقتدی نی پہلے امام سے اور سر اوٹہایا پہلے رکوع امام سے پس نہین جائز
ہوا رکوع اوسکا اور جسوقت کہ پایا امام کو بیچ رکوع کے پس جائز ہوئی نماز اور جسوقت کہ پہنچا
طرف امام کی اور امام بیچ رکوع کے ہی اور نیت باندہی اور بیچ قیام کے ٹہیر رہا یہانتک کہ
سر اوٹہایا امام نی رکوع سے تو نہین شریک ہوا بیچ اس رکعت کی اور اگر پایا امام کو بیچ رکوع
کے بقدر ایک تسبیح کی اور فرضیت رکوع کی اسقدر ہی کہ نام رکہا جاوی اوسکا رکوع یعنی سر اور
پشت کو ایکدفعہ خم کیا جاوی اور اسیطرح فرضیت سجدہ کی ہی کہ ایکدفعہ پیشانی کو اوپر زمین
کے رکہے تو شامل ہوا بیچ رکعت کی نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور ذکر کیا بیچ ستم
اسفیجابی کے کہ اگر نہ ٹہیری بقدر تین تسبیح کے بیچ رکوع کی یا نہ پڑہی تین تسبیح تو نہین جائز
ہوئی نماز اور ذکر کیا بیچ زاد الفقہا کی کہ کمتر تسبیح بیچ رکوع اور سجدہ کی تین مرتبہ ہین
اور اوسط پانچ تسبیح ہین اور اعلی درجہ سات تسبیح ہین فرض پانچوان سجدہ ہی فرضیت
سجدہ کی ادا ہوتی ہی ساتہہ رکہنی پیشانی اور ناک اور دو ہاتہ اور دونو پاؤن اور دونو

گھٹنون کے اور اگر رکھی پیشانی اور نہ رکھی ناک جائز ہی نزدیک سبکی اور اگر بے عذر رکھی ہی تو
مکروہ ہی اور اگر رکھی ناک اور نہ رکھی پیشانی تو جائز ہی نزدیک ابیحنیفہ کی اور امام یوسف
اور امام محمد کے نزدیک نہین درست ہی ساتھہ ناک کی مگر جب کہ کوئی عذر ہووے بیچ پیشانی کے تو درست
ہی اور رکھنا واسطی سجدہ کی ٹھوڑی کو یا کان کو پس نہین درست ہی اگرچہ عذر سی ہو بلکہ اشارہ
کری اور رکھنا دونو پاؤن اور دونو گھٹنو کا واسطی سجدہ کی نہین فرض ہی نزدیک علما ہماری
کے اور نزدیک امام زفر اور امام شافعی کے فرض ہے مسئلہ اگر نہ رکھا گھٹنا بیچ سجدہ کے
اوپر زمین کے پس جائز ہی سجدہ بیچ صحیح مذہب کی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکھی دونو
پاؤن اوپر زمین کے تو نہین جائز ہی سجدہ اور اگر رکھا ایک پاؤن تو جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ
کیا بسبب اژدہام کے اوپر ران اپنی کے تو جائز ہی نزدیک ابیحنیفہ کے اور اگر سجدہ کیا اوپر
گھٹنے کے تو نہین جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر پشت ایک شخص کے اور وہ بیچ
نماز کے ہی تو درست ہی اگر وہ شخص بیچ نماز کی نہین ہی تو نہین جائز ہی مسئلہ اور اگر ہی
جگہہ سجدہ کی بلند جگہہ پاؤن سی بقدر دو اینٹون کہڑی ہوئی کے تو جائز ہی اور اندازہ اینٹون
بخارا کا بقدر پاؤ گز کی ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر بیچ عمامہ کے یا اوپر کپڑی زیادہ کے
اوپر جگہہ پاک کے تو جائز ہی نزدیک علما ہماری کے اور کپڑا زیادہ مثل دامن اور گوشہ چادر وغیرہ کو
کہتے ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہین درست ہے مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر آستین یا کلی انگرکھہ
کی اوپر جگہہ نجس کے نہین جائز ہی اور بیچ ایک روایت کی کہ جائز ہی مسئلہ اور اگر رکھا نیچی پیشانی کے
ہاتھہ یا کرتہ اوپر جگہہ پاک کے بسبب گرمی یا سردی یا مٹی کے اور سجدہ کیا تو جائز ہی لیکن گفتگو بیچ کراہت
کے ہی مسئلہ اگر سجدہ کیا اوپر برف یا گھانس یا بہوسہ یا روئی کی اگر دہنس گیا سر بیچ نرمی ان
چیزون کے تو نہین جائز ہوگی نماز اور اگر نہ دہنسی سر بیچ اونکے تو جائز ہی نماز اوپر اوسکی مسئلہ
اگر سجدہ کیا اوپر چانول یا چینا یا جوار کے نہین جائز ہی اور اگر سجدہ کیا اوپر گندم یا جو کی تو جائز ہی لیکن سجدہ کرنا
اوپر چانول یا روئی دہنکی ہوئی کی درست ہی کہ ہووین وہ بیچ گون کی مسئلہ پوچھا نصیر بن یحیے
سی کہ اگر سجدہ کیا چھوٹی تھہر پر تو درست ہے جواب دیا کہ اگر زیادہ پیشانی تھہر پر ہی تو درست ہی اور نہین تو نہین درست

فرض جیسا قعدہ اخیرہ ہی اور وہ فرض بقدر تشہد کی ہی اور ظاہر ہوگی فرضیت اسکی ان مسائل سے
انشاء اللہ تعالی مسئلہ ایک شخص نے پڑہی نماز ظہر کی پانچ رکعت مع رکوع سجود کی اور قعدہ نہ
کیا بیچ چوتہی رکعت کی پس ہوگئی اوسکے نفل اور فرضیت باطل ہوئی مسئلہ مسافر نے جب کہ اقتدا
کیا مقیم کا بیچ نماز قضا کے نہیں صحیح ہی اقتدا اوسکا اسواسطے کہ قعدہ پہلا مسافر کا فرض ہے
اور مقیم کا واجب ہی پس ہوئی تابعداری فرض پڑہنی والیکے ساتہ نفل پڑہنے والیکے مسئلہ
جسوقت کہ یاد کیا بعد تمام کرنے نماز کے سجدہ تلاوت کا پس پہر گیا واسطے سجدہ تلاوت کی تو باطل
ہوا قعدہ اخیرہ کا اوسکا اب جبتک کہ قعدہ نکرینگا بعد سجدہ کے بقدر التحیات کی تو نماز فاسد ہوگی
مسئلہ اگر سویا یعنی اونگ گیا ایک شخص بیچ تمام قعدہ اخیرہ کے پس جب جاگی تو لازم ہی کہ ٹہہرے
بیچ قعدہ کے بقدر التحیات کی اور اگر نہ ٹہہرا تو فاسد ہوئی نماز اسواسطے کہ افعال نماز کے بیچ حالت
سونے کے نہیں محسوب ہوتی جیسا کہ پڑہا ایک شخص نے سوتی مین یا رکوع کیا سوتی مین یا سجدہ کیا
سوتے مین تو محسوب نہوگا یہہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہی خاص کر بیچ نماز تراویح کی اور اکثر لوگ اس
سے ناواقف ہیں فرض ساتوان باہر آنا نمازیکا ہی اپنے قصد سے یعنی باہر آنا اپنی قصد سے
نمازیکا فرض ہی نزدیک ابو حنیفہؒ کے خلاف ہی امام محمدؒ اور ابو یوسفؒ کی یہان تک کہ اگر حدث
کیا جانکر ایک شخص نے بیچ قعدہ اخیرہ کے بعد تمام ہونیکے بقدر التحیات کے یا کلام کیا یا کوئی حرکت
ایسی کی کہ توڑتی ہی نماز کو پس تمام ہوئی نزدیک سبکے اور اگر حدث ہوا بعد بیٹہنی اور پڑہنے
التحیات کی بغیر قصد نمازی کے تو تمام ہوئی نماز اوسکی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف کی اور
نزدیک ابو حنیفہ کے وضو کرے اور بیٹہے بیچ قعدہ اخیرہ کے اور نکلے نماز سے اپنے قصد سے
اور نکلتی ہیں اس اختلاف سے بارہ مسئلہ اور وہ یہہ ہیں کہ تیمم کرنیوالے نے جب دیکہا پانی بعد
بیٹہنے قعدہ اخیرہ کی بقدر التحیات کی یا تہا مسح کرنیوالا موزہ کا پس تمام ہوئی مدت مسح اوسکی کے
یا اوتارا موزہ کو ساتہ فعل تہوڑیکی یا اُمّی تہا سیکہی اوسنے سورۃ یا آیت قرآن کی یا برہنہ تہا
پایا اوسنے کپڑا یا اشارہ کرنیوالا تہا قادر ہوا اوپر رکوع اور سجود کی یا یاد آیا اوسکو کہ ذمہ میری
ایک نماز قضا ہی یا پانی وضو ہوا امام قاری اور خلیفہ کیا اُمّی کو یا نکلا آفتاب بیچ نماز فجر کے

یا شروع ہوا وقت عصر کا بیچ نماز جمعہ کی یا مسح کیا تہا اوپر پٹی کے کہ وہ گر پڑی اچہی ہوکر زخم
یا صاحب عذر تہا اب جاتا رہا عذر اوسکا بیچ ان بارہ صورتوں مین فاسد ہوتی نماز نزدیک
ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی تمام ہوتی نماز فرض ٹہرانا تعدیل ارکان
ہی یعنی ٹہرنا بیچ رکن کے فرض ہی نزدیک ابی یوسف کی کہ ثابت ہی حدیث سی ذکر کیا اسکو
بیچ اول فرایض کے اور نزدیک امام محمد اور امام ابو حنیفہ کی واجب ہی فصل بیسوین
بیچ بیان واجبات کی واجب ہی معین کرنا الحمد اور قرآن کا بیچ اول دو رکعت کی اور واجب ہی
ایک بار الحمد کا پڑہنا بیچ اول کے دو رکعت کی اور پڑہنا الحمد کا پہلی سورت سی اور ملانا سورت
کا یا آیتونکا بیچ اون نمازون کی کہ ثابت ہوا ہی جیسا کہ بیچ دو رکعت فرض فجر اور مغرب
اور عشا اور جمعہ اور عیدین کے اور آہستہ پڑہنا بیچ اون نمازونکی کہ حکم ہی آہستہ پڑہنی کا جیسا کہ
نماز ظہر اور عصر کی اور پڑہنا دعا قنوت کا بیچ وتر کی اور پڑہنا تشہد کا بیچ دونو قعدہ کی اوپر
بیچ ایک روایت کی فقط بیچ قعدہ اخیرہ کے پڑہنا واجب ہی اور نماز سے خارج ہونا ساتھ
سلام کے اور سجدہ تلاوت کا اور دو سجدہ سہو کے اور تکبیرات عیدین کی اور نقل کرنا ایک
فرض سی طرف دوسرے فرض کی جیسے کہ رکوع سی اوٹھ کے سجدہ مین جا وی اور نہ
تاخیر کرے فصل بیسوین بیچ بیان طریقہ سنت کی طریقہ مسنون یون ہی کہ جب وقت کرا ارادہ
کرے کوئی شخص یہہ کہ شروع کرے نماز پس نیت کرے اور نکالے دونو ہاتہ دونو آستینوں سے
اور پہر تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر کہے اور اوٹہاوے دونو ہاتہونکو ساتہہ بدن کے اور ذکر کیا بیچ ہدایہ
کہ اوٹہا دی اول ہاتہونکو پہر اللہ اکبر کہے یہان تک کہ مقابل ہون انگوٹہی کانونکی لو کے اور رکہے
اونگلیون کو اپنی حال پر یعنی نہ بہت کشادہ رکہے نہ بہت تنگ رکہے اور رخ ہتیلی کا مقابل رکہے
طرف قبلہ کی اور عورت اوٹہاوی ہاتہونکو چہاتیون تک نہ اوس سے پہنچے سر انگلیونکا کاندہی تک
اور مقتدی تکبیر کہے ساتہہ تکبیر امام کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی تکبیر کہی
بعد تکبیر امام کے اور یہہ اختلاف ہی بیچ بہتر ہونی کے اور نہ ترک کرے ہاتہہ اوٹہانا وقت
شروع نماز کے اور اگر عادت پکڑیگا تو گنہگار ہوگا اور رکہی داہنی ہاتہہ کو اوپر بائین

ہاتھ کے اور پکڑے سیدھے ہاتھ سے پہنچا الٹے ہاتھ کا اور رکھے دونو ہاتھوں کو نیچے ناف کے اور عورت
رکھے اوپر چھاتی کے اور پڑھے سبحانک اللھم آخر تک اور اگر پڑھے جل ثناءک تو منع نہیں کیا جاویگا اور
جو نہ پڑھے تو حکم نہ کیا جاویگا اور پڑھے انی وجہت آخر تک نزدیک ابی یوسف کے بیچ ایک روایت
کے پہلے تکبیر اور نیت کے اور بیچ دوسری روایت کے بعد تکبیر کے اور نزدیک امام حنیفہ اور امام محمد کے نہیں پہلے نیت
سے اور نہیں بعد نیت کے بالاجماع اور پھر اعوذ پڑھے لیکن اعوذ تابع ہے سبحانک اللھم کے اور چاہیے کہ پڑھے
مقتدی ساتھ سبحانک اللھم کے اور بیچ عیدین کے پڑھے پہلی تکبیر و ثنی اور مسبوق بھی پڑھے اعوذ کو
ساتھ سبحانک اللھم کے جب پاوے امام کو آہستہ پڑھتا ہوا اور مسبوق اوسکو کہتے ہیں جو درمیان نماز
کے شامل ہو پھر جسوقت کہ کھڑا ہووے مسبوق واسطے پورا کرنے باقی نماز کے چاہیے کہ پھر اعوذ پڑھے
اسیطرح ذکر کیا بیچ ملتقط کے اور اگر پاوے امام کو پکار کے پڑھتا ہوا تو چاہیے کہ سنے اور چپکا رہے
اور کہا بعضوں نے کہ پڑھے سبحانک اللھم جب دم لیوے امام ایک ایک کلمہ درمیان دم لینے امام کے اور
روایت فقیہ ابی جعفر سے ہے کہ اگر پاوے امام کو بیچ ثنا کے تو سبحانک اللھم پڑھے نزدیک سبکے ذکر کیا
اسکو بیچ ذخیرہ کے اور بیچ نماز جمعہ اور عیدین کے اگر ہے مقتدی دور امام سے تو اختلاف کیا ہے
متاخرین نے بیچ اسکے اور جسوقت کہ پاوے بیچ رکوع کے تو تامل کرے دلمیں کہ اگر پڑھونگا سبحانک اللھم
تو شامل ہونگا رکوع میں تو پڑھے نہیں بلکہ رکوع کرے اور تابعداری کرے امام کی اور اسیطرح حکم ہے اگر پاوے
بیچ سجدہ پہلے کے لیکن نہیں ہے رکوع اور نہ ہوگا پانے والا رکعت کا جب تک نہ شریک ہو ساتھ امام کے بیچ کل
رکوع کے یا بقدر تسبیح کی اور بیچ ذخیرہ کے ہے کہ اگر ختم کیا نیت کو بیچ رکوع کے تو پایا رکعت کو خواہ بقدر تسبیح
کے پایا ہو یا نہ پایا ہو اور اگر پاوے بیچ قعدہ کے پس چاہیے کہ نیت باندھے اور بیٹھ جاوے
اور کہا بعضوں نے کہ ثنا پڑھ کر بیٹھے اور نہ اعوذ پڑھے مگر بعد ثنا کے پھر بسم اللہ پڑھے اور بیچ ہر رکعت کے
پڑھے بسم اللہ واسطے احتیاط کے یہہ نزدیک اکثر متاخرین کے ہے اور امام جسوقت قرات پکار کر پڑھے
تو بسم اللہ پکار کر نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے اور اگر قرات آہستہ پڑھے تو بھی بسم اللہ آہستہ پڑھے
اور اوپر شروع سورہ کے بسم اللہ کا پڑھنا نہیں چاہیے نزدیک ابی حنیفہ کے مگر نزدیک امام
محمد کے پڑھے جسوقت کہ آہستہ پڑھنے والا ہو پھر الحمد پڑھے اور جب امام ولا الضالین کہے تو چاہیے کہ امام

اور مقتدی دونو آمین کہین آہستہ سی اور پہر ملاوی سورۃ یا تین آیتین اور اگر ملائی اوسنے
ایک آیت یا دو آیت تو نہین نکلیگا کراہت سی اور اگر ملائی تین آیت تو نکلا کراہت سی اور
نہین داخل ہوا بیچ مستحب کے اسواسطی کہ واجب ہے ملانا سورہ کا یا آیتون کا ساتہہ الحمد کے **فصل**
چونتیسوین بیچ بیان مستحبات قراۃ کی مستحب یہہ ہی کہ پڑہی بیچ سفر کی حالت
ضرورت مین الحمد اور سورۃ جونسی کہ چاہی اور بیچ حالت اختیار کی بیچ وقت فجر اور
ظہر کے سورہ بروج اور مثل اسکی پڑہی اور بیچ نماز عصر اور عشا کی کم اس سے اور
بیچ نماز مغرب کی پڑہی ساتہہ قصار کی اور بیچ حضر کی یعنی اگر مسافر نہ ہو جسوقت کہ خوف
ہو فوت ہونی وقت کا تو پڑہی اسقدر کہ نہ فوت ہووی نماز اور اگر نہ خوف ہو فوت ہونے
وقت کا تو پڑہی بیچ فجر کے چالیس یا پچاس یا ساتہہ آیتین اور بیچ ظہر کے مثل اسکے یا کم اس
سے اور بیچ عصر اور عشا کی پڑہی مثل اسکے یا کم اسی اور بیچ مغرب کی قصار مفصل پڑہی اور
کہا صاحب قدوری نی کہ پڑہی بیچ نماز فجر اور ظہر کے طوال مفصل اور بیچ عصر و عشا
کے اوساط مفصل اور بیچ مغرب کے قصار مفصل اور طوال مفصل سورہ حجرات سی
سورہ بروج تک کو کہتی ہین اور اوساط مفصل سورہ بروج سی سورہ لم یکن تک اور قصار مفصل
سورہ لم یکن سی آخر قرآن تک کو کہتی ہین اور دراز کری امام پہلی رکعت فجر کو دوسری سے
اور باقی نمازون مین دونو رکعتین برابر کری نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک
امام محمد کے مستحب ہے کہ بڑہی کری پہلی رکعت سب نمازون مین اور دراز کرنا
دوسری رکعت کو پہلی رکعت سی مکروہ ہی نزدیک سبکے اگر زیادہ
کے ہون تین یا زیادہ تین آیتون سے یعنی اول رکعت سے دوسری
رکعت مین تین آیتین زیادہ کی گئی ہون اور ایک آیت یا دو
آیت کے زیادہ کرنے سے مکروہ نہین ہوتی اور بیچ سنتا
اور نفل کے برابر کرے دو رکعتین مگر جن نمازون مین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہو اور

اور جب فارغ ہو قراۃ سی تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کری اور لایق ہی شروع اللہ اکبر کا
وقت جھکنی رکوع کی کری اور تمام اللہ اکبر کا جب کہ جہکچکی رکوع مین اور کہا بعضون نی اگر
تمام کیا قراءت کو رکوع جاتی وقت تو کچھ مضائقہ نہیں اگر باقی رہا سو قرائت سی ایک
حرف یا ایک کلمہ اور صحیح اول ہی اور رکہی دونو ہاتھہ اوپر گہٹنو نکی اور کشادہ رکہی انگلیوں
اور فراغ رکہی پشت کو اور برابر رکہی پشت اور سر کو یعنی سر کو پشت سی اونچا نکری
اور نہ نیچا رکہی اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہی اور اگر زیادہ کہی تو افضل ہی اور ختم
تسبیح کو اوپر گنتی طاق کی کری اور اگر پڑہا ایک مرتبہ یا نہ پڑہا پس جایز ہی نماز لیکن
مکروہ ہی اور روایت ہی ابی مطیع سی کہ تسبیح رکوع اور سجود کی رکن ہین اگر ترک کیا تسبیح
کو تو نہین جایز ہی نماز اور نہین لایق ہی واسطی امام کی کہ زیادہ تسبیح کری اسقدر کہ تنگ ہو
ہوویں مقتدی اس واسطی کہ یہ سبب نفرت کا ہی نفرت کرنا نماز سے مکروہ ہی اور اگر
دراز کیا امام نی رکوع واسطی شریک ہونی مقتدیونکی نہ واسطی تقرب الی اللہ کی پس تحقیق
مکروہ ہی مگر کفر نہ کہا جاویگا اسواسطی کہ نہین نیت ہی عبادت غیر کی اور اگر دراز کیا رکوع
واسطی قرب اللہ کے یعنی واسطی ثواب کی تو جایز ہی اور کہا بعضون نی کہ طول کری تسبیح
کو یعنی قراۃ سی کہی اور واسطی آنی والی کے تسبیح کو زیادہ نکہی پہر رکوع سے سر اٹہاتی
وقت کہی سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی ربنا لک الحمد کہین مگر مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ
نکہی اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی امام بہی دونو
کہی اور یہہ ایک روایت کی ہی کہ اللہم ربنا لک الحمد سی زیادہ نکہی اور لٹکا رکہی دونو
ہاتہونکو بیچ قومہ کے اسیطرح ذکر کیا ہی صدر الشہید نی بیچ واقعات کے اور بیچ صلوۃ جنازہ
اور دعا قنوت اور وقت پڑہنی سبحانک اللہم کی پکڑی ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کے
موافق قول اکثر علما کی اور بیچ تکبیرات عیدین کے لٹکا وی ہاتہونکو اور پہر جسوقت قرار پکڑی
بعد اوٹہنی رکوع کی پہر جاہئی کہ اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ مین جاوی اور دو سجدہ کری پہر
اول رکہی دونو گہٹنی پہر ہاتہہ پہر پیشانی درمیان ہاتہونکی اور فراغ رکہی دونو بغلوں

باز وسی اور پیٹ کو رانون سی اور پنڈلیکو زمین سی اور عورت ملا رکہی ان سبکو اور
کہی سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ اور یہہ ادنی ہی اگر زیادہ کہی تو افضل ہی مگر اوپر گنتی
طاق کی تمام کری اور پہر اوٹہاوی سر کو اور بیٹہی اور رکہی دونو ہاتہونکو اوپر زانو کے
اور قرار پکڑی اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کری اور اگر تہوڑا سا سر اوٹہا کر سجدہ کیا
اگر قریب ہی طرف سجدہ کی تو یہہ سجدہ نہین جایز ہوئیگا اور جسوقت فارغ ہو سجدہ
کہڑا ہووی بی سہارہ مگر ساتہہ عذر کے جایز ہی سہارا لینا اور پہر ہی دوسری رکعت
مثل پہلے کے لیکن نہ نیت باندہی نہ ہاتہہ اوٹہاوی اور نہ اعوذ پڑہی جب دوسرا سجدہ
کر چکی دوسری رکعت کا تو بچہاوی بائین پانونکو اور بیٹہی اوپر اوسکی اور داہنی پانکو
کہڑا رکہی اور منہہ کرے اونگلیون پانونکا طرف قبلہ کے اور رکہی دونو ہاتونکو اوپر
زانو کے اور اونگلیونکو نہ ملاوی اور نہ کہلا رکہی بلکہ انکی حال پر چہوڑدی پہر التحیات پڑہی
عبدہ ورسولہ تک نہ زیادہ کری اوس پر یہہ قعدہ پہلے کے اور اگر زیادہ کیا تو کہا بعضی علما
کہ اگر پڑہا اللہم صل علی محمد بہول کر تو واجب ہین دو سجدہ سہو کے اور کہا امام محمد اور ابو یوسف
نی کہ جب تک نہ کہی وعلی ال محمد بہول کر تو نہین واجب ہی سجدہ سہو اور نزدیک امام حنیفہ
کے اگر زیادہ کیا ایک حرف بہی تو بہی واجب ہی سجدہ سہو کا اور اکثر علما کی نزدیک یہی صحیح
ہی اور جسوقت کہڑا ہووی واسطی رکعت تیسری کی تو نہ سہارا لی اوپر زمین کے ہاتہہ سی اور اگر لیوی
تو کچہہ مضایقہ نہین اور اگر فرض پڑہتا ہی تو اخیر کے دو رکعت مین اختیار ہی چاہی پڑہی
چاہی تسبیح کری چاہی خاموش رہی لیکن پڑہنا بہتر ہی فقط الحمد کا اور نہ زیادہ کری کوئی
چیز اور جو کوئی ملاوے سورت بہول کر تو واجب ہی دو سجدہ سہو کی نزدیک ابو یوسف
کے اور صحیح ظاہر روایت کی نہین واجب ہی لیکن جسوقت کہ سنت ہون یا نفل تو
شروع کرنے جیسا کہ شروع کرتا ہی بیچ رکعت اولی کے یعنی شروع کری تیسری رکعت کو
بہی ساتہہ ثنا اور اعوذ کے اسواسطی کہ ہر شفع نماز علحدہ ہی اور شفع دو رکعت کو کہتے
ہین اور بیٹہی بیچ قعدہ اخیر کے مثل قعدہ اولی کے اور عورت بیٹہی دونو قدم نکال کر

اور بیٹھے کوئی بائین سرے اور پاؤنکو نکالی طرف داہین سرے اور التحیات پڑہی بعد اوسکے درود پڑہی اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور استغفار پڑہی واسطی نفس اپنے کے اور واسطی ماں اور باپ کی اگر ہین وہ مومن اور واسطی تمام مردون اور عورتون مسلمانون کے اور دعائین وہ پڑہی جو کہ آئین ہین حدیثون مین اور وہ دعائین کہ مشابہ ہین قرآن سے جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً او مثل اوسکی اور دعائین حدیث کی جیسے اللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِن عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوذُبِکَ مِن عَذَابِ القَبرِ واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذبک من المأثم والمغرم یا یہ دعا پڑہی اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی اور نہ پڑہی وہ دعا کہ مشابہ ہو کلام آدمیونکی جیسی اللھم ارزقنی فلانہ یعنی یا خدا جورو کر وادی مجہکو فلانی عورت یہان تک کہ اگر کہی ان دعاکو درمیان نمازکے تو فاسد ہوگی نماز اور اشارہ کری کلمہ کے اونگلی سے جسوقت کہ پہنچی اشہد ان لا الہ الا اللہ کو اور کہا تبیین واقعات کی کہ نہ اشارہ کری اور فتوی اوپر پہلے کے ہی اور اشارہ اسطرح پر کری کہ بند کری چہنگلی اور پاس کے اونگلی کو اور حلقہ کری بیچ کی اونگلی کو انگوٹھی سے اور جب فراغت ہووی سب دعاؤن سے تو السلام علیکم ورحمت اللہ کہے مونہہ پھیر کے داہنی طرف اور تبیین اس سلام کی نہ کہے وبرکاتہ اسطرح ذکر کیا ہی تبیین محیط کی اور نیت کری ساتہ سلام پہلی کے داہنی طرف کی فرشتہ اور مومنون کی اور اسیطرح نیت کری واسطے سلام بائین طرف والونکے اور کہا بعضون نے کہ نیت کری اون فرشتون کی کہ محافظ اوسکے ہین اور کہا بعضون نے کہ نیت کری کل فرشتون کی کہ ساتہ اسکی ہین اسواسطی کہ مختلف ہین بیچ گنتی اون فرشتون کی کہا گیا ہی کہ ساتہ ہر مسلمان کے پچاس فرشتہ ہین اور کہا گیا ہی ایک سو ساٹہہ فرشتہ ہین اور نیت کری مقتدی امام اپنی کی بیچ سلام پہلی کے اگر امام داہنی طرف یا مقابل مین ہی اور نیت کری مقتدی امام کی دوسری سلام مین اگر امام بائین طرف ہے لائق ہی نمازی کو کہ نظر رکہی قیام مین بیچ جگہہ سجدہ کی اور نظر رکہی بیچ رکوع کے

پشت پاؤن پر اور نظر رکھی بیچ سجدہ کے طرف ناک کی اور نظر رکھے بیچ قعدہ کی طرف گود کی
اور سنت ہی واسطی امام کی کہ آواز سلام دوسری کی کم ہو آواز سلام پہلی سے پس جس وقت فارغ
ہووی نماز سی اختیار ہی اسکو چاہی طرف داہنی یا بائین کی یا پشت کر کے بیٹھی یا کام کو اپنی
اوٹھ جاوی بشرطیکہ کوئی نماز نہ پڑھتا ہو پیچھی اوسکے اور اگر پڑھتا ہو تو موہنہ کرنا طرف
اوسکے مکروہ ہی لیکن یہہ بیٹھنا امام کا اوسوقت درست ہی جب نہ ہووین بعد فرضون کے
سنتین اور اگر ہین سنتین تو چاہئی کہ کہڑا ہووی واسطی سنتونکی اسواسطی کہ تاخیر کرنا سنتونکا
بعد ادا کرنی فرض کے مکروہ ہی پس جب کہ کہڑا ہوا تو اوس جگہہ ادا کری سنتین بلکہ آگی
بڑہ جائی یا پیچھی ہٹ جائی یا داہنی ہو جائین یا بائین ہو جائی یا گہر چلا جائی پس ادا
کری سنتین اوس جگہہ اور کہا بعضے علما نی کہ اگر امام ہی تو بائین طرف محراب کی سنتین پڑہی اور کہا شمس
الائمہ حلوانی نی یہہ جب ہی کہ نہو بیچ قصد اوسکی کے شغل کرنا ساتہہ دعا اور وظیفہ کی اور اگر معمول ہی اوسکا
وظیفہ کا کہ پڑہتا ہی بعد فرضونکی تو اوسکو چاہئی کہ اٹہہ کہڑا ہوا اوس جگہہ سی کہ جہان نماز پڑہی ہے
اور پڑہی ورد اپنا اور جائز ہی کوئی مسجد مین بیٹہہ کر پڑہ لی پہر کہڑا ہو کر سنت پڑہی دونو باتین
منقول ہی صحابہ سی اور جو اوپر امین ذکر کیا گیا ہی مسئلہ دلیل ہی کراہت کی تاخیر کرنے
سنتونمین اور جو ذکر کیا شمس الائمہ حلوانی نے دلیل ہی جائز ہونی کی ذکر کیا ہی بیچ
محیط کی اور مقتدی اور اکیلا شخص پڑہی سنتین مقام فرضونکی تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہہ ہی کہ اوس جگہہ سے ہٹ کر پڑہی

فصل تیسوین بیچ بیان مکروہات کی مکروہ ہی اسواسطی نمازی کی بند کرنا موہنہ کا مگر وقت غلبہ جمائی کی اور
مستحب یہہ ہی کہ وقت جمائی کے روکی اوسکو اور اگر نہ روک سکے تو نہین ہی مضایقہ کہ رکہی ہاتہہ یا آستین
کو اوپر موہنہ کی اور مکروہ ہی لپیٹنا پگڑی کا اسطرح پر کہ ایک طرف پگڑی کی ایسی ہو جیسی عورتین پٹی باندہتی
ہین اور کہا بعضون نی اسطرح کہ کہلی رہی کہوپڑی سر کی اور مکروہ ہی چٹلا باندہنا اسطرح پر کہ اکہٹا کرے
بالونکو اوپر سر کے اور جما دی اوسکو گوند وغیرہ سی یا لپیٹی چوٹیونکو گرد سر کے جیسے عورتین لپیٹی ہین اور مکروہ ہی
جمع کرنا بالونکا پیچھی سر کے اور باندہنا ڈورے سی اوپر سر کے واسطی لٹکنی بالونکی زمین پر وقت سجدہ کی اور مکروہ ہی رکہنا
ہاتونکا اوپر زمین کی پہلی گہٹنو کی وقت سجدہ کی اور اوٹہانا گہٹنونکا زمین سے پہلے ہاتہہ کے وقت کہڑی ہونیکی

مگر بسبب عذر کی درست ہی اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اسطرح پر کہ جیسے چونچ جانور مارتا ہی اوپر
زمین کے اور مکروہ ہی بیٹھنا بطور کتے کے بیچ نماز کے اسطرح پر کر رکھی چوتڑ کو اوپر زمین کی
اور کھڑا کر رکھے دونو گھٹنو نکو اور مکروہ ہی کہ فرش کرے دونو ہاتھو نکو اوپر زمین کے جیسا فرش
کرتی ہی لومڑی اور مکروہ ہی وقت رکوع کی رفع یدین کرنا اور بعد اوٹھنے رکوع کے
رفع یدین کرنا اور مکروہ ہی لٹکانا کپڑی کا اسطرح پر کہ رکھی کپڑی کو اوپر کندہی کے اور لٹکا دے
سری دونو طرفکی مسئلہ اگر نماز پڑہی بیچ قبا یا جامہ دانی یا فرغل کے تو لایق ہی کہ پہن لے
آستینوں اوسکی اور باندہی قبا کو ساتھ کمربند کی اسطرح پر کہ دامن اوسکے نہ لٹکین اور روایت ہی
فقیہ ابی جعفر سی کہ اگر پڑہی نماز ساتھ قبا کی بغیر باندہنے کمربند کی تو گنہگار ہوگا اور مکروہ ہی
یہہ کہ سمیٹی کپڑی کو اسواسطی کہ نہ آلودہ ہو خاک مین اور مکروہ ہی نماز پڑہنا بطور غرور کے اور
مکروہ ہی نماز پڑہنی تہبند سی پڑہنا اور مکروہ ہی نماز اون کپڑوں سے کہ بیچ گہر کے پہنتا ہی
اور بازار مین اونکی پہننی سی شرم کرتا ہی اور مستحب ان ہی کہ پڑہی نماز ساتھ کرتی اور پاجامہ
اور عمامہ کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے مستحب ہی کہ پہنی اچھی کپڑی واسطی نماز کی اور عورت
پڑہی ساتھ کرتی اور دوپٹہ اور چادر کے اور مکروہ ہی اونچا نیچا رکھنا سر کا بیچ رکوع کے
اور کھیلنا ساتھ کپڑی یا بدن کے اور چٹخانا انگلیونکا اور کرنا انگلیونکا بیچ انگلیونکی
اور ہاتھ رکھنا اوپر کولونکی اور ہٹانا کنکرونکا مگر اوسوقت کہ نہو سکے سجدہ تو برابر کرے
ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اور بیچ ظاہر روایت کی ہی کہ برابر کرے ایک دفعہ اور بیٹھنا چار زانو
اور بند کرنا آنکھونکا اسواسطی کہ مشابہت ہوتی ہی ساتھ یہود کی اور دیکھنا داہنی اور بائیں
کا اور سجدہ کرنا اوپر بیچ عمامہ کے اور کھنکھارنا بغیر عذر کی اگر ہو آواز بدون حرفون کے
اور اگر حرف ظاہر ہوں تو مفسد نماز ہی اور اگر کھانسی نہ رک سکتی ہو تو جائز ہی بیکراہت
سکے مگر بہتر یہہ ہی کہ دفع کرے کھانسی کو موافق مقدور کی اور جواب دینا سلام کا ساتھ اشارہ
ہات کی اور گود مین لینا بچہ کو اور ناک صاف کرنا اور رکھنا درہم و دینار کا موہنہ مین اسطرح
کہ روکی قراءۃ کو اور اگر روکے قراۃ تو مفسد نماز ہی اور نگلنا اوس چیز کا کہ بیچ

دانتون سے کے ہی اگر تہوڑی ہی اور اگر مقدار چلنی سی اڑ جی ہو تو فاسد ہوتی ہی نماز اوس
سے اور پکار کر بسم اللہ اور آمین کہنا اور ادا کرنا قراۃ کا بیچ رکوع کی اور شمار کرنا آیتون
اور تسبیح کا او سورتونکا ساتھہ اونگلیونکی یہہ سب مکروہ ہین نزدیک ابی حنیفہ کی اور کہا
ابو یوسف اور امام محمد نی کہ نہین مضائقہ ہی شمار کرنا ساتھہ انگلیونکی اور بعضی علما نی کہا ہی
کہ نہین مکروہ ہی شمار کرنا بیچ نفلون کے بالاتفاق اور کہا بعضون نی کہ اختلاف ہی بیچ
نفلونکی اور نہین اختلاف ہی بیچ فرضونکی یعنی بیچ فرضونکی بالاتفاق مکروہ ہی اور کہا
ابو جعفر نی کہ اختلاف بیچ دونونکی اور بیچ خاقانی کی ہی کہ اگر دبانا کیا ساتھہ سر
اونگلیونکی تو نہین مکروہ ہی اور اوسی خاقانیہ مین لکھا ہی کہ اگر محتاج ہو گنتی کا جیسا بیچ صلوٰۃ
تسبیح کے تو گنی ساتھہ اشارہ اونگلی کے یا ساتھہ اشارہ دلکی اور مکروہ ہی تکیہ لگانا ساتھہ
دیوار یا عصا کی مگر ساتھہ عذر کے اور مکروہ ہی چلنا بغیر عذر کی اگر ہر قدم پہ ٹھہری اور
اگر نہ ٹھہری تو فاسد ہوگی نماز اوسکی مگر ساتھہ عذر کے اور جہکنا داہنی یا بائین طرف اور [illegible]
جوئین اور پسوکا اور مارنا اور دفن کرنا یہہ سب مکروہ ہی اور نہین مضائقہ ہی مارنا سانپ کا
اور بچہو کا کہا بعضے علما نی کہ اگر نہ محتاج ہو طرف چلنی اور علاج کرنیکی یعنی زیادہ چلنے کی حاجت
نہ پڑے ہی مانند تین قدم کے پی در پی اور زیادہ علاج کی بہی حاجت نہ پڑے ہی مانند تین ضرب کے
پی در پی لیکن اگر متصل ہو تو مار ڈالی اور اگر محتاج ہوگا طرف چلنی اور علاج کرنیکے تو فاسد ہوگی
نماز اوسکی اور مکروہ ہی نہ ٹہیرنا بیچ رکوع اور سجود کی اور دو بار پڑہنا سورۃ کا بیچ فرض
کے اگر قادر ہی اور پڑہنی سورت دوسری کی اور نہین مکروہ ہی بیچ نفل کے اور مکروہ ہی
دراز کرنا رکعت پہلی کا دوسری سے بیچ نفلون کے لیکن جو ثابت ہین حدیث یا قول صحابہ سے
اور دراز کرنا دوسری رکعت کا مکروہ نہین ہی بیچ کل نمازون کے اور مکروہ ہی اوتارنا ٹوپی کا
اور پہننا اوسکا ساتھہ حرکت تہوڑی کے اور سونگھنا خوشبوئی کا پہینکنا تہوک کا یا پہینکنا
رطوبت ناک کا اور جہلنا کپڑی اور پنکہی سے ایک دفعہ یا دو دفعہ اور اگر ہوا ایسی تین دفعہ
برابر تو فاسد ہوگی نماز اور مکروہ ہی آستین چڑہا کر نماز پڑہنا کہنیون تک اور [illegible]

فطو سنت سے مگر عذر سی اور پڑھنا قراءۃ کا بغیر قیام تک کے یعنی رکوع یا سجود یا قعود مین اور پڑھنا
تسبیح رکوع اور سجود کے اور تین دفعہ سی کم پڑھنا تسبیح کا اور پڑھنا ذکر کا انتقالا تمیر
اور اوسمین دو وقبا جنکین مین پہونچنا ایک چیز کا اپنی جگہہ سے اور ادا کرنا اوسکا دوسری جگہہ
اور مکروہ ہی پوچھنا پیشانی یا مٹی کا پیشانی سے درمیان نماز کے اور نہین مضایقہ واسطی
پڑھنی والی اکیلی کے آعوذ پڑھنا ذکر اگلی سے اور مانگنا رحمت کا نزدیک آیت رحمت کی
یا مغفرت طلب کرنا نزدیک آیت مغفرت کی اور اگر ہی بیچ فرض کے تو مکروہ ہی اور امام
اور مقتدی نکرین اسطرح جیسے بیچ فرضونکی اور نہ بیچ نفلونکی اور نہین مضایقہ ہی کہ نماز پڑھی
طرف پشت ایک شخص کی کہ بیٹھا ہی یا تونین یا نماز پڑھتا ہی یا آگی اوسکے قرآن یا تلوار
معلق ہی یا فرش ایسا ہی کہ بیچ اوسکی تصویرین ہین مگر اوپر تصویر کے نہاین سجدہ کرنا
اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اوپر تصویر ونکی اور مکروہ ہی اگر ہو تصویر اوپر سر کی یا بیچ
چہت کی یا آگی یا پیچہی یا معلق اور اگر تصویر ہی ایسی کہ نہین ہی سر اوسکا یا ہی سر مگر مٹا
ہوا ہی یا اسقدر چہوٹی ہی کہ نہین دکہلائی دیتی پس نہین مکروہ ہی مسئلہ نہین مضایقہ
نماز پڑھنا اور بچہونے استردار کے اور نمدہ اور بوریہ وغیرہ کے اگر ہون یہہ
سب بچہونے تیلی اور درست ہی اوپر کہانس اوگی ہوئی کے اور نہین
مضایقہ ہی یہہ کہ کہڑا ہو امام بیچ مسجد کے اور سجدہ کری بیچ محراب
کے اور مکروہ ہی کہڑا ہونا بیچ محراب اور اونچا کہڑا ہونا امام کا مقتدیون
سے جبکہ سب مقتدی نیچے ہون اور اگر کچہہ مقتدی برابر امام کے ہون
اور کچہہ نیچے ہون تو مکروہ نہین اور اگر امام نیچا ہو مقتدیون سے تو اختلاف
ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطے مقتدی کی کہڑا ہونا اکیلا پیچہاڑی صف کے مگر جبکہ جگہہ
برابر صف کی میسر آوی اور اسیطرح مکروہ ہی واسطے نماز پڑھنی والیکے درمیان صفت
کے نماز پڑھنی کیونکہ یہہ مخالفت کریگا جماعت کی کیلیے کہ یہہ تنہا پڑھتا ہی مسئلہ
مکروہ ہی پڑھنا نماز کا بیچ شاہ راہ کے اور مکروہ ہی بیچ جنگل کے بغیر سترہ کی جبکہ خوف

جبکہ خوف ہو آمد رفت لوگوں کا آگے سے مسئلہ مکروہ ہے نماز بیچ شتر خانے کے اور اوپر جگہہ گوبر کے
اور مقام ذبح جانوروں کے اور جگہہ نہانے کے اور مقبرہ کے اور اوپر چھت کعبہ کے اور ذکر کیا ہے بیچ فتاویٰ
قاضی خان کے کہ اگر نہانا بیچ حمام کے اور بعض نے کہا ہے بیچ جگہہ سجدہ کے واسطے نماز کے اور نہیں ہے بت وہاں جگہہ قبر
نماز درست ہے مسئلہ مکروہ ہے پڑھنا ایک کلمہ یا دو کلمہ کا ایک سورۃ سے اور چھوڑ دینا اوس
سورت کا اور پھر شروع کرنا دوسری سورت کا بدلے اوسکی مسئلہ مکروہ ہے واسطے امام کے یہہ کہ
امام ہو ایک قوم کا اور وہ قوم مکروہ جانتی ہوں امامت اوسکی بسبب خصلت اوسکی کے یا بہت پڑھنی
قراۃ اوسکی کے یا کم پڑھنی قراۃ اوسکی کے سنت کے مقدار سے مسئلہ مکروہ ہے بیحاجت لقمہ لینا
مقتدی کو لیکن ہے اور لائق ہے پڑھنا امام کو وہ چیز کہ آسان ہو قراۃ سے اگر بھول جاوے کوئی حرف
تو پڑھے آیت دوسری یا رکوع کرے بشرطیکہ پڑھ چکا ہو بقدر قراۃ فرض کے مسئلہ مکروہ ہے
ٹھہرنا بعد سلام کے ان نمازوں میں کہ پیچھے انکی پڑھی جاتی ہیں سنتیں یعنی بعد نماز ظہر اور مغرب
اور عشا کی نہ ٹھہرے بلکہ سنتیں ادا کرے لیکن اسقدر ٹھہرے کہ پڑھی جاوے اللھم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام یہہ قول حدیث میں لکھا ہے مسئلہ مکروہ ہے واسطے امامت
کے آگے کھڑا ہونا غلام اور دہقان اور ولد الزنا اور فاسق اور اندھے کا اور اگر امام ہو اچھے لڑکے
تو درست ہے اور ہمراہ دہقانی جاہل ہے مسئلہ مکروہ ہیں نفل پڑھنے پہلی نماز عیدین سے اور بیچ
عیدین کے بیچ عیدگاہ کے مگر نفل پڑھے بیچ مسجد کے یا بیچ گھر کے مسئلہ مکروہ ہے پڑھنا نماز کا وقت حاجت
پیخانہ کے یا پیشاب کے یعنی اگر حاجت شدت پیشاب یا پاخانہ کی ہو تو توڑ دے نماز کو اور اگر پورا کیا
نماز تو بھی درست ہے لیکن گنہگار ہوگا اور اسطرح اگر ہووے حاجت پیخانہ یا پیشاب کی بعد شروع
نماز کے تو بھی توڑ ڈالے اور اگر بیچ مسجد کے طرف قبلہ کی پیخانہ ہو یا غسلخانہ ہو تو پڑھنا نماز
کا طرف پیخانہ اور غسلخانہ کی مکروہ ہے مگر بیچ گھر کے اگر پیخانہ یا حمام طرف قبلہ کی
ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں مسئلہ مکروہ ہے آگے نماز کے جانا اگر نہو آگے نمازی کے
ستره یا اور کوئی چیز مثل ستره کی ستره اوسکو کہتے ہیں کہ ایک لکڑی مقابل
بائیں بھوں نمازی کی کھڑی کیجاوے [illegible] ایک گز شرعی سے ہو اور [illegible]

فصل چھبیسوین بیچ بیان سنتونکی سنت یہہ ہی کہ وقت نماز کے اذان کہے اور
اوٹھاوے دونو ہاتہہ ساتہہ تکبیر کے اور کشادہ رکہے اونگلیون ہاتکو اور جہر کرے امام واسطے
تکبیر کے اور پڑہے سبحانک اللہم آخر تک اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین پڑہے آہستہ سے امام ہو یا
مقتدی اور رکہے سر داہنے ہاتکو اوپر بائین کے نیچے ناف کی اور عورت اوپر سینہ کی اور سنت
ہین سب تکبیرین درمیان نماز کی اور تسبیحات رکوع اور سجود کی اور پکڑنا گھٹنونکا بیچ رکوع کی
اور اونگلیان کہولکر اور بائین پانونکو فرش کرکے بیٹھنا اوسپر اور کہڑا رکہنا داہنے پانونکو اور
درود پڑہنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ قعدہ اخیرہ کے بعد پڑہنے التحیات کے
اور پڑہنا دعاؤنکا کہ مشابہ ہون الفاظون قرآنی یا کوئی دعا حدیث سے اور اشارہ کرنا
وقت شہادت کی بیچ بعضی روایت کی ہی جیسی اوسکو ذکر کیا ہی ہمنی اوپر اور پڑہنا الحمد کا
بیچ دونو رکعتون اخیرہ فرضون کے اور باہر آنا نمازسی ساتہہ لفظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی اور
پہیرنا سلام پہلا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف اور کہا بعضون نے کہ اونمین بعضی باتین مستحب
ہین لیکن صحیح یہہ ہی کہ سب سنتین ہین اور جو کچہہ ذکر کیا ہمنے بیچ بیان صفت صلوۃ کی سوا اوسکی سب
آداب ہین فصل ستائیسوین بیچ بیان سنتون اور نوافل کے جاننا چاہیے کہ سنتین
قبل نماز فجر کے دو رکعتین ہین اور چار ہین پہلی ظہر سے اور دو ہین بعد ظہر کے اور چار ہین پہلی عصر کے
اور دو ہین بعد مغرب کی اور چار ہین پہلے عشا کی اور چار رکعت ہین بعد نماز عشا کی اور اگر
چاہی تو دو رکعتین پڑہی لیکن قبل عصر اور عشا کی مستحب ہین اور بیچ کتاب محیط کی ہی کہ چار رکعتین
قبل عصر اور عشا کی پڑہنی مستحسن ہین اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ نہین پڑہین اور قبل
نماز جمعہ کی چار رکعتین ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعتین اور نزدیک ابو یوسف کی چہہ رکعتین مسئلہ
اور بیچ نماز چاشت کی آیا ہی کہ پڑہی دو رکعتون سی بارہ رکعتون تک پہر جاننا چاہیے کہ
بہتر بیچ نماز رات اور دن کی چار رکعتین ساتہہ ایک نیت کی ہین نزدیک امام اعظم کے
اور کہا صاحبین نے کہ بیچ رات کی دو رکعت کی نیت افضل ہی اور زیادتی اوپر آٹہہ رکعتون کے
ساتہہ ایک نیت کی رات کی وقت اور زیادتی چار رکعت پر دن کے وقت مکروہ ہی نزدیک

اور جس شخص نے شروع کیا نماز نفل یا روزہ نفل اور پہر توڑ ڈالا پس واجب ہی اوپر اوسکو
قضا اور اگر شروع کی نماز ساتھہ نیت چار رکعت کی اور پہر توڑ دی تو نہین لازم ہی اوپر اوسکو
مگر دو رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت پڑہنی چاہئی لیکن یہہ حکم بیچ نوافل کے
ہی اور اگر شروع کرین چار رکعت قبل ظہر کے اور پہر توڑین تو واجب ہی کہ پڑہی چار رکعت اور اگر
شروع کرین چار رکعتین اور نہ بیٹھا بیچ دو رکعتون کے تو فاسد ہوئی نماز نزدیک امام محمد اور
امام زفر کے اور قضا کری دو رکعتین اور کہا ابو حنیفہ اور ابو یوسف نی کہ صحیح ہی نماز اور اگر
ایک شخص نے شروع کی نماز ساتھہ نیت چار رکعت کے اور پہر توڑ دی نماز بیچ رکعت پہلی کے تو واجب
ہی کہ قضا کری دو رکعت اول کی اور اگر توڑ دی بیچ رکعت تیسری کی تو اس صورتین ادا ہو دونو
دو رکعت اول کے اور قضا کری دو رکعت آخر کی اور اگر شروع کری نفل کہڑی ہو کر اور بیٹھا بغیر عذر کی
تو جائز اگر ایک شخص نے نذر مانی کہ فلانی مراد آوی پر نماز پڑہونگا اور نہ کہا اوسنی کہ پڑہونگا کہڑی
ہو کر یا بیٹھہ کر تو واجب ہی اوسکو نماز پڑہنا کہڑی ہو کر اور اگر پڑہی بیٹھہ کر تو کہا ہی جائز ہی ہوگی از روی
قیاس کے اسواسطی کہ نہین قید لگائی تہی اوس نے کہ کہڑی ہو کر پڑہونگا اور زیادہ کرنا قیام کا بہتر ہی
زیادہ پڑہنی رکعت سی اور جاننا چاہئی کہ سنت ہی بیچ سنت فجر کے یہہ کہ پڑہی سنت فجر کی بیچ
گہر اپنی کے یا نزدیک دروازہ مسجد کی اور نہ ہو سکے تو پڑہنی بیچ خارج مسجد کی اور اگر نہ ہو جگہہ
خارج مسجد سی پس پڑہی بیچ مسجد کی ساتہ کسی اوٹ کی خواہ ستون ہو یا کچہہ اور ہو مگر یہہ حکم اوس
وقت ہی کہ کہڑی ہوئی ہو جماعت اور اگر نہین شروع ہوئی جماعت تو اختیار ہی جہان چاہی پڑہی
اور وہ سنتین کہ بعد فرضونکی مقرر ہین بہتر پڑہنا اونکا بیچ گہر کے ہی اسواسطی کہ روایت ہی پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتی تہی تمام سنتون اور وترونکو بیچ گہر کے اور سنتون موکدہ نماز
سی پڑہنا تراویح کا ہی کہ پڑہنا اونکا ساتہہ جماعت کے سنت کفایہ ہی یہانتک کہ اگر ترک کی
ایک محلہ نی اور پڑہا بیچ گہرون اپنی کی پس تحقیق ترک کیا اونہون نی سنت کو اور گنہگار ہوئی
اور اگر قایم ہوئی تراویح بیچ مسجد کی ساتہہ جماعت کی اور خلاف کیا ایک شخص نے یعنی پڑہی
بیچ گہر اپنی کے تو ترک کیا اوسنے فضیلت کو اور نہین ترک کیا اوسنے سنت کو پس گنہگار ہوا اور

اور اگر پڑہی نماز تراویح بیچ گھر کے جماعت سی تو حاصل ہوا واسطی اوسکی ثواب اور فضیلت
لیکن نہیں پہنچی گی اوس فضیلت کو کہ حاصل ہوتی ہی جماعت سی بیچ مسجد کی اور یہی حکم ہے بیچ
فرضوں کی ہے اور احتیاط بیچ نیت تراویح کی یہہ ہی کہ نیت کری تراویح کی یا نیت کری قیام اللیل
کی یا نیت کری سنت وقت کی یا نیت کری قیام رمضان کی واسطے کہ علما نی اختلاف کیا ہی بیچ جواز
ادا ہونی سنت کی ساتھہ نیت مطلق نماز کی کہا بعضے علما متقدمین نی کہ نہیں جائز ہی اور یہہ قول
ابوحنیفہ کا ہی اور کہا بعضے متاخرین نی بلکہ عام علما نی کہ جائز ہی اور اگر نیت کی بیچ تراویح کے
سنت نماز کی تو کہا بعضی علما نی کہ صحیح یہہ ہی کہ نہیں جائز ہی اور وقت تراویح کا بعد نماز عشا کے
ہی اور نہیں جائز پہلی نماز عشا سی اور وتر سی پہلی بہی اور اگر پڑہی نماز عشا کی ساتھہ ایک امام
کے اور پڑہی تراویح ساتھہ امام دوسرے کے اور پہر معلوم ہوا کہ امام پہلی نی بی وضو تو پہر کر
پڑہی نماز عشا اور تراویح کو اور اگر فوت ہوی اوس سے ایک تسبیح تراویح کی یا دو تسبیح ذکر کیا ہی
اوسکو بیچ کتاب ذخیرہ کی کہ اختلاف کیا ہی علما ہمارے نی کہا بعضوں نے کہ پڑہی تراویح کو اور پہر پڑہی
وتر کو بلا شک تاخیر کرنا وتر کا بہتر ہی اور آرام لینا درمیان تراویح کی یہہ ہی کہ بیٹہی بعد ہر چار رکعت
کے بقدر چار رکعت کی اور اسیطرح بیٹہی درمیان تراویح کے اور وتر کے اور اگر بیٹہا اور آرام لیا
بعد پڑہنی دس رکعت کی کہا بعضوں نے کہ نہیں مضائقہ اور کہا اکثر مشائخ نی کہ یہہ مکروہ
تنزیہی ہی اور افضل ہے واسطی امام کے کہ برابر کری رکعتوں کو یعنی قراۃ درمیان کل تراویح
کی اور اگر بیٹہہ کر تراویح پڑہی عذر سی جائز ہی بی کراہت کی اور اگر امام بیٹہا ہی بسبب عذر
کے اور مقتدی کہڑی ہو کر پڑہی تو بہی جائز ہی لیکن بہتر نہیں اور اگر تراویح پڑہی سب ایک
سلام سے لیکن بیٹہا دو دو رکعت پر تو جائز ہی بلا کراہت کی اور اگر شک کری امام کہ پڑہے
ہیں اٹہارہ رکعت یا بیس رکعت پس بیچ اوسکے اختلاف ہی کہا بعضوں نے کہ پڑہی وتر کو اور نہ پڑہی
دو رکعت بہولی ہوئی کو اور صحیح یہہ ہی کہ پڑہی ہر شخص دو رکعت تراویح علیحدہ علیحدہ اور ذکر
کیا ہی بیچ کتاب ملتقط کی کہ پڑہی بیچ تراویح کی اسقدر کہ نہووی نفرت اور اجیرن مقتدیوں کو
کہا بعضوں نی کہ پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہی بیچ نماز مغرب کے اور کہا بعضوں نے پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہے

نماز عشا مین اور بیچ فتاوی کی نقل کیا ہی بعضے علما سی کہ پڑہی بیچ ہر رکعت کی تیس آیتین تو ساری مضامین
تین ختم ہو جاوین گی اور کہا بعضون نی کہ روایت کیا ہی حسن نی ابی حنیفہ سی کہ پڑہی بیچ ہر رکعت کے
دس آیتین یہہ ہی صحیح ہی اسواسطی کہ بیچ اوسکے آسانی ہی اور حاصل ہونا سنت کا ہی اور وہ ختم کرنا ایک
مرتبہ کا ہی اسواسطی کہ گنتی تمام تراویح کی چھہ سو ہین اور گنتی آیتین قرآن کی کچہہ اوپر چھہ ہزار ہین اور جسوقت
کہ پہنچی لڑکا عمر دس برس کے اور امامت کری بالغونکی بیچ تراویح کی درست ہی موافق قول نصیر بن یحیی کی اور
بیچ بعضی فتاوؤنکی نہین جائز ہی اور اسی پر فتوی ہی اور اگر پڑہی چار رکعت ساتہہ ایک سلام کی اور بیٹہا بعد دو رکعت
کے واسطی التحیات کی پس جائز ہونگی چارون رکعت ساتہہ ایک سلام کے اور اوسی پر فتوی ہے اور جب پڑہ چکی التحیات تو
غور کری کہ اگر ان معلوم ہوتا ہی مقتدیونکو تو نہ پڑہی دعائین منقول اور اگر یاد آوی بعد پڑہنی وتر کے کہ باقی رہین
دو رکعت تراویح کی تو اختلاف ہی بیچ اوسکی کہا ابوبکر محمد ابن فضل نے کہ پڑہی ساتہہ جماعت کے اور کہا صدر
الشہید نی کہ جائز ہی اگر پڑہی ساتہہ جماعت کے اور قول صدر الشہید کا اظہر ہی مسئلہ اگر سلام پہیرا امام نی
بعد ایک رکعت کی بیچ شفع اول کے بہول کر پہر پڑہین باقی رکعتین تراویح کی بعد اوسکے اونہین اعادہ کیا ہی
ان دو رکعتون اول کو تو اس صورت مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا مشائخ بخارا نی کہ قضا کری ان دو رکعت
اول کو اسواسطی کہ فاسد ہونا اوسکا نہین اثر کرتا ہی اون رکعتون مین کہ بعد اوسکے ہین اور کہا
مشائخ سمرقندی نی کہ قضا کری کل تراویح کو اسواسطی کہ سلام اوسکا واقع ہوا ہی بہول کر
بیچ تمام شفعونکی اور شفع دو رکعت کو کہتی ہین پس نہ خارج ہوا حرمت نماز سی اور ترک کیا
قعدہ ہر شفع سی اور ادا کیا قعدہ کو درمیان ہر شفع کی فصل اٹہائیسوین بیچ بیان نماز وتر
کی وتر تین رکعت ہین ساتہہ ایک سلام کی نزدیک علما ہمارے کی اور اختلاف ہی بیچ رکعتون
وتر کی یعنی نزدیک اکثر علماؤنکی ایک رکعت ہی اور نزدیک ہماری تین رکعتین ہین اور حدیثون مین
دونو موجود ہین بلکہ پانچ اور سات رکعت کا بہی پڑہنا ثابت ہی اور جو مقرر ٹہرین ہین وہ تین رکعتین
ہین مگر مفتیان ثوری جائز رکہتی ہین پانچ اور تین اور ایک رکعت کو یہہ عبارت شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق
دہلوی کی ہی اور پڑہی بیچ تینون رکعت کی الحمد اور سورہ اور دعا قنوت پڑہی بیچ تیسری رکعت کے
پہلے کرنے رکوع کی ہمیشہ اور خلاف ہی نزدیک شافعی کی اسواسطی کہ نزدیک اونکی دعا قنوت

بعد رکوع کی ہی اور نہین ہی قنوت پڑہنا نزدیک اونکی ہمیشہ مگر بیچ آدہی اخیرہ مہینی رمضان کے
اور نہ پڑہی وتر ساتہہ جماعت کی مگر بیچ مہینی رمضان کی اور سب جو وقت پڑہین دعاء قنوت ساتہہ
امام کے اور نہ پڑہین قنوت کو جسوقت کہ پڑہ چکی ہون ساتہہ امام کے اور اگر شک ہو کہ دوسری
رکعت ہی وتر کے یا تیسری تو قنوت پڑہی دونو رکعتون مین اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر قنوت پڑہی
بیچ رکعت پہلی یا دوسری کی بہول کر تو نہ پڑہی بیچ رکعت تیسری کی پس یہہ مخالف ہی
مسئلہ شک سی لیکن درمیان ان دونونکی فرق ہی اسواسطی کہ بہولنی والی نے جو قنوت
پڑہی تو اس خیال سے کہ جگہہ قنوت کی ہی پس نہ دوبارہ پڑہی برخلاف شک کے کہ اوسمین حکم
دوبارہ پڑہنی کا ہی اور بیچ خلاصہ کے ہی روایت صدر الشہید سی کہ بہولنی والا بہی قنوت
دوبارہ پڑہی اور یہہ بہتر ہی سوال کیا درود بہیجے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
پڑہنی قنوت کے یا نہین جواب دیا فقیہ ابولیث نی کہ بہیجی درود اور ذکر کیا بیچ ملتقطی فتاویکے
کہ نہین مضایقہ ہی اگر بہیجی پس معلوم ہوا موافق اون فتاوونکی کہ نہ بہیجنا بہتر اور اولی ہی اور
نزدیک فقیہہ ابولیث کی بہیجنا بہتر ہی اور اوسمین اختلاف ہے کہ جہر کری امام بیچ قنوت کے
یا نکری کہا ابوبکر محمد ابن فضل نے کہ جہر نکری جسطرح کہ جاری ہی عادت بیچ مسجد ابی حفص
الکبیر البخاریکی اور کہا صاحب ذخیرہ برہان الدین نے کہ بہتر ہی جہر بیچ شہرون عجم کے تو کہ
سیکہین لوگ اور بیچ شرح اسبیجابی کے ہی کہ ہووی جہر قنوت کی کم جہر قراۃ سی اور مقتدیونکو
اختیار ہی چاہین پڑہین قنوت آہستہ اور چاہین آمین کہین اور چاہین چپکی رہین یہہ جو کچہہ کہ
ذکر کیا گیا ہی یہہ اختلاف امام ابی یوسف اور امام محمد کا ہی اور اگر قنوت پڑہین مقتدی یا
آمین کہی تو نہ بلند کرین آواز اپنی کو نزدیک سبکی فصل او نتالیسوین ۳۹ بیچ بیان فاسد
ہونی نماز کے جسوقت کہ کلام کیا نمازی نی آدمیون کے کلام مین سی بہولکر یا جانکر
تو فاسد ہوگی نماز لیکن اتنی آواز سی کہ سنین کان اپنی اگرچہ نہ صحیح ہو حرفونکی اور اگر
صحیح ہو حرفونکی اور نہ سنین کان اپنے تو بہی فاسد ہوگی نماز اوسکی او اگر سویا بیچ نماز کی
اور بات کی یا ہنسا پس فاسد ہوگی نماز اوسکی او اگر کی نمازی نی آہ ساتہہ زبر کے بغیر عذر کے

یا کہا اوسا تہہ تشدید کے اور زبر واو کی یا اُوہ یا آہ اوسی پس اگر ہی رونا اوسکا ذکر جنت یا خوف دوزخ سی تو نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی اور اگر ہی رونا اوسکا بسبب درد یا مصیبت کے تو فاسد ہوتی نماز اوسکی اور نہیں فرق ہی درمیان اُہ اور آہ اور کہا ابی یوسف نی کہ نہیں فاسد ہوتی نماز ساتہہ آہ اور اف اور تف کی اور بیچ کتاب ملتقط کی ہی کہ کانٹا سانپ نے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فاسد ہوگی نماز نزدیک امام محمد کے اور نہیں فاسد ہوتی کی نزدیک ابی یوسف کی اور روایت ہی امام محمد سی کہ اگر ہی مریض کہ نہیں قابض ہی نفس اپنی پر شدت درد سی اور کہا آہ اور اوہ تو نہیں فاسد ہوتی کی نماز اوسکی جیسا کہ نہیں فاسد ہوتی نماز اوس شخص کی کہ ڈکار لی یا چھینکا اور بلند ہوئی آواز اوسکی اور ظاہر ہوئی حرف ذکر کیا بیچ ہندوانی کے اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر مریض نے کہا یا رب یا بسم اللہ بسبب ہونے تکلیف کے تو نہیں فاسد ہونیکی نماز اوسکی اور اگر جواب دیا بیچ نماز کی اوس شخص کو کہ پوچہا جسنے کہ کیا اللہ کا کوئی شریک ہی ساتہہ لا الہ الا اللہ کے یا کوئی ایسی بات سُنے نماز میں کہ جس سے تعجب ہوا اور کہی بجواب اوسکی کہ سبحان اللہ یا کہا الحمد للہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو فاسد ہوگی نماز نزدیک ابی حنیفہ کے اور امام محمد کے اور نہیں فاسد ہوگی نزدیک ابی یوسف کی اور ذکر کیا قاضی امام فخر الدین نے بیچ جامع الصغیر کے بیچ تفسیر قول امام محمد کے کہ کہا امام محمد نی کہ جس شخص نے کہا کہ کیا ہی سوائے اللہ کے اور اللہ پس جواب دیا نمازی نے لا الہ الا اللہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز اگر غرض اوسکی یہہ ہے کہ اطلاع ہو جاوی پوچہنی والی کو کہ میں نماز میں ہوں نہیں تو فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر چھینک آئی نمازیکو اور کہی الحمد للہ تو نہیں فاسد ہونیکی نماز مسئلہ اور اگر چھینکا آدمی اور شخص کو اور جواب یا نمازی نی کہ الحمد للہ اور ارادہ کیا کہ سمجھی چھینکنے والا کہ جواب اوسکے الحمد للہ کہتی ہیں تو اس صورت میں فاسد ہوگی نماز اور یہہ روایت مخالف ہدایہ کے ہی کہ نہیں فاسد ہوتی مسئلہ اور اگر چھینک آئے ایک نمازیکو اور کہا دوسری نی کہ یرحمک اللہ پہر کہا چھینکنے والے نے کہ آمین پس فاسد ہوگی نماز مسئلہ اور اگر غلطی بتلائی نمازی نی غیر امام کو اس شخص سی کہ نہیں ہی نماز میں تو فاسد ہوگی اور بر زبان امام کے وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو تو فاسد ہوگی

نماز بتلانی والی کی اور اگر لقمہ لیا امام نی غیر مقتدی سی تو فاسد ہوگی نماز سبکی برابر ہی کہ وہ باہر
والا غیر نماز ہی یا بیچ نماز کی ہی مسئلہ اور اگر بتلایا امام اپنی کو تو کہا گیا ہی کہ اگر بتلایا ہی
بعد اوسکی کہ پڑہ چکا ہی امام بقدر کہ جائز ہو ساتہہ اوس قراۃ کی نماز تو فاسد ہوگی نماز بتلانے
والی کی اور اگر موافق بتلانی مقتدی کی پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز سبکی اور صحیح یہہ ہی کہ نہیں
فاسد ہوینگی نماز بتلانی والی کی اور نہ امام کی واسطی کہ بتلانا اوسکا واسطی درست کرنی نماز
کی ہی اس خوف سی کہ جاری ہوگا اوپر زبان امام کی وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو مسئلہ اگر بتا
دیا امام ایک آیت سی ساتہہ آیت دوسری کی اور بتلایا اوسکو مقتدی نی بعد متشابہ پڑہنی کی تو
فاسد ہوگی نماز بتلانیوالیکی اور اگر موافق اوسکی پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز سبکی واسطی
جاتی رہنی حاجت کی ہی اور نزدیک عام مشائخ کی یہہ ہی کہ نہیں فاسد ہوتی نماز اور یہی ہی صحیح ہی
یہہ مضمون شرح منیۃ المصلی کا ہی مسئلہ اگر بتلایا غیر نماز پڑہنیوالی نی نماز پڑہنیوالیکو اور موافق
بتلانی اوسکی پڑہا اوسنے تو فاسد ہوئی نماز اور اگر کہایا پیا بہولکر یا جانکر تو بہی فاسد
ہوگی نماز اور اسیطرح فاسد ہوتی ہی نماز ساتہہ عمل کثیر کے اور عمل کثیر وہ ہی کہ دیکہنے
والی کو یہہ یقین ہو کہ نہیں ہی یہہ بیچ نماز کی اور کہا بعضوں نے کہ عمل کثیر وہ ہی کہ کیا جاوی
دونوں ہاتہوں سی از روی عرف اور عادت کی یعنی جس کام کو کرتی ہیں دونوں ہاتہوں سی وہ عمل
کثیر ہی اگرچہ کیا اوسنے اوس کام کو ایک ہاتہہ سی اور عمل قلیل اوسکو کہتی ہیں کہ کرتی ہیں اوسکو ایک
ہاتہہ سی اگرچہ کیا اوسکو دونوں ہاتہوں سی اور ذکر کیا ہی بیچ ملتقط کی کہ نہیں اعتبار ہی بیچ فاسد ہونے
نماز کی عمل دونوں ہاتہہ کا لیکن اعتبار کیا ہی تہوڑی اور بہت عمل کو اور اگر تیل لیا نمازی نی برتن
سے یا ایک ہاتہہ سی لیا دوسری ہاتہہ میں اور ڈالا اوس تیل کو بیچ سر کی یا چڑہائی کی یا اور
کہیں سوای اوسکے تو فاسد ہوگی نماز مسئلہ اور اگر جلتی ہیں ہاتہہ نمازی کی اور ملا اوسنے ہاتہہ
اپنی کو اوپر سر کے یا آنکہیں اور جگہہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر گود میں لیا عورت نماز والی نے
بچہ کو اور دودہ پلایا تو فاسد ہوگی نماز اور اگر چوسی چہاتی بچہ نی اوس حالمین کہ عورت نماز پڑہتی ہی تو
دیکہی کہ اگر نکلا دودہ تو نماز فاسد ہوئی اور اگر نہ نکلا دودہ تو نہیں فاسد ہوینگی نماز اوسکی

اگر جانے کہ تھا امام نمی اور تھا زمین کہ آہستہ پڑھنا تھا اور تھا قدر کہ جس سے نماز جائز ہو یا آہستہ پڑھا اور تھا نماز
میں کہ جسمیں پکار کے پڑھنا تھا بقدر کہ جس سے نماز درست ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور یہ مذہب اصح کی اور یہ کہا
نوادر کی مسئلہ جیسے کہ اگر الحمد ساری یا آدھی یعنی یا دو یا تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی پکار کی پڑھی بجا کر
آہستہ کی یا پڑھی آہستہ بجائے پکار کر تو بھی سجدہ سہو کا واجب ہوگا اور اگر ایک چھوٹی آیت آہستہ میں پکار کر پڑھی تو
نزدیک امام اعظم کے واجب ہوگا سجدہ سہو کا اور نزدیک امام محمد اور امام ابو یوسف کی نہیں واجب ہوگا اور وجہ نہ
پڑھنی کی یہ ہے کہ پاس کا آدمی سنی اور آہستہ پڑھنی کی یہ ہے کہ خود سنے اور اسی قول کے فتویٰ ہے اور یہ منقول
غنیۃ العقبا کا ہی مسئلہ اگر کھڑا ہوا واسطے رکعت پانچویں کی یا بیٹھا رکعت تیسری میں تو ان دونوں صورتوں میں
فوراً واجب ہو گیا سجدہ سہو اور اگر کھڑا ہونے لگا واسطے تیسری رکعت کی بھول کر پس اگر قریب بیٹھنے کی ہی تو بیٹھ
مگر اختلاف ہے کیا بیچ سجدہ سہو کی اور اگر قریب قیام کی ہوا تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور بیٹھنے کی یہ ہے
کہ نہ اونچی ہوئی ہو اس کی تینی اور سکی مسئلہ اگر دو دفعہ پڑھی الحمد دو رکعت اول میں یا پڑھا قرآن بیچ رکوع
یا سجدہ یا قعدہ کی تو واجب ہے کہ سجدہ سہو کا کرے اور اگر پڑھی الحمد بیچ دونو رکعت اخیرہ کی دو دو مرتبہ یا پڑھی سورہ
ساتھ الحمد کے یا پڑھی التحیات قعدہ اخیرہ میں دو مرتبہ یا پڑھی التحیات بیچ قیام رکوع یا سجود کی نہیں چاہیے
سجدہ سہو کا کرنا یہ مذکور ہے بیچ خلاصہ کے اور اسی پر فتویٰ ہے اور اگر التحیات سے زیادہ پڑھا بیچ قعدہ اول کے
اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد تو واجب ہوگا سجدہ سہو کا سب کے نزدیک امام اعظم سے روایت ہے کہ اگر ایک حرف
بھی زیادہ پڑھا تو سجدہ سہو کرے اور صاحبین کہتے ہیں کہ اگر کہا اللہم صلی علی محمد تو نہیں چاہیے سجدہ سہو کا
کرنا جب تک نہ کہے وعلی آل محمد مسئلہ اگر چپکا کھڑا رہا اخیر کی دونو رکعت میں اگر جان کر چپکا رہا تو کچھ نہ ہوگا اور اگر
بھول کر چپکا رہا تو سجدہ سہو کرے اور کہا ابی یوسف نے کہ نہیں چاہیے سجدہ سہو کرنا مسئلہ اگر یاد آوے کہ
قنوت نہیں پڑھی ہے بعد رکوع کی پس نہ عود کرے طرف قیام کی واسطے پڑھنے قنوت کی بلکہ واجب ہوگا سجدہ
اور اگر یاد آوے بیچ رکوع کی تو اوسمیں اختلاف ہے ایک روایت میں ہے کہ عود کرے اور قنوت پڑھے
اور صحیح یہ ہے کہ نہ عود کرے اور نہ قنوت پڑھے اور کہا ناطفی نے کہ دوبارہ پڑھے یا نہ پڑھے سجدہ سہو
کا کرے مسئلہ اگر سلام پھیرا بعد دو رکعت ظہر کے اس گمان پر کہ نماز پوری ہوئی پھر یاد آیا کہ باقی
ہے تو پورا کرے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر سلام پھیرا اوس گمان پر کہ نماز جمعہ یا نماز فجر کی تھی تو پھر کر

مسئلہ اگر بہول کر قعدہ اخیرہ او ٹہہ کہڑا ہوا تو چاہئی کہ پانچوین رکعت کی جا ہی کہ بیٹہجاوی جبتک کہ
سجدہ کیا اور سجدہ سہو کا کری اور جو پانچوین رکعت کا سجدہ کر دیا تو یہہ نماز نفل ہوگئی پہر ملا دیوی ایک رکعت
اور پڑہی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر قعدہ اخیرہ پڑہ کر کہڑا ہوا تہا تو اب چار فرض اور دو نفل ہوگئی لیکن سجدہ
سہو کا ضرور ہی مسئلہ اگر کوئی واجب کہ سہوا امام سی ترک ہوا تو واجب ہی سجدہ سہو اوپر امام اور مقتدیون کی بسبب تابعداری
امام کی اور مقتدیون کی بہول سی اور امام کی سجدہ سہو نہین ہوتا ہی اور نہ مقتدیون پر ہوتا ہی مسئلہ اگر بہول کیا
سلام پہیرنیکو یعنی قرار کیا قعدہ اخیرہ کو اس گمان پر کہ نماز سی باہر ہون پہر یاد آیا کہ بیچ نماز کی ہی بعد
سلام پہیرنی اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر سلام پہیرا اوس شخص نی کہ اوسکو سجدہ سہو کا کرنا تہا اس ارادہ
سی کہ باہر اوون نماز سی یعنی سجدہ سہو کا اوسکو خیال نہین ہی تو چاہئی کہ سجدہ سہو کا کری اگر کسی سی
کلام نہین کیا اور پشت قبلہ سی نہ پہیری مسئلہ اگر ایک شخص کو شک ہی بیچ قیام کے کہ نیت باندہی یا نہ
غور کیا اور دیر ہوئی اتنی پہر جانا کہ نیت باندہی ہی یا گمان کیا کہ نہین باندہی پس پہر کی نیت
باندہی اوسنی اور پہر یاد آیا اوسکو کہ نیت باندہ چکا تہا مین پس واجب ہی اوپر اوسکی سجدہ سہو کا اور تحقیق
اوسکی یہہ ہی کہ اگر رکا ہی اوس غور سے ادا کرنی رکن سی یا واجب سی پس لازم ہوگا سجدہ
سہو کا کرنا اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اگر رکا قراۃ یا تسبیح کو تو واجب ہی سجدہ سہو اور
اگر نہ رکا قرات اور تسبیح سی تو نہین واجب ہی مسئلہ اگر سلام پہیرا مسبوق نی
ساتہہ امام کے تو نہین واجب ہی سجدہ سہو اور اگر سلام پہیرا بعد
امام کے تو واجب ہی اور بیچ ملتقط کے یون ہی کہ مسبوق نی
سلام پہیرا ساتہہ امام کے یا تکبیرین کہین ایام تشریق کے
ساتہہ امام اپنے کے پس واجب ہی سجدہ سہو کرنا ف
مسبوق اوسکو کہتے ہین کہ بعد پڑہنے ایک رکعت یا دو رکعت
یا تین رکعت امام کے شامل ہوا ہو اور لاحق اوسکو کہتے ہین
کہ پہلی رکعت مین شامل ہوا ہو اور درمیان نماز کے بسبب
وضو ٹوٹ جانے کے کچہہ نماز سے فوت کیا ہو اور پہر شریک امام کا ہوگیا ہو

مسئلہ مسبوق تابعداری کری امام کی بیچ سجدہ سہو کی اور اگر کہڑا ہو گیا مقتدی واسطی
سلام پہیرنے سی امام کی اور قراۃ پڑہی اور رکوع کیا لیکن سجدہ نہیں کیا اس عرصہ مین امام نی
سجدہ سہو کا کیا تو چاہئے ہی کہ تابعداری کری یعنی پہیر ہی سجدہ سہو کا کری اور قیام اور رکوع
اوسکا باطل ہوا اور اگر نہ تابعداری کی تو سجدہ سہو کا کری جب فارغ ہو نماز سی اور اگر ہو
بعد فراغت باقی تابعداری امام کے بیچ پورا کرنے نماز کے کوئی وجب تو بہی سجدہ سہو
کری واسطی قصور ہونے باقی نماز اپنی کی او بہتر ہی واسطی مسبوق کے کہ نہ کہڑا ہووی سی نماز
پورا کرنی نماز کے جبتک کہ امام سلام پہیرے اور اگر کہڑا ہو گیا پہلے اس سی کہ فراغت پاوی امام
التحیات سی تو اسمین شاید کچھ کمی حصول نہین ہیا سواسطی کہ مسبوق ایک رکعت کا ہی یا دو رکعت کا
یا تین رکعت کا ہی پس اگر ایک رکعت کا ہی تو معلوم کیا چاہئے کہ قراۃ اوسکی اگر بعد تشہد امام سے
اٹہنا یہین پڑہا کر جائز ہو نماز تو نہین درست ہوگی نماز اسواسطی کہ قیام اوسکا اور قراۃ اوسکی پیشتر
فراغت ہوئی امام کے تشہد سے معتبر نہین ہے مسئلہ ایک شخص بہولا کہ نہین معلوم کتنی پڑہی ہین یا چار تو کہا
علماؤنی کہ پہلی بہولا ہی عمر مین یعنی تمام عمر مین یہہ ہی ایک اتفاق پڑا ہی تو پہرکے نماز پڑہی اور اگر
پہلے بہی کئی بار ایسا اتفاق بہول کا ہوا ہو تو چاہئے کہ اٹکل کری اور سوچی اگر اٹکل مین یہ ٹہیری
کہ ایک رکعت پڑہی ہی تو ایک اور پڑہی اور سجدہ سہو کا کری اور جو گمان مین اوسکی ہو کہ دو رکعت
پڑہی ہین تو بیٹہا اور التحیات پڑہی سلام پہیرے اور سجدہ سہو کا کری اور اگر اٹکل مین کچھہ نہ ٹہیری
تو کم کو قرار دیوی اور قعدہ کری اور پہر ایک رکعت اور پڑہی اور سلام پہیری اور سجدہ سہو کا
کری اسواسطی کہ شاید جسکو ایک رکعت ٹہیرایا ہی وہ دو رکعتین ہوئی ہون تو قعدہ اخیرہ بیٹہا تار ہی
اور بیچ کتاب ذخیرہ کی لکہا ہی کہ اگر شک ہوا چار رکعت والی نماز مین کہ ایک رکعت پڑہی ہی یا دو
چاہئی کہ بیٹہی بیچ سر ایک رکعت کے اور بیچ فتاوی فضلی کے یون لکہا ہی کہ جب شک ہو کہ دو رکعت
پڑہ چکا ہون یا تین رکعتیں اور کہڑا ہو چکا ہی تو نہ بیٹہی واسطی قعدہ کی اور ایسا ہی صحیح ہے لیکن اگر نماز
مغرب یا وتر مین ہو تو بیٹہی اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر شروع کری نماز ساتہہ سورہ کی اور سورہ
الحمد کے تو سجدہ سہو کا آتا ہی اگرچہ ایک ہی حرف پڑہا ہو اسیطرح ہی جب [illegible] کے اور سجدہ سہو [illegible]